ن سیریز

ری کوڈ

مظہر کلیم

ایم اے

اس ناول کے تمام نام' مقام' کردار' واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہو گی جس کے لئے پبلشرز' مصنف' پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہونگے۔

ناشران ------ اشرف قریشی
------ یوسف قریشی
تزئین ------ محمد بلال قریشی
طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ------ 100/- روپے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول "مشکباری کوڈ" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ مشکباری تحریک آزادی سے قارئین کی انتہائی جذباتی وابستگی کی وجہ سے قارئین مشکبار پر زیادہ سے زیادہ ناول لکھنے کا اصرار کرتے ہیں۔ موجودہ ناول بھی مشکبار کے موضوع پر ہی مبنی ہے۔ کافرستانی حکومت مشکباری تحریک آزادی کو ہر طرح سے کچلنے کے لئے جو سرتوڑ کوشش کرتی رہتی ہے۔ یہ ناول کافرستانی حکومت کی ایسی ہی خوفناک کوششوں پر مبنی ہے۔ اگر کافرستانی حکومت کی یہ کوشش کامیاب ہو جاتی تو نہ صرف لاکھوں معصوم مشکباری یقیناً موت کے گھاٹ اتر جاتے بلکہ مشکباری تحریک آزادی کے تمام خفیہ اڈے اور لیڈر بھی بے نقاب ہو جاتے۔ لیکن عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کافرستانی حکومت کی کوششوں کے آڑے آگئی اور پھر انتہائی خوفناک، تیز رفتار اور خون ریز جدوجہد کا آغاز ہو گیا جس کا انجام بھی یقیناً چونکا دینے والا ہے۔

گزشتہ دنوں پاکستان کے دارالحکومت، صوبہ سرحد اور آزاد کشمیر میں جو ہولناک زلزلہ آیا اس سے بلامبالغہ لاکھوں افراد شدید متاثر ہوئے ہیں۔ یہ ایک قیامت تھی جس نے آناً فاناً پاکستانیوں اور کشمیریوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ یہ قیامت خیز زلزلہ اپنے پیچھے ان

گنت لاشوں اور ہولناک تباہی کے انتہائی خوفناک آثار چھوڑ گیا ہے۔ اس زلزلے میں شہید ہونے والے بچے، بوڑھے، مرد اور عورتوں کو یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے جوار رحمت میں جگہ دے گا لیکن باقی بچ جانے والے زخمیوں اور بے گھر اور تباہ حال پاکستانیوں اور کشمیریوں کی امداد اور بحالی کے لئے پاکستان کے عوام نے خیبر سے کراچی تک جس مثالی کردار، عزم و ہمت، قربانی اور ایثار کا مظاہرہ کیا ہے وہ صدیوں تک زندہ جاوید رہے گا۔ پاکستان کی حکومت اور فوج نے بھی اس خوفناک سانحے میں جس مثالی کردار اور جذبے کا مظاہرہ کرتے ہوئے بحالی کا کام اپنی جانوں کو خطرے میں ڈال کر کیا ہے اور مسلسل کر رہے ہیں اس سے بھی یہ بات ساری دنیا پر ثابت ہو گئی ہے کہ پاکستانی قوم دنیا کی عظیم ترین اور زندہ قوم ہے۔ دنیا بھر کے ممالک کی حکومتوں اور خصوصاً مسلم ممالک نے اس سانحے میں پاکستانی عوام اور آزاد کشمیر کے لوگوں کا جس انداز میں ساتھ دیا ہے اور دے رہے ہیں وہ بھی اپنی مثال آپ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ قارئین زلزلے سے متاثر ہونے والوں کی بھرپور امداد کے لئے زیادہ سے زیادہ اور ان کی مکمل بحالی تک اس کار خیر میں اپنی بھرپور کوششیں جاری رکھیں گے۔

البتہ ناول کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ضرور پڑھ لیں کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی طرح کم نہیں ہیں۔

ڈیرہ اسماعیل خان سے محمد نوید خان لکھتے ہیں۔ "ہم تمام بہن بھائی کافی عرصہ سے آپ کے ناول پڑھ رہے ہیں۔ آپ کے لکھنے کا انداز واقعی بہت اچھا ہے۔ آپ سے ایک بات پوچھنی ہے کہ کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس اپنی بے پناہ ذہانت سے اصل ایکسٹو کا پتہ نہیں چلا سکتی۔ اگر چلا سکتی ہے تو پھر انہوں نے اب تک ایسا کیوں نہیں کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمیں آپ کے ناولوں کی فہرست بھی چاہیئے۔ اس کو منگوانے کا کیا طریقہ کار ہے"۔

محترم محمد نوید خان صاحب خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک سیکرٹ سروس کی طرف سے ایکسٹو کی اصلیت جاننے کی بات ہے تو محترم پوری ٹیم نے اس سلسلے میں کوشش کی ہے اور اس پوری کوشش کی روئیداد ناول "ایکسٹو" میں موجود ہے۔ جسے پڑھ کر ہی آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ ٹیم نے کیا کوششیں کیں اور اس کا کیا انجام ہوا۔ اس طرح مخالف ایجنٹوں اور مجرموں نے بھی ایکسٹو کی اصلیت معلوم کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن ان کوششوں کا انجام بھی چونکا دینے والا تھا۔ یہ سب کچھ ناولوں میں موجود ہے۔ جہاں تک لسٹ منگوانے کا طریقہ کار ہے تو پہلے بھی کئی بار لکھا گیا ہے کہ لسٹ منگوانے کے لئے آپ کو ایک جوابی لفافہ اپنے مکمل ایڈریس کے ساتھ مینجر یوسف برادرز کے نام بھجوا دیں۔ وہ آپ کو لسٹ بھجوا دیں گے۔ ایک بات اور جو میں آپ کے اور دیگر قارئین کے لئے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ قارئین جب بھی مجھے خط لکھیں تو

اپنے نام کے ساتھ ساتھ شہر کا نام ضرور لکھا کریں۔ کیونکہ اکثر خطوں میں شہروں کے نام کی بجائے صرف لکھنے والا کا نام درج ہوتا ہے۔ امید ہے قارئین خصوصی طور پر اس کا خیال رکھا کریں۔

گوجرانوالہ سے نائلہ چشتی لکھتی ہیں۔ "بڑے طویل عرصے سے آپ کے ناول میرے زیر مطالعہ ہیں۔ آپ کے ناولوں کی پسندیدگی کے اظہار کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ آپ موجودہ دور میں جس انداز کی قلمی جدوجہد کر رہے ہیں وہ واقعی قابل داد ہے۔ آپ نے تقریباً تمام موضوعات پر ناول لکھے ہیں۔ لیکن ایک انتہائی اہم مسئلے پر آپ نے قلم نہیں اٹھایا اور وہ ہے فحاشی۔ جدید دور میں وائرس کی طرح بڑھتی ہوئی بے حیائی اور ملک بھر میں میڈیا کے ذریعے جس طرح فحاشی اور بے حیائی کو پھیلایا جا رہا ہے وہ سب کے سامنے ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس نازک اور اہم موضوع پر ضرور قلم اٹھائیں گے"۔

محترمہ نائلہ چشتی صاحبہ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے اپنے خط میں جس اہم اور نازک موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے یہ پورے معاشرے کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ سائنس کی جدید ایجادات کا یہ مطلب نہیں کہ ہم ان ایجادات کی وجہ سے اپنا سب کچھ کھو دیں۔ اپنی عزت، اپنا دین اور اپنا ماحول۔ ان ایجادات سے اچھا اور مفید کام بھی لیا جا سکتا ہے۔ آپ نے خط میں جو کچھ لکھا ہے وہ آپ کی دردمندی کو ظاہر کرتا ہے۔ میں انشاءاللہ جلد از جلد اس موضوع پر قلم اٹھاؤں گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتی رہیں گی۔

راولپنڈی سے آصف بخاری لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناولوں کا میں شیدائی ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ مجھے آپ سے ملاقات کا بھی بے حد شوق ہے اور یہ بھی شوق ہے کہ آپ کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جان سکوں۔ میں نے پڑھا تھا کہ فیملی میگزین نے آپ کا تفصیلی انٹرویو اور تصاویر شائع کی تھیں۔ لیکن مجھے اس سال کا علم نہیں ہو سکا جس سال میں یہ رسالہ شائع ہوا تھا جس میں آپ کا انٹرویو تھا۔ برائے مہربانی آپ اس بارے میں تفصیل سے جواب دے دیں۔ میرے ساتھ ساتھ بہت سے قارئین کا بھی بھلا ہو جائے گا"۔

محترم آصف بخاری صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ ہفت روزہ فیملی میگزین میں بڑے طویل عرصہ پہلے واقعی ایک مختصر سا انٹرویو اور تصاویر شائع ہوئی تھیں لیکن اتنا طویل عرصہ گزر گیا ہے کہ اب مجھے خود یاد نہیں رہا کہ یہ کس سال میں شائع ہوا تھا۔ البتہ بے شمار قارئین کے پاس یہ رسالہ یقیناً محفوظ ہوگا۔ میری ان سے درخواست ہے کہ وہ مجھے اس بارے میں تفصیل لکھ بھیجیں تاکہ میں دیگر قارئین کو یہ اطلاع دے سکوں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ سے سید فہیم عثمان بخاری لکھتے ہیں۔ "آپ کے تمام ناول میں پڑھ چکا ہوں۔ آپ واقعی اچھا لکھتے ہیں۔ لیکن مجھے آپ سے ایک شکایت ہے کہ عمران کے ایکسٹو ہونے کے بارے

میں اس کے والد کو تو علم نہیں ہے لیکن کرنل فریدی جس کا کوئی
تعلق پاکیشیا سے نہیں ہے۔ اسے اس کا بخوبی علم ہے۔ آپ اس پر
ضرور توجہ دیں"۔

محترم سید فہیم عثمان بخاری صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند
کرنے کا بے حد شکریہ۔ کرنل فریدی کا گو بظاہر پاکیشیا سے کوئی تعلق
نہیں ہے لیکن وہ اب اسلامی سیکورٹی کونسل سے منسلک ہے۔ جس
کا تعلق پوری دنیا کے مسلمانوں سے ہے۔ ویسے بھی کرنل فریدی
جیسے شخص سے جسے عمران بھی اپنا پیرومرشد کہتا ہے یہ بات چھپی نہ رہ
سکتی تھی۔ لیکن آپ نے دیکھا کہ اس نے آج تک اس راز کو اوپن
نہیں کیا۔ حتیٰ کہ کیپٹن حمید بھی اس بات سے واقف نہیں ہے۔ اس
سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ کرنل فریدی کو اس بارے میں معلوم
ہونے کے باوجود عمران کا خصوصی سیٹ اپ قائم چلا آرہا ہے۔ امید
ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران فلیٹ میں بیٹھا ایک سائنسی رسالے کے مطالعہ میں
مصروف تھا کہ کال بیل بج اٹھی۔ پہلے چند لمحوں تک تو عمران
خاموش بیٹھا رہا لیکن جب دوسری بار کال بیل بجائی گئی تو وہ بے
اختیار چونک پڑا۔ اسے اچانک خیال آگیا تھا کہ سلیمان تو گاؤں گیا
ہوا ہے اس لئے اب دروازہ تو اسے خود کھولنا ہے اس نے رسالہ بند
کر کے میز پر رکھا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" کون ہے "....... عمران نے اپنی عادت کے مطابق دروازہ
کھولنے سے پہلے اونچی آواز میں کہا۔

" دروازہ کھولیئے "....... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی
دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے
تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس نے دروازہ کھولا تو دروازے پر ایک
نوجوان لڑکی موجود تھی جس نے قرینے کا لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کا

انداز بتا رہا تھا کہ وہ اعلیٰ تعلیم یافتہ اور سنجیدہ لڑکی ہے۔ اس نے نظر کی عینک بھی لگائی ہوئی تھی۔

" کیا میں اندر آ سکتی ہوں"...... لڑکی نے خشک لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ آئیے "...... عمران نے چونک کر کہا اور ایک سائیڈ پر ہٹ گیا۔

" شکریہ "...... لڑکی نے کہا اور اندر داخل ہوئی تو عمران نے دروازہ ویسے ہی کھلا چھوڑ دیا کیونکہ وہ اس وقت فلیٹ میں اکیلا تھا اور اس نے مناسب نہیں سمجھا کہ جب ایک نوجوان لڑکی فلیٹ میں موجود ہو تو وہ دروازہ بند کر کے اسے لاک کر دے۔

" آئیے "...... عمران نے کہا اور اسے لے کر وہ ڈرائینگ روم میں آ گیا۔

" جی شکریہ۔ میرا نام شہلا ہے اور میں ہمسایہ ملک کافرستان کی شہری ہوں"...... لڑکی نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا تو عمران کافرستان کا نام سن کر چونک پڑا۔

" میرا نام علی عمران ہے۔ فرمائیے "...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

" کیا آپ میری آمد سے ڈسٹرب ہوئے ہیں۔ اگر ایسی بات ہے تو میں معذرت چاہتی ہوں"...... لڑکی نے کہا تو عمران بے اختیار شرمندہ سا ہو گیا۔

" ایسی کوئی بات نہیں۔ بہرحال فرمائیے۔ میں کیا خدمت کر

سکتا ہوں"...... عمران نے قدرے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں نے مس جولیانا فٹز واٹر سے ملنا ہے اور مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ کا اس سے رابطہ ہے اور آپ اس تک میری رہنمائی کر سکتے ہیں"...... لڑکی نے کہا تو عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔

" کیا آپ اسے جانتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

" نہیں۔ میں آپ کو تفصیل بتا دیتی ہوں تاکہ آپ کی حیرت اور الجھن دور ہو سکے۔ میں کافرستان کے شہر رام نگر کی رہنے والی ہوں۔ میں وہاں ایک کالج میں کیمسٹری کی پروفیسر ہوں۔ ہم دو بہنیں ہیں اور میری چھوٹی بہن کا نام راحیلہ ہے۔ ہمارے ماں باپ وفات پا چکے ہیں اور ہمارا کوئی بھائی نہیں ہے۔ راحیلہ ایک ایکریمین یونیورسٹی میں فزکس میں ماسٹر کر رہی ہے لیکن پھر وہ اچانک غائب ہو گئی۔ وہ وہاں ایک پرائیویٹ رہائش گاہ میں رہتی تھی جہاں اس کے ساتھ اس یونیورسٹی کی چار اور لڑکیاں بھی رہتی تھیں۔ وہ چاروں مختلف ممالک کی رہنے والی ہیں۔ بہرحال راحیلہ اچانک غائب ہو گئی۔ یونیورسٹی والوں نے پولیس کو اطلاع دی تو پولیس نے اسے تلاش کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن اس کا کہیں پتہ نہ چل سکا۔ البتہ پولیس کو یہ شواہد ملے ہیں کہ ایک سوئس لڑکی جس کا نام جولیانا فٹز واٹر تھا وہ اس سے آخری بار ملی تھی اور راحیلہ اسے چھوڑنے ایئرپورٹ گئی تھی۔ یہ جولیانا فٹز واٹر صاحبہ پاکیشیا آ رہی تھیں۔ اس کے بعد راحیلہ غائب ہو گئی۔ ایئرپورٹ کے کاغذات سے بھی پولیس کو

معلوم ہو گیا کہ مس جولیانا یہاں اکیلی پہنچی ہیں ۔ ان کا پتہ بھی کاغذات میں درج تھا اور وہ کسی فلیٹ کا پتہ تھا لیکن مس جولیانا وہ فلیٹ چھوڑ چکی ہیں ۔ اس کے بعد پولیس راحیلہ کے بارے میں کچھ معلوم نہ کر سکی تو مجھے اطلاع دی گئی ۔ میں ایکریمیا پہنچی اور وہاں جا کر میں نے اپنے طور پر جو حالات معلوم کیئے اس سے بھی یہی معلوم ہوا ہے کہ مس جولیانا کی روانگی سے دو روز قبل اس کی ملاقات راحیلہ سے ایک کلب میں ہوئی تھی اور پھر راحیلہ اسے ایئرپورٹ چھوڑنے گئی اور پھر اس کا پتہ نہیں چل سکا جس پر میں نے سوچا کہ مس جولیانا سے ملا جائے اور میں یہاں پہنچ گئی ۔ میں نے اپنے طور پر اس فلیٹ میں موجود لوگوں سے ان کا نیا ایڈریس معلوم کرنے کی کوشش کی لیکن کچھ معلوم نہ ہو سکا ۔ البتہ اس بلڈنگ کے چوکیدار نے مجھے آپ کا نام اور فلیٹ کا پتہ بتا دیا کہ آپ کا ان سے رابطہ رہتا تھا اور آپ وہاں آتے جاتے رہتے تھے ۔ وہ چوکیدار آپ کو جانتا ہے کیونکہ بقول اس کے آپ کے والد سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے ڈائریکٹر جنرل ہیں اور وہ وہاں بھی چوکیداری کر چکا ہے اور اب ریٹائر ہو کر اس پلازہ میں چوکیداری کر رہا ہے جس پر میں یہاں آپ کے پاس آئی ہوں ۔ آپ برائے مہربانی میری ملاقات جولیانا سے کرا دیں شاید میری چھوٹی بہن کے بارے میں معلومات مل جائیں"...... شہلا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بہن کب غائب ہوئی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی تقریباً ایک ماہ ہو گیا"...... شہلا نے جواب دیا تو عمران سمجھ گیا کہ شہلا درست کہہ رہی ہے کیونکہ ایک مشن کے سلسلے میں ٹیم ایکریمیا گئی تھی ۔ پھر عمران نے ہی ایک کام کو مکمل کرانے کے لیئے جولیا کو وہاں چھوڑ دیا تھا اور خود وہ باقی ساتھیوں سمیت واپس آ گیا تھا اور جولیا تقریباً ایک ہفتے بعد اکیلی واپس آئی تھی۔

"میں بات کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں اپنے فلیٹ سے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے شہلا کی آمد اور اس کی بتائی ہوئی تفصیل بتا دی۔

"تم اسے لے کر میرے پاس آ جاؤ ۔ پھر تفصیل سے باتیں ہوں گی"...... دوسری طرف سے جولیا نے کہا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"آئی ایم سوری مس شہلا ۔ میرا باورچی گاؤں گیا ہوا ہے اس لیئے میں آپ کی کوئی خاطر مدارت نہیں کر سکا ۔ البتہ آپ بے فکر رہیں ۔ مس جولیا ساری کسر نکال دیں گی"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا تو شہلا پہلی بار مسکرا دی۔

"آپ جو کچھ میرے لئے کر رہے ہیں یہی بہت ہے"...... شہلا نے کہا اور پھر عمران اسے ساتھ لئے فلیٹ سے باہر آیا۔ اس نے فلیٹ کو تالا لگایا اور پھر گیراج سے اپنی کار نکال لی۔ کار دیکھ کر شہلا کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"معاف کیجئے۔ آپ کے فلیٹ کی حالت دیکھ کر تو لگتا نہیں کہ آپ کے پاس جدید ترین ماڈل کی انتہائی قیمتی سپورٹس کار ہو گی"۔ شہلا نے کہا۔

"میرا نظریہ ہے کہ اگر ہاتھ ہی مارنا ہے تو اونچی جگہ پر مارنا چاہئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو شہلا بے اختیار چونک پڑی۔

"ہاتھ مارنا۔ کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں"...... شہلا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جب کار چوری ہی کرنی ہے تو پھر کوئی پھٹیچر سی کار کیوں چوری کی جائے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو شہلا پہلے تو چند لمحے بے یقینی کی حالت میں عمران کو دیکھتی رہی اور پھر بے اختیار ہنس پڑی۔

"آپ واقعی اچھا مذاق کرتے ہیں"...... شہلا نے کہا۔

"یہ مذاق نہیں ہے مس شہلا۔ اب جب آپ مس جولیانا فٹز واٹر سے ملیں گی تو آپ واقعی اس نتیجے پر پہنچیں گی کہ ہاتھ اونچی جگہ پر ہی مارنا چاہئے"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا تو شہلا

چند لمحے خاموش رہی۔ شاید وہ عمران کی بات کا مطلب سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی اور ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑی۔

"آپ واقعی دلچسپ باتیں کرتے ہیں۔ جب سے مجھے راحیلہ کی گمشدگی کی اطلاع ملی ہے آج پہلی بار میں ہنسی ہوں"...... شہلا نے کہا۔

"آپ چونکہ بے حد پریشان تھیں اس لئے میں نے آپ کی پریشانی کا لیول تھوڑا سا کم کرنے کی کوشش کی ہے۔ بہرحال آپ بے فکر رہیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کرے گا"...... عمران نے کہا تو شہلا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے چہرے پر قدرے خوشی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد عمران شہلا سمیت جولیا کے فلیٹ پر موجود تھا۔ جولیا نے بڑی خوش دلی سے شہلا کا استقبال کیا اور ریفریجریٹر سے جوس کے ڈبے لا کر اس نے عمران اور شہلا کے سامنے رکھ دیئے

"مس شہلا۔ راحیلہ مجھے ولنگٹن کے ایک کلب میں ملی تھی اور پھر ہم نے دو روز اکٹھے گزارے۔ میں اس کی رہائش گاہ پر بھی گئی تھی لیکن بزنس کی وجہ سے چونکہ مجھے واپس آنا تھا اس لئے راحیلہ کے اصرار کے باوجود میں وہاں نہ ٹھہر سکی اور راحیلہ مجھے ایئرپورٹ پر سی آف کرنے بھی آئی تھی۔ وہ بے حد ملنسار، خوش اخلاق اور سلجھی ہوئی لڑکی ہے۔ مجھے یہ سن کر بہت حیرت ہوئی ہے کہ وہ تب سے غائب ہے"...... جولیا نے شہلا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کوئی ایسی بات جس سے اس کا کوئی سراغ مل سکے۔ کوئی غیر

معمولی بات"...... شہلا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ویسے تو کوئی بات نہیں ہوئی لیکن ایک بات ایسی ہوئی ہے کہ جس سے میں نے آپ کو یہاں بلایا ہے۔ روانگی سے ایک روز پہلے جب ہم دونوں ایک ہوٹل کے ڈائننگ ہال میں کھانا کھا رہی تھیں اچانک ایک چھوٹے قد لیکن پھیلے ہوئے جسم کا آدمی راحیلہ کے پاس پہنچا اور اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ایک کارڈ راحیلہ کو دیا اور پھر جس تیزی سے وہ آیا تھا اسی تیزی سے واپس چلا گیا۔ راحیلہ نے کارڈ کو ایک نظر دیکھا اور پھر اس نے اسے اس طرح جیب میں ڈال لیا جیسے وہ اسے کسی اور کو نہ دکھانا چاہتی ہو۔ البتہ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ میرے پوچھنے پر پہلے تو اس نے مجھے ٹالنے کی بے حد کوشش کی لیکن پھر میرے بے حد اصرار پر اس نے بتایا کہ اس کی ایک دوست لڑکی نے ولنگٹن کے کسی کیسینو میں جوا کھیلا تھا جس میں وہ تھوڑی سی رقم ہار گئی تھی اور راحیلہ نے کیسینو حکام کو اس کی ضمانت دی تھی۔ اس لڑکی نے چونکہ بروقت پیمنٹ نہیں کی اس لئے اس کیسینو کا آدمی یہ کارڈ دے گیا ہے کہ اس کی جگہ میں بطور ضمانت پیمنٹ کروں اور اس نے مجھے بتایا کہ رقم زیادہ نہیں ہے۔ وہ چونکہ آسانی سے اسے ادا کر سکتی ہے البتہ وقتی طور پر تو پریشانی ہو سکتی ہے اور اس کے ساتھ ہی اس نے ادھر ادھر کی باتیں شروع کر دیں۔ کھانا کھانے کے بعد میں اپنے کمرے میں گئی تو راحیلہ مجھے دوسرے روز آنے کا کہہ کر چلی گئی۔ پھر دوسرے روز وہ

میری روانگی سے کچھ دیر پہلے آئی اور ہم دونوں اکٹھی ایئرپورٹ چلی گئیں"...... جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ عمران خاموش بیٹھا جوس پیتا رہا۔ اس نے ان دونوں کے درمیان ہونے والی گفتگو میں کوئی مداخلت نہ کی تھی۔

" یہ بڑی اہم بات آپ نے بتائی ہے مس جولیانا۔ کیا آپ اس کیسینو کے بارے میں کچھ بتا سکتی ہیں یا اس کارڈ کے بارے میں کہ اس پر کیا لکھا ہوا تھا یا کارڈ لانے والے اس آدمی کا تفصیلی حلیہ تاکہ ولنگٹن پولیس اسے تلاش کر سکے"...... مس شہلا نے کہا۔

" جہاں تک کارڈ کا تعلق ہے میں نے اسے سرسری طور پر دیکھا تھا اور سرسری جائزے میں مجھے اس کارڈ پر صرف ایک بڑا سا حرف این سرخ رنگ میں لکھا ہوا نظر آیا تھا اور بس۔ کیسینو کا نام باوجود کوشش کے راحیلہ نے نہیں بتایا اور اس آدمی کا حلیہ میں بتا دیتی ہوں"...... جولیا نے کہا اور پھر اس نے تفصیل سے حلیہ بتا دیا۔

" اوکے۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ چلو کچھ نہ ہونے سے کچھ تو معلوم ہو ہی گیا"...... شہلا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" بیٹھیں مس شہلا۔ ابھی تو انکوائری ادھوری ہے۔ اسے مکمل تو ہونے دیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اٹھتی ہوئی شہلا دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی۔

" کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں"...... شہلا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کچھ سوال میں نے بھی پوچھنے ہیں اس لئے میں نے مداخلت نہ کی تھی ۔ یہ بتائیں کہ آپ کا تعلق کافرستان کی کس ایجنسی سے ہے اور راحیلہ دراصل کون ہے "....... عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی ۔

" یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ۔ میں نے بتایا تو ہے کہ راحیلہ میری بہن ہے اور میں کافرستان کے ایک کالج میں پڑھاتی ہوں ۔ اگر آپ کو کوئی شک ہو تو میں آپ کو اپنے کاغذات دکھا سکتی ہوں "۔ شہلا نے کہا اور ہاتھ میں موجود پرس کھولنے لگی ۔

" رہنے دیں ۔ اب یہ بتائیں کہ جولیا کے بارے میں آپ کو کس نے بریف کیا تھا "....... عمران نے کہا ۔

" میں نے بتایا تو ہے کہ وہاں کی پولیس نے معلوم کیا ہے اور یہاں چوکیدار نے مجھے آپ کے پاس بھیجا اور آپ مجھے یہاں مس جولیا کے پاس لے آئے لیکن آپ آخر یہ سب کچھ کیوں پوچھ رہے ہیں ۔ کیا آپ کو مجھ پر شک ہے "....... شہلا نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

" ارے نہیں مس شہلا ۔ دراصل میں نے سوچا کہ میں بھی دو چار سوال پوچھ کر آپ کی نظروں میں احمق کہلوانے کا حق دار بن جاؤں ورنہ مس جولیا تو مجھے کچا چبا جائے گی کیونکہ اسے عقل مند مرد بے حد ذائقہ دار لگنے لگ جاتے ہیں "....... عمران نے کہا تو شہلا کھو کھلی سی ہنسی ہنس کر اٹھ کھڑی ہوئی ۔ شاید اسے عمران کی بات سمجھ ہی نہیں آئی تھی لیکن اس نے معاملہ ٹالنے کی کوشش کی ۔ جولیا نے بے

اختیار آنکھیں نکالیں اور پھر وہ بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی ۔

" آیئے مس شہلا ۔ میں آپ کو جہاں آپ کہیں ڈراپ کر دوں "۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا ۔

" شکریہ ۔ میں یہاں گرانڈ ہوٹل میں ٹھہری ہوئی ہوں ۔ میں ٹیکسی پر چلی جاؤں گی "....... شہلا نے کہا ۔

" میں بھی ساتھ چلتی ہوں "....... جولیا نے کہا اور پھر مس شہلا کے بے حد اصرار کے باوجود عمران اور جولیا شہلا کو کار میں لے کر گرانڈ ہوٹل پہنچ گئے ۔ چونکہ وہ دونوں اسے وہاں چھوڑنے آئے تھے اس لئے اخلاقاً شہلا نے انہیں کافی کی آفر کر دی اور پھر کافی پینے تک وہ ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے ۔

" آپ کب تک یہاں ہیں مس شہلا "....... جولیا نے کہا ۔

" میں پہلی دستیاب فلائٹ سے ولنگٹن چلی جاؤں گی تاکہ مس جولیا نے جو کچھ بتایا ہے وہ وہاں کی پولیس کو بتا کر راحیلہ کو مزید تلاش کر سکوں "....... شہلا نے کہا ۔

" اوکے ۔ اب ہمیں اجازت دیں "....... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر رسمی فقرات کی ادائیگی کے بعد وہ دونوں اس کمرے سے باہر آ گئے ۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں مین گیٹ سے نکل کر پارکنگ کی طرف بڑھتے چلے گئے ۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے جولیا کو اس کے فلیٹ پر ڈراپ کیا اور خود کار لے کر واپس گرانڈ ہوٹل کی طرف بڑھتا چلا گیا لیکن اس نے کار ہوٹل گرانڈ کے کمپاؤنڈ گیٹ سے پہلے

ہی ایک جگہ پر روکی اور سائیڈ سیٹ اٹھا کر اس نے اندر موجود ایک ماسک میک اپ بیگ نکالا اور اس میں سے ایک ماسک نکال کر اس نے اسے اپنے منہ اور سر پر چڑھایا اور پھر دونوں ہاتھوں سے اسے تھپتھپا کر ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے کوٹ اتار کر اسے الٹا کر کے پہن لیا۔ اب اس کوٹ کا ڈیزائن اور کلر پہلے سے یکسر مختلف نظر آ رہا تھا۔ عمران نے کار بیک کی اور پھر مڑ کر اسے دوبارہ سڑک پر لے آیا۔ چند لمحوں بعد وہ کار دوبارہ پارکنگ میں روک کر نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے اس نے مین گیٹ سے شہلا کو نکلتے ہوئے دیکھا۔ شہلا نے ایک نظر عمران پر ڈالی لیکن اس کی آنکھوں میں اس کے لئے شناسائی کی کوئی لہر نہ ابھری اور وہ ایک ٹیکسی کی طرف بڑھ گئی۔ عمران سائیڈ پر اس طرح رک گیا جیسے اسے اچانک کوئی کام یاد آ گیا ہو۔

" ہوٹل شیرٹن چلو "...... شہلا نے ٹیکسی ڈرائیور سے کہا اور ٹیکسی کے اندر بیٹھ گئی تو ٹیکسی آگے بڑھ گئی اور مڑ کر کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھنے لگی تو عمران مین گیٹ میں داخل ہوا اور چند لمحوں بعد وہ اس کمرے کے اندر پہنچ چکا تھا جس میں شہلا انہیں لے گئی تھی۔ دروازہ لاکڈ نہ تھا اور سائیڈ پلیٹ پر سے شہلا کے نام کی چٹ بھی غائب تھی۔ عمران نے اطمینان سے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا کمرہ خالی تھا۔ عمران نے دروازہ بند کر کے اسے لاک کر دیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے میز کی نچلی سطح پر ہاتھ لے جا کر اس سے چمٹا ہوا

جدید ساخت کا ایک چھوٹا سا باکس اتار کر اپنی جیب میں ڈالا اور پھر الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھول کر اس کا جائزہ لینا شروع کر دیا لیکن الماری خالی پڑی ہوئی تھی۔ عمران واپس پلٹا تو اس کی نظریں ردی کی ٹوکری پر پڑ گئیں۔ اس نے ٹوکری اٹھا کر قالین پر الٹ دی اور چند لمحوں کی کوشش کے بعد وہ ایک کاغذ کے چار ٹکڑے تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے ان ٹکڑوں کو میز پر رکھ کر آپس میں ملایا اور چند لمحوں کی کوشش کے بعد وہ اس پر لکھے ہوئے الفاظ کو جوڑ لینے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ اس پر ایک نام رام دیو اور نیچے ایک فون نمبر لکھا ہوا تھا۔ عمران نے کاغذ کے ٹکڑے اٹھا کر جیب میں ڈالے اور باقی کاغذوں کو ردی کی ٹوکری میں ڈال کر اس نے ٹوکری کو واپس اس کی جگہ پر رکھا اور پھر دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ دانش منزل کے گیٹ پر پہنچ کر اس نے ماسک اتارا اور اسے ڈیش بورڈ میں رکھ کر اس نے مخصوص انداز میں ہارن بجایا تو تھوڑی دیر بعد پھاٹک کھل گیا اور عمران کار اندر لے گیا اس کے چہرے پر جوش کے تاثرات نمایاں تھے۔

کمرے میں صوفے پر نیم دراز ایک ادھیڑ عمر آدمی کے ہاتھ میں ایک فائل تھی اور وہ اسے نیم درازی کی حالت میں پڑھنے میں مصروف تھا کہ اچانک سامنے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ ادھیڑ عمر آدمی چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس نے فائل بند کر کے میز پر رکھی اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"اشوک بول رہا ہوں"....... ادھیڑ عمر آدمی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"موہن بول رہا ہوں"....... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ کیا رپورٹ ہے"....... اشوک نے کہا۔

"شہلا نے پاکیشیا میں اس سوئس نژاد لڑکی جولیا کو تلاش کر لیا ہے اور اس جولیا سے اسے پتہ چلا ہے کہ راحیلہ کا تعلق ریڈ این

گروپ سے ہے"....... موہن نے کہا تو اشوک بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ تفصیل بتاؤ"....... ادھیڑ عمر نے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"جو کچھ اس جولیا نے راحیلہ کے بارے میں شہلا کو بتایا ہے وہ میں آپ کو بتا دیتا ہوں"....... دوسری طرف سے موہن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔

"ہونہہ۔ کیسے تلاش کیا شہلا نے اسے"....... اشوک نے پوچھا۔

"وہ ایئر پورٹ کے کاغذات پر موجود اس کے ایڈریس پر گئی لیکن جولیا وہ فلیٹ چھوڑ چکی تھی لیکن اس بلڈنگ کے چوکیدار نے اسے ایک آدمی عمران کا ایڈریس بتایا کہ وہ اس جولیا کا دوست ہے اور اسے اس کا ایڈریس معلوم ہو گا۔ چنانچہ شہلا اس عمران سے ملی اور عمران اسے ساتھ لے کر جولیا کے پاس پہنچا۔ پھر یہ دونوں شہلا کو اس کے ہوٹل کے کمرے تک چھوڑ گئے۔ البتہ باس۔ شہلا نے بتایا ہے کہ یہ عمران بظاہر احمق اور معصوم آدمی نظر آتا ہے لیکن وہ ذہنی طور پر بے حد ہوشیار اور چالاک آدمی ہے اور اسے شاید شہلا پر شک پڑ گیا تھا اس لئے اس نے اس سے پوچھنا شروع کر دیا کہ اس کا تعلق کس ایجنسی سے ہے جس پر میں نے شہلا کو کہا کہ وہ فوری طور پر اس ہوٹل کو چھوڑ کر کسی اور ہوٹل میں شفٹ ہو جائے اور پھر پہلی دستیاب فلائٹ سے ولنگٹن آ جائے۔ چنانچہ ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ شہلا پاکیشیا سے ولنگٹن روانہ ہو چکی ہے"....... موہن نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ راحیلہ ریڈ این گروپ کی ایجنٹ ہے لیکن پھر اس نے تھری ایس کا اہم راز کیوں اس انداز میں حاصل کیا ہے جبکہ ریڈ این گروپ کا تعلق تو اسلحہ کی اسمگلنگ سے ہے۔ وہ تھری ایس کے معاملات میں کیسے دلچسپی لے سکتا ہے"...... اشوک نے کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں ریڈ این گروپ کے کسی آدمی سے اس بارے میں معلومات حاصل کروں"...... موہن نے کہا۔

"کیا تم ایسا کر سکتے ہو"...... اشوک نے پوچھا۔

"یس باس۔ ایک آدمی ایسا ہے جو ریڈ این گروپ کا خاصا اہم آدمی ہے۔ اسے بھاری رقم دے کر اس سے معلومات خریدی جا سکتی ہیں اور مجھے یقین ہے کہ اصل بات سامنے آجائے گی"...... موہن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کب تک یہ معلومات مل جائیں گی"...... اشوک نے کہا۔

"زیادہ نہیں صرف ایک دو گھنٹے کے اندر کام ہو سکتا ہے۔ صرف آپ کی اجازت کی ضرورت تھی کیونکہ اسے خاصی بھاری رقم دینا پڑے گی"...... موہن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جلدی معلوم کرو۔ میں کاغذ ہر صورت میں واپس حاصل کرنا چاہتا ہوں ورنہ تھری ایس کو ناقابل تلافی نقصان بھی

پہنچ سکتا ہے"...... اشوک نے کہا۔

"یس باس۔ معلومات ملتے ہی میں آپ کو رپورٹ دوں گا"۔ موہن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رابطہ ختم کر دیا تو اشوک نے رسیور کریڈل پر رکھا اور ایک بار پھر فائل اٹھا کر اسے پڑھنا شروع کر دیا۔ جب اس نے فائل ختم کر کے اسے بند کر کے میز پر رکھا تو اسی وقت فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اشوک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... اشوک نے کہا۔

"موہن بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے موہن کی آواز سنائی دی۔

"اتنی جلدی فون کیوں کیا ہے"...... اشوک نے کہا۔

"باس۔ وہ آدمی فوراً مل گیا اور اس سے معلومات دس ہزار ڈالر میں ہی مل گئی ہیں"...... موہن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ کیا رپورٹ ہے"...... اشوک نے چونک کر کہا۔

"باس۔ راحیلہ کا کوئی تعلق ریڈ این سے نہیں ہے بلکہ راحیلہ اصل میں کافرستان کی ایک سرکاری ایجنسی سپیشل سروسز کی یہاں ولنگٹن میں ایجنٹ ہے اور یہ سرکاری ایجنسی وادی مشکبار میں مسلمانوں کی جدوجہد کے خلاف کام کرتی ہے۔ راحیلہ اصل میں ہندو لڑکی ہے اور اس کا اصل نام امرتا ہے لیکن یہاں مسلمان مشکبار تنظیموں سے راز حاصل کرنے کے لئے وہ مسلمان بنی ہوئی

ہے۔ اس آدمی نے بتایا ہے کہ ریڈ این گروپ کو اس نے اسلحہ کی ایک کھیپ کافرستانی مشکبار پہنچانے کا آرڈر دیا تھا جو مکمل ہو گیا تو اسے اس کی تکمیل کا کارڈ پہنچا دیا گیا۔ یہ ریڈ این گروپ کا طریقہ کار ہے۔ اس کارڈ کے پہنچنے پر باقی آدھی پیمنٹ کی جاتی ہے اور راحیلہ نے یہ پیمنٹ کر دی اور اس کے بعد وہ روپ بدل کر واپس کافرستان جا چکی ہے"...... موہن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ موہن۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ کاغذ اس نے سرکاری ایجنسی کو پہنچا دیا ہو گا اور وہاں تھری ایس کے کئی سرکردہ لیڈر بھی مارے جائیں گے اور ان کے اڈے بھی حکومت کے سامنے آ جائیں گے"...... اشوک نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

"لیکن باس۔ اگر وہاں ایسا ہوا ہوتا تو اب تک ہمیں اس بارے میں اطلاع مل چکی ہوتی جبکہ ہمیں اس بارے میں کوئی اطلاع نہیں ہے"...... موہن نے کہا۔

"وہ لوگ مطمئن ہوں گے اور چاہتے ہوں گے کہ پورے نیٹ ورک کو ٹریس کر کے ختم کر دیں۔ ٹھیک ہے۔ میں وہاں کے لیڈر سے بات کرتا ہوں"...... اشوک نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ کر وہ صوفے سے اٹھا اور ایک طرف موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھول کر اس میں سے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے لا کر اس نے میز پر رکھا اور پھر اس پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ تھری ایس۔ ڈبلیو ون اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"میں اشوک بول رہا ہوں۔ اوور"...... باس نے اس بار اپنا اصل نام بتاتے ہوئے کہا۔

"مہابیر بول رہا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کافرستان کی سپیشل سروسز نے آپ کے خلاف کوئی کارروائی تو نہیں کی۔ خاص طور پر تھری ایس سنگل کے خلاف۔ اوور"۔ اشوک نے کہا۔

"نہیں۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"تھری ایس سنگل کے بارے میں ایک اہم کاغذ ہم آپ کے پاس بھجوا رہے تھے کہ ہمارے ایجنٹ کی موت کی اطلاع ملی۔ وہ ہوٹل کے کمرہ میں مردہ پایا گیا۔ میں نے جب اس کی چیکنگ کرائی تو پتہ چلا کہ وہ کاغذ اس کی جیب سے غائب تھا اور اس کے ساتھ آخری بار ایک مسلمان لڑکی راحیلہ دیکھی گئی۔ پھر یہ لڑکی پاکیشیا کی ایک سوئس نژاد شہری کے ساتھ بھی دیکھی گئی۔ ہم نے اسے تلاش کیا تو وہ غائب ہو چکی تھی۔ ہم نے اس سوئس نژاد لڑکی کا سراغ لگایا تو پتہ چلا کہ وہ پاکیشیا کے دارالحکومت کے کسی فلیٹ میں رہتی ہے اور گو وہ سوئس نژاد ہے لیکن اس نے وہاں کی شہریت لی ہوئی ہے۔ ہم نے اپنے ایک خاص ایجنٹ کو معلومات کے لئے پاکیشیا دارالحکومت

بھجوایا ۔ وہاں سے اطلاع ملی کہ اس لڑکی راحیلہ کا تعلق یہاں کے ایک مقامی اسلحہ گروپ ریڈ این سے ہے ۔ چنانچہ اس ریڈ این گروپ کے ایک آدمی کو بھاری رقم دے کر معلومات حاصل کی گئیں تو پتہ چلا کہ راحیلہ اصل میں ہندو لڑکی ہے جو سپیشل سروسز کی یہاں ایجنٹ ہے اور سپیشل سروسز وادی مشکبار میں مسلمانوں کے خلاف کام کرتی ہے اور یہ لڑکی یہاں مشکبار کی خفیہ تنظیموں اور اس کی کارروائیوں کے خلاف کام کرتی ہے اور اب وہ خفیہ طور پر کافرستان چلی گئی ہے اور آپ جانتے ہیں کہ کافرستانی حکومت تھری ایس کے انتہائی خلاف ہے اس لئے اگر یہ کاغذ سپیشل سروسز تک پہنچ گیا تو پھر آپ کے تھری ایس سنگل کا پورا نقشہ، اس کے سرکردہ لیڈر سب ان کی نظروں میں آجائیں گے اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے کہ کہیں حکومت نے آپ کے خلاف تو کوئی ایکشن نہیں لیا۔ اوور"۔ اشوک نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں ۔ ابھی تک تو ایسا کچھ نہیں ہوا ۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بہرحال مجھے یقین ہے کہ وہ کاغذ راحیلہ کے ہاتھ ہی لگا ہو گا ۔ ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ کسی مزید معلومات کے منتظر ہوں ۔ آپ بہرحال سنگل کا سیٹ اپ فوری طور پر تبدیل کر دیں اور لیڈروں کو انڈر گراؤنڈ کر دیں اور اس راحیلہ کو وہاں تلاش کرائیں ۔ اگر یہ یہاں واپس آئی تو ہم یہاں اس کا فوری خاتمہ کر دیں گے ۔ اوور"۔ اشوک

نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ آپ نے اچھا کیا کہ مجھے الرٹ کر دیا ۔ اب ہم خود ہی سب کچھ اوکے کر لیں گے ۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو اشوک نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ۔ موہن بول رہا ہوں"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"اشوک بول رہا ہوں"....... اشوک نے کہا۔

"یس باس"....... دوسری طرف سے موہن کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"میری کافرستان چیف سے بات ہو گئی ہے ۔ وہاں ابھی تک تھری ایس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی اور میں نے انہیں الرٹ کر دیا ہے ۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ خود ہی سب کچھ سنبھال لیں گے ۔ البتہ تم نے اب اس راحیلہ کی ٹوہ میں رہنا ہے ۔ اگر یہ یہاں واپس آئے تو اسے فوری گولی مار دی جائے"....... اشوک نے کہا۔

"یس باس"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو اشوک نے رسیور رکھ دیا ۔ اس کے چہرے پر اب اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو عادت کے مطابق احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

" بیٹھو"...... عمران نے سلام دعا کے بعد کہا اور خود بھی وہ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے وہ باکس نکالا جو اس نے گرانڈ ہوٹل کے کمرے کی میز کی نچلی سطح سے اتارا تھا اور اسے انگلیوں کی مدد سے اس نے دو جگہوں سے پریس کر کے اسے میز پر رکھ دیا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ تھری ایس ہنڈرڈ ون کالنگ فرام پاکیشیا۔ اوور"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی تو عمران کے ساتھ ساتھ بلیک زیرو بھی چونک پڑا۔

" یس۔ موہن اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" باس۔ اس لڑکی راحیلہ کا تعلق ولنگٹن کے بدنام اسلحہ کی اسمگلنگ کرنے والے گروپ ریڈ این سے تھا۔ اوور"...... نسوانی آواز میں کہا گیا۔

" کیسے معلوم ہوا۔ تفصیل سے رپورٹ دو۔ اوور"...... موہن نے کہا تو اس عورت نے جولیا سے ملنے کی تفصیل بتائی اور پھر جولیا نے جو کچھ بتایا تھا وہ سب کچھ بتا دیا۔

" جولیا نے اس کارڈ پر موجود سرخ رنگ کا حرف این دیکھ لیا تھا اور یہ بہرحال اس گروپ کا ہی نشان ہے۔ اوور"...... شہلا کی آواز سنائی دی۔

" لیکن ریڈ این گروپ کو تھری ایس کے کسی مفاد کے بارے میں کیا دلچسپی ہو سکتی ہے جبکہ یہ اڈا ہے بھی کافرستان میں اور ریڈ این تو صرف ایکریمیا اور اس کے ارد گرد کے ملکوں تک ہی محدود ہے۔ اوور"...... موہن نے کہا۔

" بہرحال یہ معلومات ملی ہیں۔ ویسے وہ آدمی عمران جو بظاہر انتہائی معصوم سا آدمی لگتا تھا وہ مجھ سے مشکوک ہو گیا ہے۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ وہ آدمی انتہائی ہوشیار اور چالاک ہے اور مزید اب یہاں کچھ بھی معلوم نہیں ہو سکتا۔ اوور"...... شہلا نے کہا۔

" کیا وہ تمہاری رہائش گاہ کے بارے میں جانتا ہے۔ اوور"۔ موہن نے کہا۔

" یس باس۔ وہ اور جولیا دونوں مجھے چھوڑنے یہاں آئے تھے۔

اوور"...... شہلا نے کہا۔

" تو پھر ایسا ہے کہ تم فوری طور پر یہ ہوٹل چھوڑ کر کسی اور ہوٹل میں شفٹ ہو جاؤ اور پھر پہلی دستیاب فلائٹ سے واپس آجاؤ۔ اوور"...... موہن نے کہا۔

" اوکے باس۔ اوور"...... شہلا نے کہا اور پھر چند لمحے خاموشی طاری رہی اور اس کے بعد ہلکے ہلکے قدموں کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور پھر دروازہ بند ہونے کے ساتھ ہی خاموشی چھا گئی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر اس باکس کی سطح پر ایک بار پھر انگلیاں دبا کر اسے آف کیا اور پھر اسے اٹھا کر اس نے جیب میں ڈال لیا۔

" یہ سب کیا ہے عمران صاحب "...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے شہلا کی فلیٹ میں آمد سے لے کر یہاں اس کے آنے تک کے سارے حالات بتا دیئے۔

" یہ تھری ایس کیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ کافرستان کی کوئی ایجنسی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں۔ لگتا تو ایسے ہی ہے۔ ناٹران سے معلوم کرتا ہوں"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ناٹران بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ناٹران کی آواز سنائی دی۔

" ایکسٹو"...... عمران نے کہا۔

" یس سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" کافرستان میں ایک ایجنسی تھری ایس کے بارے میں اطلاعات مل رہی ہیں۔ کیا اس کے بارے میں تمہارے پاس کوئی اطلاع ہے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ تھری ایس کافرستان کی ایک مذہبی اقلیت کی خفیہ تنظیم ہے جس کا ہیڈ کوارٹر کناڈا میں ہے اور یہ تنظیم کافرستان میں اقلیتی گروپ کی آزادی کے لئے کام کر رہی ہے۔ حکومت کافرستان کی تمام ایجنسیاں اسے ٹریس کرنے کے لئے اس کے خلاف کام کرتی رہتی ہیں"...... ناٹران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا اس کی کوئی شاخ ولنگٹن میں بھی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" یس سر۔ ایکریمیا اور یورپ میں بھی اس کی شاخیں موجود ہیں اور وہاں سے اسلحہ وغیرہ سپلائی کرتی ہیں"...... ناٹران نے کہا۔

" اوکے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" تو یہ شہلا تھری ایس کی ایجنٹ تھی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ وہ لڑکی راحیلہ تھری ایس کے خلاف کام کر رہی تھی۔ وہ یقیناً کافرستانی ایجنٹ ہو گی لیکن پھر وہ جولیا کے ساتھ کیوں چمٹ گئی تھی"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے جولیا کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

"عمران نے مجھے شہلا کے بارے میں رپورٹ دی ہے اور میں نے شہلا کے بارے میں جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق شہلا کافرستان کے ایک اقلیتی فرقے کی خفیہ تنظیم تھری ایس کی رکن ہے اس کا مطلب ہے کہ وہ راحیلہ جو تمہاری ولنگٹن میں دوست رہی ہے وہ یقیناً کافرستان کی کسی سرکاری ایجنسی کی رکن تھی لیکن کیا تم بتا سکتی ہو کہ راحیلہ تمہارے ساتھ کیوں چپک گئی تھی"...... اس بار عمران نے سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"سر۔ راحیلہ نے مجھے بتایا تھا کہ اس کا تعلق کافرستان کے ایک اقلیتی فرقے کی تنظیم سے ہے اور اس نے ایک اہم کاغذ کافرستان بھجوانا ہے لیکن کافرستان حکومت کی ایجنسیاں اس کاغذ کے پیچھے لگی ہوئی ہیں اس لئے میں یہ کاغذ پاکیشیا لے جا کر کسی کوریئر سروس کے ذریعے کافرستان بھجوا دوں۔ میں نے اسے بتایا کہ میں پاکیشیا میں ایک بزنس فرم سے وابستہ ہوں۔ اس نے ایئرپورٹ پر مجھے ایک بند لفافہ دیا جس پر ایڈریس درج تھا لیکن میں نے یہاں آ کر جب اس لفافے کو کھولا تو اس میں دو کاغذ تھے جن پر کسی نامانوس کوڈ میں لکھا گیا تھا۔ میں نے اسے بھیجنے کی بجائے اپنے پاس رکھ لیا۔ میرا خیال

تھا کہ عمران سے اس کوڈ کو حل کراؤں گی لیکن پھر میں بھول گئی۔ وہ لفافہ اب بھی میرے پاس موجود ہے"...... جولیا نے کہا۔

"تم یہ لفافہ دانش منزل کے مخصوص باکس میں ڈال دو"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ راحیلہ کو جب کافرستان پہنچ کر معلوم ہو گا کہ لفافہ نہیں پہنچا تو وہ جولیا کو تلاش کرتی ہوئی یہاں آئے گی"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ بہرحال پہلے چیک تو کر لیں کہ اس لفافے میں کیا ہے۔ اس کے بعد فیصلہ کریں گے۔ ویسے ہمیں تھری ایس سے تو کوئی شکایت نہیں ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ یہ لفافہ ناٹران کے ذریعے تھری ایس کو ہی بھجوا دیا جائے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد کمرے میں تیز سیٹی کی آواز سنائی دی اور جب سیٹی کی آواز ختم ہوئی تو بلیک زیرو نے میز کی سب سے نچلی دراز کھولی اور چند لمحوں بعد اس نے سفید رنگ کا ایک لفافہ نکال کر عمران کے سامنے رکھ دیا۔ خصوصی سسٹم کے تحت پھاٹک پر موجود مخصوص باکس میں لفافہ پہنچتے ہی خود بخود میز کی دراز میں پہنچ گیا تھا۔ عمران نے لفافے پر لکھا ہوا ایڈریس غور سے دیکھا اور پھر اس نے لفافہ کے اندر موجود تہہ شدہ کاغذات نکالے اور انہیں کھول کر دیکھنے لگا۔

"یہ تو واقعی کوئی نیا کوڈ ہے۔ میں چیک کرتا ہوں اسے"۔

عمران نے کہا اور پھر لفافہ اور کاغذ اٹھا کر لائبریری کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں دو گھنٹوں کی شدید محنت کے بعد آخر کار وہ اسے حل کر لینے میں کامیاب ہو گیا تو ایک طویل سانس لے کر وہ اٹھا اور واپس آپریشن روم میں پہنچ گیا۔

"بہت دیر لگ گئی آپ کو"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اصل میں دونوں کاغذ علیحدہ علیحدہ کوڈ میں ہیں اور کوڈ بھی نئے ہیں اس لئے بڑی مشکل سے سمجھ میں آئے ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس راحیلہ کا اصل نام امرتا ہے اور یہ کافرستان کی ایک خصوصی ایجنسی سپیشل سروسز کی ولنگٹن میں ایجنٹ ہے اور ولنگٹن میں یہ مسلمان بن کر وہاں کی مشکبار تنظیموں کے خلاف جاسوسی کرتی ہو گی کیونکہ سپیشل سروسز کا اصل دائرہ کار ہی مشکبار مسلمانوں کے خلاف کام کرنا ہے۔ ایک کاغذ میں راحیلہ کی طرف سے اپنے باس کے نام تفصیلی پیغام ہے اور اس میں اس نے اپنا نام امرتا لکھ کر آگے بریکٹ میں راحیلہ لکھا ہے۔ بہرحال دوسرا کاغذ واقعی اس تھری ایس کے کافرستان میں کسی خفیہ اڈے کے بارے میں تفصیل پر مشتمل ہے جسے سنگل اڈا کہا گیا ہے اور اس میں چار نام بھی دیئے گئے ہیں۔ یہ یقیناً اس اڈے کے سرکردہ افراد کے نام ہوں گے راحیلہ نے اسے تھری ایس کے ایک ایجنٹ کو ہلاک کر کے حاصل کیا اور پھر اسے چونکہ خطرہ لاحق ہو گیا ہو گا کہ تھری ایس کوریئر

سروسز کو بھی چیک کرائے گی اس لئے اس نے اسے جولیا کے حوالے کر دیا کیونکہ پاکیشیا سے بکنگ ہونے کے بعد اس کی چیکنگ ہونے کا خطرہ ختم ہو جاتا اور جولیا چونکہ سوئس نژاد تھی اس لئے راحیلہ نے یہی سوچا کہ اس کا کوئی تعلق کسی ایسی ویسی تنظیم سے نہیں ہو سکتا اس لئے اس نے جولیا سے دوستی بڑھائی اور اسے لفافہ دے دیا"۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو اب کیا کرنا ہے۔ کیا یہ کاغذ ناٹران کو بھجوا دیا جائے تاکہ وہ اسے تھری ایس کے کسی ایجنٹ کو دے دے۔ اس نے جس طرح اس بارے میں تفصیل بتائی ہے اس کا مطلب ہے کہ وہ اس کے ایجنٹوں کو بھی جانتا ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہمیں کیا ضرورت ہے اس چکر میں پڑنے کی۔ البتہ اس راحیلہ نے اپنے خط میں ایک اشارہ ایسا دیا ہے جس نے مجھے چونکا دیا ہے اور اس اشارے کے مطابق اس نے کہا ہے کہ وہ پہلے مشکبار کے کرنام کے بارے میں تفصیل بھجوا چکی ہے۔ اس کے مطابق جس پر یقیناً عمل ہو گیا ہو گا۔ یہ لفظ کرنام مجھے کھٹک رہا ہے۔ میرے لاشعور میں یہ لفظ موجود ہے لیکن مجھے یاد نہیں آ رہا کہ میں نے اسے کس سیاق وسباق کے مطابق سنا ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کہیں یہ مشکبار کے کسی گاؤں کا نام تو نہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"دیکھنا پڑے گا"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر ایک بار پھر

لائبریری کی طرف بڑھ گیا۔

" تمہارا خیال درست ہے بلیک زیرو۔ کرنام واقعی کافرستانی مشکبار میں ایک گاؤں کا نام ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہاں مشکباری حریت پسندوں کا کوئی اڈا ہے اور اس امرتا یا راحیلہ نے اس بارے میں پہلے کوئی اطلاع بھجوائی ہے"...... عمران نے واپس آ کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

" علی عمران بول رہا ہوں۔ سر سلطان سے بات کراؤ"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

" علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" کیا ہوا۔ خیریت ہے"...... سر سلطان نے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ چونکہ اس نے سنجیدہ لہجے میں بات کی ہے اس لئے سر سلطان پریشان ہو گئے ہیں۔

" ہاں۔ خیریت ہے سر۔ اصل میں ایک ذہنی الجھن کی وجہ سے سنجیدہ ہو رہا ہوں۔ آپ بتائیں کہ مشکبار میں حریت پسندوں کے معاملات کو یہاں پاکیشیا میں کون کنٹرول کرتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" وزارت امور مشکبار کے تحت ایک خفیہ سیل بنا ہوا ہے جس کا انچارج کرنل شبیر ہے۔ کیوں کیا ہوا ہے"...... سر سلطان نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

" ابھی تو کچھ نہیں ہوا اور اللہ کرے کچھ نہ ہو۔ لیکن ایک اطلاع ملی ہے کہ کافرستان کی سپیشل سروسز ایجنسی جو حریت پسندوں کے خلاف کام کرتی ہے وہ کافرستانی مشکبار میں کرنام نامی کسی گاؤں میں کوئی ایکشن لینا چاہتی ہے۔ مجھے چونکہ اس بارے میں تفصیل کا علم نہیں ہے اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے"...... عمران نے پوری طرح وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" تم چیف کے نمائندہ خصوصی کے طور پر اس سے بات کر لو۔ میں سیکرٹری وزارت امور کشمیر کو کہہ کر اسے بریف کرا دیتا ہوں"۔ سر سلطان نے کہا۔

" اس کا نمبر"...... عمران نے کہا۔

" وہ بھی میں وہیں سے معلوم کرتا ہوں۔ تم کہاں موجود ہو"۔ سر سلطان نے پوچھا۔

" دانش منزل میں ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ میں ابھی کال کرتا ہوں"...... سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں"...... سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ کیا پتہ چلا"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"تم کرنل شبیر سے بات کر لو۔ اسے تمہارے بارے میں بتا دیا گیا ہے۔ نمبر نوٹ کر لو"...... سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے نمبر بتا دیا۔

"شکریہ"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر ٹون آنے پر اس نے سر سلطان کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔

"کرنل شبیر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) نمائندہ خصوصی چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ میں آپ کو جانتا ہوں۔ میں ملٹری انٹیلی جنس میں رہا ہوں۔ فرمائیے"...... دوسری طرف سے مسکراتے ہوئے لہجے میں جواب دیا گیا۔

"کرنل شبیر صاحب۔ کافرستان کی سپیشل سروسز کا دائرہ کار کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"عمران صاحب۔ یہ کافرستان کی ایک خصوصی ایجنسی ہے جو حریت پسندوں کے خلاف جاسوسی کرتی ہے اور اطلاعات کافرستانی فوج کو مہیا کرتی ہے"...... کرنل شبیر نے کہا۔

"آپ نے اس کے خلاف کیا کام کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"وادی مشکبار میں حریت پسند ان کے ایجنٹوں کو ٹریس کرتے رہتے ہیں اور جو ٹریس ہو جاتا ہے اسے ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ بس"...... کرنل شبیر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اس ایجنسی کے خلاف آپ کے پاس کوئی واضح ٹارگٹ نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ لوگ انتہائی خفیہ انداز میں کام کرتے ہیں ان کے آدمی حریت پسندوں میں شامل رہتے ہیں اور صرف اطلاعات خفیہ طور پر مہیا کرتے ہیں۔ اس کے باوجود ہمارا سیل حتی الوسع ان کے خلاف کام کرتا رہتا ہے اور ان کے ایجنٹ گرفتار کئے جاتے ہیں اور ان سے ان کے ساتھیوں کے بارے میں معلومات حاصل کر کے خاموشی سے ان کا خاتمہ کر دیا جاتا ہے۔ اس سے زیادہ ہم کیا کر سکتے ہیں"...... کرنل شبیر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ کرنام کے بارے میں جانتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ مقبوضہ مشکبار کا کوئی گاؤں ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کا خیال درست ہے عمران صاحب ۔ کرنام وادی مشکبار کا مشہور شہر ہے ۔ اس کی وجہ شہرت اصل میں یہاں کافرستان کی اقلیت کا ایک قدیم گردوارہ ہے ۔ یہ انتہائی وسیع عمارت پر مبنی گردوارہ ہے جہاں اب بھی پوری دنیا سے اس اقلیتی مذہبی فرقے کے لوگ آتے رہتے ہیں"...... کرنل شبیر نے کہا۔

"کیا حریت پسندوں کا بھی وہاں کوئی مرکز ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں ۔ حریت پسندوں کا وہاں کوئی مرکز نہیں ہے"۔ کرنل شبیر نے جواب دیا۔

"کرنام کے قریب حریت پسندوں کا کوئی اڈا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں ۔ کرنام سے سات میل دور ایک چھوٹا سا گاؤں ہے جس کا نام راسنیا ہے ۔ وہاں حریت پسندوں کا ایک اڈا ہے"۔ کرنل شبیر نے جواب دیا۔

"وہاں کا انچارج کون ہے اور کیا میری اس سے کسی طرح بات ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں ۔ ان کے پاس ٹرپل زیرو ایس وی آر ٹرانسمیٹر ہے ۔ اس ٹرانسمیٹر کی فریکونسی میں بتا دیتا ہوں ۔ وہاں کا انچارج رحمت علی ہے آپ فریکونسی نوٹ کر لیں میں اسے کال کر کے آپ کے بارے میں بتا دیتا ہوں پھر آپ اس سے بات کر لیں ۔ ویسے عمران صاحب ۔ کیا

میں پوچھ سکتا ہوں کہ آپ کرنام کو اس قدر اہمیت کیوں دے رہے ہیں ۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے"...... کرنل شبیر نے کہا۔

"ہاں ۔ سپیشل سروسز کی ایک ایجنٹ نے کرنام کے سلسلے میں ایکریمیا سے حکومت کافرستان کو کوئی خاص اطلاع بھجوائی ہے اور سپیشل سروسز بہرحال حریت پسندوں کے خلاف کام کرتی ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ کوئی درپردہ چکر وہاں چل رہا ہو جس کا علم آپ کو نہ ہو"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ آپ رحمت علی سے بات کر لیں"...... کرنل شبیر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رحمت علی کی مخصوص فریکونسی بھی بتا دی۔

"ٹھیک ہے ۔ میں نے نوٹ کر لی ہے فریکونسی"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب ۔ رحمت علی کا کوڈ بلیو بک ہے ۔ آپ کا کیا کوڈ بتایا جائے اسے"...... کرنل شبیر نے کہا۔

"برائٹ لائٹ"...... عمران نے کوڈ بتاتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔ ٹھیک ہے ۔ اللہ حافظ"...... کرنل شبیر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"وہاں کرنام میں بھی اقلیتی فرقے کی عبادت گاہ ہے اور تھری ایس بھی اقلیتی فرقے کی ہی خفیہ تنظیم ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ اس سلسلے میں بھی کوئی خاص کام وہاں کرنام میں ہو رہا ہو"۔

بلیک زیرو نے کہا۔

"دیکھو۔ رحمت علی کوئی کام کی بات بتا سکے"...... عمران نے کہا۔

"میں الماری سے خصوصی ٹرانسمیٹر نکال لاؤں"...... بلیک زیرو نے اٹھتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد عمران نے خصوصی ٹرانسمیٹر پر کرنل شبیر کی بتائی ہوئی فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اسے آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ برائٹ لائٹ کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ بلیو بک اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کیا آپ کو میرے بارے میں بریف کر دیا گیا ہے بلیو بک۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ویسے بھی میں ذاتی طور پر آپ کو پہلے سے جانتا ہوں۔ آپ سے تفصیلی ملاقات پہلے ایک اہم معاملے میں ہو چکی ہے۔ حکم فرمائیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کرنام کے بارے میں مجھے خفیہ اطلاع ملی ہے کہ وہاں کوئی خاص چکر چل رہا ہے لیکن اس کی کوئی وضاحت نہیں مل رہی۔ آپ کے بڑے کو بھی علم نہیں ہے اس لئے میں نے براہ راست رابطہ کیا ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"آپ کی اطلاع درست ہے برائٹ لائٹ۔ لیکن اس کی تفصیل اس ٹرانسمیٹر پر نہیں بتائی جا سکتی۔ البتہ میرا آدمی آپ تک پہنچ سکتا ہے وہ آپ کو بالمشافہ بتا سکتا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیکن اس میں تو کافی عرصہ لگ جائے گا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ دو روز تو لگ ہی جائیں گے۔ وہ ہمارا خاص آدمی ہے وہ آپ کو ساری بات تفصیل سے بتا دے گا اور آپ کے سوالوں کے جواب بھی دے دے گا۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیکن وہ مجھ تک کیسے پہنچے گا۔ اوور"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ آپ کی رہائش گاہ کے بارے میں جانتا ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"عجیب معاملات ہیں۔ یہ لوگ نہ صرف میری رہائش گاہ کے بارے میں جانتے ہیں بلکہ مجھے بھی جانتے ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ پوری دنیا کے ہیرو بن چکے ہیں عمران صاحب"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جس کا ہیرو بننا چاہتا تھا اس نے تو آج تک گھاس نہیں ڈالی

اور دنیا کا ہیرو بن گیا ہوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو
بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" اگر آپ اجازت دیں تو میں اسے حکم دے دوں کہ وہ آپ ک
گھاس ڈال دیا کرے"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہی تو اصل ٹریپ ہوتا ہے۔ گھاس ڈالنے آئے گی تو سہی"
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر کھلکھلا ک
ہنس پڑا۔

" ویسے اس رحمت علی کی باتوں سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے ک
معاملات انتہائی گھمبیر ہیں۔ کرنام میں کوئی ایسا معاملہ ہے جے
رحمت علی اس خصوصی ٹرانسمیٹر پر بھی نہیں بتانا چاہتا"...... عمرا
نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

" ہاں۔ واقعی عمران صاحب۔ آپ کی بات درست ہے،
معاملات کچھ زیادہ ہی سیریئس محسوس ہو رہے ہیں"...... بلیک زی
نے کہا تو عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شرو
کر دیئے۔

" ناٹران بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طر
سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

" ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" یس سر"...... دوسری طرف سے ناٹران کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ
گیا۔

" وادی مشکبار جو کافرستان کے قبضے میں ہے وہاں کرنام نامی
ایک شہر ہے۔ اس شہر میں ایک قدیم اور تاریخی گردوارہ ہے اور
کرنام میں سپیشل سروسز زیادہ دلچسپی لے رہی ہے جبکہ سپیشل سروسز
کا مشن حریت پسندوں کے خلاف ہے۔ تم اس معاملے میں فوری
انکوائری کرو کہ وہاں کرنام میں کیا ہو رہا ہے جس کے لئے سپیشل
سروسز اس قدر بے چین ہے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں بات
کرتے ہوئے کہا۔

" یس سر۔ میرا ایک آدمی سپیشل سروسز سے متعلق ہے۔ میں
اس سے معلوم کر کے رپورٹ دیتا ہوں"...... ناٹران نے کہا تو
عمران نے مزید کچھ کہے بغیر رسیور رکھ دیا۔

سیاہ رنگ کی کار تیزی سے چلتی ہوئی ایک بائی روڈ پر آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار کی عقبی سیٹ پر ایک نوجوان لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جبکہ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک نوجوان موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک چھوٹے سے احاطے کے بند گیٹ کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔ نوجوان کار روک کر نیچے اترا اور تیزی سے احاطے کے گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جیب سے ایک سرخ رنگ کی پتی نکالی اور اسے پھاٹک کی لکڑی کے ساتھ ایک خاص جگہ پر رکھ کر دبایا اور پھر واپس جیب میں ڈال کر وہ دوبارہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا تو نوجوان نے کار آگے بڑھائی اور اسے احاطے میں بنے ہوئے ایک کچے سے برآمدے میں لے جا کر روک دی۔ ان کے عقب میں پھاٹک خود بخود بند ہو گیا تھا۔

"آئیے میڈم"...... نوجوان نے کار سے اترتے ہوئے کہا تو

نوجوان لڑکی بھی کار کا دروازہ کھول کر نیچے اتر آئی۔ یہ ایک چھوٹا سا دیہاتی انداز کا بنا ہوا احاطہ تھا جس میں سامنے ایک پختہ برآمدہ تھا جس میں دو کمروں کے دروازے تھے۔ دونوں دروازے لکڑی کے بنے ہوئے تھے اور بند تھے۔ نوجوان کار کو لاک کر کے برآمدے کی طرف بڑھ گیا۔ لڑکی اس کے پیچھے تھی۔ برآمدے میں داخل ہو کر اس نے جیب سے ایک بار پھر وہی سرخ رنگ کی پتی نکالی اور اسے دروازے کی لکڑی پر ایک لمحے کے لئے لگا کر ہٹایا اور پھر اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ بغیر کسی آواز کے خود بخود کھلتا چلا گیا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ وہ دونوں اندر داخل ہوئے تو کمرہ دھول اور مٹی سے اٹا ہوا تھا اور ہر طرف اس طرح جالے لگے ہوئے دکھائی دے رہے تھے جیسے صدیوں سے بند پڑا ہوا ہے۔ ان دونوں نے اندر داخل ہوتے ہی فرش کا ایک کونہ صندوق کے ڈھکن کی طرح اوپر کو اٹھایا اور اب وہاں سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔

"جائیں میڈم۔ چیف آپ کے منتظر ہیں۔ میں باہر آپ کی واپسی کا انتظار کروں گا"...... نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو لڑکی اثبات میں سر ہلاتی ہوئی سیڑھیاں اترتی چلی گئی۔ سیڑھیوں کا اختتام ایک دروازے پر ہوا۔ لڑکی جیسے ہی اس دروازے پر پہنچی دروازے کے اوپر والے حصے سے اس پر ایک لمحے کے لئے تیز روشنی پڑی اور پھر بجھ گئی۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ کھل گیا۔

"کم ان"....... اندر سے ایک بھاری آواز سنائی دی اور لڑکی اندر داخل ہوئی۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ سامنے بڑی سی میز کے پیچھے ایک لمبے قد، بھاری جسم اور چوڑے چہرے والا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے آنکھوں پر سیاہ گاگل لگائی ہوئی تھی اور چہرے پر انتہائی سنجیدگی نمایاں تھی۔ اس نے ڈارک کلر کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ کمرے کا فرنیچر نیا اور بے حد اعلیٰ تھا اور کمرہ روشن اور ہوادار تھا۔ اسے دیکھ کر محسوس نہ ہوتا تھا کہ یہ اس کچے سے احاطے کے نیچے بنا ہوا ہے۔ لڑکی نے اندر داخل ہو کر اس آدمی کو بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"بیٹھو امرتا"....... اس آدمی نے بھاری آواز میں کہا تو لڑکی میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گئی۔

"تم نے فون پر جو کچھ بتایا ہے وہ انتہائی اہم ہے اس لئے تمہیں یہاں بلایا گیا ہے"....... اس آدمی نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے خاصے سخت لہجے میں کہا۔

"باس۔ مجھے یہ سن کر بے حد حیرت ہوئی ہے کہ میرا خط آپ تک نہیں پہنچا حالانکہ وہ سوئس نژاد لڑکی بے حد ذمہ دار لڑکی تھی"....... لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے فون پر بتایا تھا کہ اس خط میں تم نے تھری ایس کے بارے میں کوئی اہم بات بھجوائی تھی۔ وہ کیا بات تھی۔ اب بتاؤ"....... باس نے کہا۔

"باس۔ مجھے اطلاع ملی کہ ایک آدمی ہوٹل میں ٹھہرا ہوا ہے جو تھری ایس کا ایجنٹ ہے اور وہ کوئی اہم اطلاع لے کر کافرستان روانہ ہونے والا ہے۔ چونکہ تھری ایس بھی حکومت کافرستان کے خلاف ہے اس لئے میں نے اس ایجنٹ کو کور کر کے اسے کمرے میں ہی ہلاک کر دیا۔ اس کی جیب سے مجھے وہ خط مل گیا لیکن مجھے فوراً خدشہ پیدا ہو گیا کہ اس ایجنٹ کی ہلاکت کا شبہ مجھ پر کیا جا رہا ہے اس لئے میں نے اس خط کو ولنگٹن سے نکالنے کے لئے ایک غیر ملکی دوست لڑکی کا سہارا لیا۔ یہ لڑکی کسی بزنس سے متعلق تھی اور اسی روز وہ پاکیشیا جا رہی تھی۔ میں نے وہ خط اور آپ کے نام اپنا خط دونوں ایک لفافے میں بند کر کے اسے دے دیئے تاکہ وہ پاکیشیا سے اسے آپ کے مخصوص ایڈریس پر بھجوا دے لیکن اگر وہ نہیں پہنچے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ لڑکی بھول گئی یا اس سے وہ خط ضائع ہو گیا ہو گا۔ ویسے خطرے کی کوئی بات نہیں کیونکہ دونوں خط ڈی ایس کوڈ میں تھے اس لئے ظاہر ہے ہمارے اور آپ کے علاوہ اور کوئی اس کوڈ کو سمجھ ہی نہیں سکتا"....... لڑکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تھری ایس کے بارے میں کیا اطلاع تھی"....... باس نے پوچھا۔

"تھری ایس کافرستانی دارالحکومت میں اسلحے کی ایک کھیپ مخصوص اڈے پر بھجوا رہی تھی۔ اس بارے میں اطلاع تھی لیکن میں نے یہاں پہنچ کر سب سے پہلے اس بارے میں معلومات حاصل کیں

تو مجھے اطلاع ملی ہے کہ یہ کھیپ پہنچنے والی ہے ۔ میں نے حکومت
کافرستان کے اینٹی اسلحہ سیل کو خفیہ اطلاع دے دی ۔ اب نہ صرف
یہ کھیپ پکڑی جائے گی بلکہ اس کے لانے والے بھی سب پکڑے
جائیں گے "...... لڑکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم نے پہلے ایک اہم اطلاع کرنام کے سلسلے میں بھیجی تھی ۔
تمہاری یہ اطلاع یکسر غلط ثابت ہوئی "...... باس کا لہجہ یکلخت تلخ ہو
گیا تو لڑکی بے اختیار اچھل پڑی ۔

" اطلاع غلط تھی ۔ یہ کیسے ممکن ہے ۔ نہیں باس ۔ یہ اطلاع تو
کسی صورت غلط نہیں ہو سکتی کیونکہ جس آدمی سے میں نے یہ
اطلاع حاصل کی تھی اس پر میں نے بے حد محنت کی تھی ۔ میں نے
کئی راتیں اس کے ساتھ گزاری تھیں ۔ میں نے اس کے سامنے اپنے
آپ کو اقلیتی اور تھری ایس کی مخبر ظاہر کیا تھا ۔ پھر اسے مخصوص
شراب پلائی تھی تب اس نے بتایا تھا کہ کرنام میں بظاہر تھری ایس
کا سیٹ اپ ہے لیکن دراصل یہ سیٹ اپ حریت پسند مسلمانوں کا
ہے اور وہاں ایسی خفیہ مشینری نصب ہے جس سے وہ پوری وادی
مشکبار کو کنٹرول کرتے رہتے ہیں اور وہ آدمی اس مشینری کا انجنیئر تھا
اور ایک خرابی دور کرنے کے سلسلے میں وہ کئی روز تک وہاں کام
کرتا رہا تھا اس لئے یہ اطلاع تو غلط ہو ہی نہیں سکتی "...... لڑکی نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میں نے تو وہاں انتہائی باریک بینی سے چیکنگ کرائی ہے ۔

وہاں کسی قسم کی کوئی مشینری موجود نہیں ہے "...... باس نے کہا۔

" اگر آپ اجازت دیں تو میں خود وہاں جا کر چیکنگ کر دوں "...
لڑکی نے کہا۔

" تم وہاں کس روپ میں جاؤ گی "...... باس نے کہا۔

" میں تھری ایس کی نمائندہ بن کر جاؤں گی ۔ میرے پاس تھری
ایس کا مخصوص کارڈ موجود ہے ۔ یہ میں نے وہاں کے ایک بڑے
عہدیدار سے حاصل کیا تھا "...... لڑکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ تم جا کر خود چیکنگ کرو کیونکہ اگر واقعی وہاں
ایسی مشینری موجود ہے تو پھر ہمیں اسے ہر صورت میں تباہ کرنا ہو گا
اور اس پر قبضہ کرنا ہو گا تاکہ وادی مشکبار میں حریت پسندوں کا زور
توڑا جا سکے "...... باس نے کہا۔

" آپ اگر اجازت دیں باس تو یہ کام میں زیادہ آسانی سے کر سکتی
ہوں "...... لڑکی نے کہا۔

" وہ کیسے "...... باس نے چونک کر کہا۔

" ولنگٹن میں میرے پاس ایک چھوٹا سا گروپ ہے جسے میں نے
خصوصی ٹریننگ دی ہوئی ہے اور میں اسے سپر گروپ کہتی ہوں ۔
ہمارے پاس جدید ترین اسلحہ بھی موجود ہے ۔ ہم اس مشینری کو
چیک کر کے اسے تباہ بھی کر سکتے ہیں اور اس کے اندر کوئی میموری
ہو گی تو ہم یہ میموری بھی حاصل کر سکتے ہیں اور اس کی مدد سے
حریت پسندوں کے لیڈروں کو ٹریس کر کے گرفتار کیا جا سکتا اور ان

کے اڈوں کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے“...... لڑکی نے کہا۔

” ویری گڈ۔ تمہاری یہ بات بتا رہی ہے امرتا کہ تم واقعی سپر گریڈ ایجنٹ ہو۔ میری طرف سے مکمل اجازت ہے۔ اگر تم اپنے اس مشن میں کامیاب ہو گئی تو میں تمہیں یہاں مستقل سپر گروپ کا انچارج بنا دوں گا“...... باس نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

” تھینک یو باس۔ میں آپ کے اعتماد پر ہر لحاظ سے پوری اتروں گی“...... لڑکی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

” یہ خصوصی کارڈ لو۔ اس کارڈ پر جو ٹرانسمیٹر فریکونسی موجود ہے وہ وادی مشکبار میں ہماری فریکونسی ہے۔ تمہیں کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو اس فریکونسی پر کال کر کے اپنے کارڈ کا نمبر استعمال کرو گی تو تمہیں فوری طور پر ہر چیز مہیا کی جائے گی۔ یوں سمجھو کہ اس کارڈ کے ساتھ ہی تم وادی مشکبار میں سپیشل سروسز کی مکمل اور بااختیار انچارج بن گئی ہو اور اب صرف تم میری ماتحت ہو گی اور باقی سب تمہارے ماتحت ہوں گے“...... باس نے کہا۔

” تھینک یو باس۔ اب آپ دیکھیں گے کہ میں کس طرح وادی مشکبار میں حریت پسندوں کے اڈوں کو نیست و نابود کرتی ہوں۔ مجھے اجازت“...... لڑکی نے اٹھتے ہوئے کہا تو باس نے ہاتھ بڑھا کر اسے جانے کی اجازت دیتے ہوئے مخصوص انداز میں ہلایا تو لڑکی تیزی سے مڑی اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

عمران اپنے فلیٹ میں موجود تھا۔ وہ ناشتے کے بعد اخبارات کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

” علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں“۔ عمران نے اخبار سے نظریں ہٹائے بغیر کہا۔

” طاہر بول رہا ہوں عمران صاحب “...... دوسری طرف سے بلیک زیرو کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

” کیا طہارت اس قدر بڑھ گئی ہے کہ اب بول پڑی ہے۔ ویری گڈ“۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

” عمران صاحب۔ ناٹران نے کال کر کے بتایا ہے کہ سپیشل سروسز کا کرنام میں کوئی سیٹ اپ نہیں ہے البتہ سپیشل سروسز کو

پچھلے دنوں اس کے ایک غیر ملکی ایجنٹ نے اطلاع دی تھی کہ کرنام میں تھری ایس کی عبادت گاہ کے نیچے حریت پسندوں کا ایک بہت بڑا سیٹ اپ قائم ہے جس میں انتہائی طاقتور مشینری استعمال کی جا رہی ہے اور اس مرکز سے پوری وادی مشکبار کو کنٹرول کیا جا رہا ہے جس پر سپیشل سروسز کے ایجنٹوں نے وہاں انتہائی سخت چیکنگ کی لیکن یہ اطلاع غلط ثابت ہوئی ہے۔ وہاں صرف عبادت گاہ ہے اور وہاں اقلیتی فرقے کے مذہبی رہنما رہائش پذیر ہیں اور اقلیتی یاتری پوری دنیا سے وہاں عبادت کے لئے آتے جاتے رہتے ہیں اور اس کے علاوہ وہاں اور کوئی چیز نہیں ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کہیں یہ وہی اطلاع تو نہیں جس کا حوالہ راحیلہ نے اپنے مخصوص کوڈ والے خط میں دیا ہے۔ وہ بھی تو غیر ملکی ایجنٹ ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے ایسا ہی ہو۔ بہرحال ناٹران نے جو اطلاع بھجوائی تھی وہ میں نے آپ تک پہنچا دی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب کیا کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور دوبارہ اخبار کے مطالعہ میں مصروف ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔ اسی لمحے سلیمان کے قدموں کی آواز دروازے تک جاتی ہوئی سنائی دی۔

"کون ہے"...... سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"میں وادی مشکبار سے آیا ہوں۔ عمران صاحب سے ملاقات کرنی ہے"...... ایک ہلکی سی آواز عمران کے کانوں میں پڑی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اسے رحمت علی کے آدمی کا انتظار تھا اور وادی مشکبار کے حوالے سے وہ سمجھ گیا کہ آنے والا وہی آدمی ہے اور پھر دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔

"آپ تشریف رکھیں۔ میں عمران صاحب کو اطلاع دیتا ہوں"...... سلیمان کی ڈرائینگ روم کے قریب سے آواز سنائی دی تو عمران نے اخبار تہہ کر کے میز پر رکھ دیا۔

"وادی مشکبار سے کوئی صاحب آپ سے ملنے آئے ہیں"۔ سلیمان نے سٹنگ روم کے دروازے پر رک کر کہا۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ سٹنگ روم سے نکل کر ڈرائینگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ ڈرائینگ روم میں ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے سوٹ پہنا ہوا تھا اور چہرے مہرے سے وہ مشکباری نژاد ہی دکھائی دے رہا تھا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"...... عمران نے ڈرائینگ روم میں داخل ہوتے ہی کہا تو وہ آدمی ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ میرا نام رئیس احمد ہے جناب اور مجھے بلیو بک نے بھیجا ہے"...... اس آدمی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ ویسے عمران کے مکمل سلام کرنے پر ایک لمحے کے

لیئے اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرے لیکن پھر فوراً یہ
حیرت کے تاثرات تحسین بھرے تاثرات میں تبدیل ہوتے چلے گئے۔

" بلیو بک کے لیئے میں برائٹ لائٹ ہوں"...... عمران نے
مصافحہ کے بعد سامنے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" جناب ۔ میری دو بار پہلے بھی آپ سے ملاقات ہو چکی ہے لیکن
آپ سے گفتگو کا موقع نہ مل سکا تھا ۔ اب یہ سعادت بھی مجھے حاصل
ہو رہی ہے اور اس کے لیئے میں اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم
ہے"...... رئیس احمد نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

" ارے ۔ ارے جناب ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ۔ میں تو اللہ
تعالیٰ کا انتہائی عاجز اور حقیر بندہ ہوں ۔ آپ لوگ تو عظیم ہیں جو عملی
طور پر جہاد جیسے مقدس فرض میں شامل ہیں ۔ بہر حال رحمت علی
صاحب نے بتایا تھا کہ وہاں کرنام میں کوئی خاص چکر چل رہا ہے
جسے وہ خصوصی ٹرانسمیٹر پر بھی بتانے سے گریزاں تھے ۔ آپ بتائیں
کہ کیا سلسلہ ہے"...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب ۔ کرنام میں اقلیتی فرقے کا جو قدیم اور وسیع
گردوارہ ہے اس کے نیچے تہہ خانوں کا وسیع جال پھیلا ہوا ہے لیکن یہ
سارے تہہ خانے خالی ہیں ۔ وہاں سوائے چند لوگوں کی رہائش کے
اور کچھ بھی نہیں ہے ۔ البتہ مشرق کی طرف ایک تہہ خانہ ہے جو ان
سے یکسر ہٹ کر ہے ۔ اس کا اصل راستہ انہی تہہ خانوں سے ہی جاتا
تھا لیکن اسے قدیم دور میں ہی کسی وجہ سے بند کر دیا گیا تھا مگر ہم

نے اسے ٹریس کر لیا اور اس کا ایک خفیہ راستہ مشرق کی طرف
ایک اور قدیم بدھ عبادت گاہ سے جاتا ہے ۔ یہ عبادت گاہ خالی پڑی
رہتی ہے ۔ البتہ وہاں بدھ مذہب کے لوگ کبھی کبھار آتے جاتے
ہیں ۔ ویسے یہ کوئی اس قدر مشہور عبادت گاہ نہیں ہے اور نہ ہی اس
کی کوئی تاریخی اہمیت ہے ۔ وہاں سے راستہ اس تہہ خانے تک جاتا
ہے اور اس تہہ خانے میں رابطے کرنے کی انتہائی جدید ترین
کمپیوٹرائزڈ مشین نصب ہے جس کا سائنسی کوڈ نام ٹرانس مورس
ٹیلی کام مشین ہے جسے عرف عام میں ٹی ایم ٹی کہا جاتا ہے ۔ یہ
انتہائی پاور فل مشینری ہے اور اس کی میموری میں جسے ریڈ باکس کہا
جاتا ہے وادی مشکبار میں موجود تمام اڈوں اور لیڈروں کے بارے
میں فیڈنگ موجود ہے ۔ یہ آٹو میٹک کام کرتی رہتی ہے ۔ اس کی
بیٹری بھی اٹیمک ہے ۔ اسے کسی بیرونی پاور کی ضرورت نہیں اور نہ
ہی اس کے چلنے سے کوئی آواز پیدا ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی دھمک ۔
رحمت علی صاحب نے اسے مشینی چیکنگ سے بچانے کے لیئے اس
پورے تہہ خانے کی دیواروں پر سپیشل شیٹس لگوائی ہوئی ہیں اس
لیئے کوئی ریز یا کوئی گیس اسے چیک نہیں کر سکتی ۔ رحمت علی
صاحب جب ضرورت محسوس کرتے ہیں اس کے ریڈ باکس میں نئے
احکامات فیڈ کر دیتے ہیں جو خود بخود تمام افراد اور لیڈروں تک پہنچ
جاتے ہیں ۔ اس طرح یہ سارا کام انتہائی منظم طریقے سے ہو رہا ہے
اور کسی کو کانوں کان بھی اس کی خبر نہیں ہو سکی اور نہ ہو سکتی ہے

ویسے رحمت علی صاحب اس معاملے میں انتہائی محتاط رہتے ہیں اس لئے انہوں نے خصوصی ٹرانسمیٹر کے باوجود اس بارے میں آپ سے کوئی بات نہ کی تھی اور مجھے انہوں نے آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ محفوظ طریقے سے بات ہو سکے"...... رئیس احمد نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن چیف کو اطلاع ملی ہے کہ ولنگٹن میں سپیشل سروسز کی ایک ایجنٹ کو اس کی اطلاع ملی تھی اور اس نے کافرستان میں اپنے اعلیٰ حکام کو اس بارے میں اطلاع دی تھی۔ لازماً انہوں نے چیکنگ کی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"ایک بار نہیں جناب۔ کئی بار چیکنگ ہو چکی ہے اور انتہائی جدید ترین مشینری سے چیکنگ کی گئی ہے لیکن یہ چیکنگ اس گردوارے اور اس کے نیچے تہہ خانوں تک ہی محدود رہی ہے اور آج تک تمام چیکنگ کرنے والے ناکام رہے ہیں"...... رئیس احمد نے جواب دیا۔ اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا تو وہ دونوں خاموش ہو گئے۔ سلیمان نے کافی کے برتن رکھے اور ساتھ ہی دوسرے لوازمات کی پلیٹیں رکھ کر وہ واپس چلا گیا۔

"لیجئے"...... عمران نے کہا۔

"شکریہ عمران صاحب"...... رئیس احمد نے کافی کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

"اگر یہ لوگ وہاں تک پہنچ جائیں تو پھر وادی مشکبار میں حریت

پسندوں کے تمام اڈے ان کے سامنے آ جائیں گے اور تمام حریت پسند لیڈروں کے بارے میں انہیں معلومات مل جائیں گی۔ پھر تو بہت برا ہو گا"...... عمران نے کافی سپ کرتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ آپ کی بات درست ہے۔ لیکن اس میں دو باتیں محل نظر ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہاں تک کوئی پہنچ نہیں سکتا۔ دوسرا یہ کہ ریڈ باکس میں تمام معلومات خصوصی کوڈ میں ہیں۔ اگر یہ ریڈ باکس دشمن کے ہاتھ لگ بھی جائے تب بھی وہ اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے"...... رئیس احمد نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن اس سپیشل سروسز کے خلاف آپ لوگوں نے کیا کارروائی کی ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ اس کی ہیڈ آفس کافرستان میں ہے۔ ہم نے کئی بار کوشش کی لیکن اس کا ہیڈ کوارٹر ٹریس نہیں ہو سکا۔ اکا دکا ایجنٹ بہرحال ہاتھ لگ جاتے ہیں تو انہیں ہلاک کر دیا جاتا ہے"۔ رئیس احمد نے جواب دیا۔

"ان ایجنٹوں سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات نہیں مل سکیں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ہیڈ کوارٹر کو انتہائی خفیہ رکھا گیا ہے حتیٰ کہ کافرستان کے اعلیٰ حکام بھی اس سے واقف نہیں ہیں۔ صرف اتنا سنا ہوا ہے کہ کوئی کرنل چوپڑا اس کا چیف ہے اور بس"...... رئیس احمد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ بہرحال رحمت علی صاحب کو میرا پیغا
دے دیں کہ وہ سپیشل سروسز سے ہوشیار رہیں اور کسی بھی ممک
خطرے کی صورت میں وہ مجھے ضرور اطلاع دیں"...... عمران نے ک
تو رئیس احمد اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں ان کے ساتھ رہتا ہوں عمران صاحب۔ یہ سارے ک
میری ڈیوٹی میں شامل ہیں۔ اگر کبھی کوئی مسئلہ ہوا تو میں ض
اطلاع دوں گا"...... رئیس احمد نے کہا اور پھر عمران اسے سیڑھیو
تک چھوڑ آیا۔ رئیس احمد سلام کر کے چلا گیا تو عمران واپس سیٹنگ
روم میں آ گیا لیکن اس کی پیشانی پر الجھنوں کے تاثرات نمایاں تھ
جو کچھ رئیس احمد نے بتایا تھا اس سے وہ پوری طرح مطمئن نہیں
لیکن چونکہ بظاہر تو کوئی ایسا کام بھی سامنے نہ تھا اس لئے سوا
خاموش رہنے کے وہ کیا کر سکتا تھا۔

امرتا اپنے تین ساتھیوں سمیت کرنام پہنچی ہوئی تھی اور انہیں وہاں پہنچے ہوئے آج دوسرا روز تھا۔ قصبے کے نواح میں ایک چھوٹا سا احاطہ نما مکان انہوں نے ایک ہوٹل کے ویٹر کی مدد سے حاصل کیا تھا۔ امرتا کے تین ساتھیوں میں ایک عورت اور دو مرد تھے۔ وہ قصبے کو چیک کرنے اور گھومنے پھرنے کے لئے گئے ہوئے تھے جبکہ امرتا ایک کمرے میں کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے سامنے میز پر فون موجود تھا اور وہ بار بار فون کی طرف اس طرح دیکھ رہی تھی جیسے اسے کسی کی طرف سے انتہائی ضروری کال کا شدت سے انتظار ہو۔ وہ مسلسل ہونٹ کاٹ رہی تھی کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ امرتا نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر جھپٹ کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ امرتا بول رہی ہوں"...... امرتا نے کہا۔

"کاشان بول رہا ہوں میڈم ۔ کیا آپ ایک لاکھ روپے خرچ کر سکتی ہیں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کس کام کے لئے"...... امرتا نے کہا۔

"درست معلومات حاصل کرنے کے لئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا یہ بات حتمی ہے کہ معلومات درست ہوں گی"...... امرتا نے کہا۔

"سو فیصد حتمی ہوں گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کون ہے ۔ تفصیل بتاؤ ۔ بہت بڑی رقم ہے اور میں اسے ضائع کرنے کا رسک نہیں لے سکتی"...... امرتا نے کہا۔

"اندر کا آدمی ہے میڈم ۔ میں نے آپ کے کہنے پر بڑی زبردست جدوجہد کے بعد اس کا سراغ لگایا ہے ۔ پہلے تو اس نے پروں پر پانی نہ پڑنے دیا لیکن جب اس کا منہ مانگا معاوضہ دینے اور سیکریسی قائم رکھنے کا حلف دیا گیا تو وہ معلومات فروخت کرنے پر تیار ہو گیا"۔ کاشان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم پوری طرح مطمئن ہو یا تم بھی صرف اپنا کمیشن لینے کے لئے یہ سب کچھ کر رہے ہو"...... امرتا نے کہا۔

"میڈم ۔ آپ میرے بارے میں جانتی ہیں پھر ایسی بات کیوں کر رہی ہیں ۔ آپ کو معلوم تو ہے کہ میں کس ٹائپ کا آدمی

ہوں"...... کاشان نے اس بار قدرے ناراض لہجے میں کہا۔

"اوکے ۔ ٹھیک ہے ۔ لے آؤ میرے پاس اسے ۔ میں اسے گارینٹڈ چیک دے دوں گی"...... امرتا نے کہا۔

"آپ وہاں اکیلی ہیں یا آپ کے ساتھی بھی موجود ہیں کیونکہ وہ آدمی صرف آپ سے بات کر سکتا ہے"...... کاشان نے کہا۔

"میں اکیلی ہوں ۔ میرے ساتھی قصبہ گھومنے گئے ہوئے ہیں اور وہ رات سے پہلے واپس نہیں آئیں گے"...... امرتا نے کہا۔

"اوکے ۔ پھر میں اسے لے کر آ رہا ہوں ۔ آپ چیک تیار رکھیں"...... کاشان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو امرتا نے رسیور رکھا اور جیکٹ کی جیب سے اس نے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ میڈم کالنگ ۔ اوور"...... امرتا نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس ۔ جوشی اٹنڈنگ یو ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جوشی ۔ تم اپنے ساتھیوں سمیت فوری طور پر واپس آ جاؤ لیکن مکان میں آنے کی بجائے تم نے مکان کی نگرانی کرنی ہے ۔ کاشان ایک آدمی کو لے کر میرے پاس پہنچ رہا ہے ۔ جب یہ آدمی واپس جائے تو تم نے اس کی نگرانی کرنی ہے اور پھر مجھے رپورٹ دینی ہے۔

اوور"...... امرتا نے کہا۔

"کون ہے یہ آدمی میڈم۔ اوور"...... جوشی نے پوچھا۔

"کاشان کے مطابق اندر کا آدمی ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ یہ سب ہمارے لئے ٹریپ ہو اس لئے تم نے پوری طرح محتاط اور چوکنا رہنا ہے۔ اوور"...... امرتا نے کہا۔

"یس میڈم۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو امرتا نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں ڈال لیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی تو امرتا کرسی سے اٹھی اور کمرے سے نکل کر تیزی سے قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

"کون ہے"...... امرتا نے اونچی آواز میں کہا۔

"کاشان ہوں میڈم"...... باہر سے آواز سنائی دی تو امرتا نے دروازہ کھول دیا۔ دوسرے لمحے ایک لمبے قد اور دبلے پتلے جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ یہ کاشان تھا کرنام کے ایک چھوٹے سے ہوٹل کا مینجر اور مالک۔ اس کے پیچھے سفید چادر میں لپٹا ہوا ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے نہ صرف پورے جسم پر چادر لپیٹی ہوئی تھی بلکہ اس نے چادر سے اپنا منہ بھی چھپایا ہوا تھا۔

"اندر آپ کے علاوہ اور تو کوئی نہیں ہے میڈم"...... کاشان نے کہا۔

"بے شک چیک کر لو۔ اندر کوئی اور ہوتا تو میں خود دروازہ

کھولنے کیوں آتی"...... امرتا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ بڑی گہری نظروں سے اس چادر میں لپٹے ہوئے آدمی کو دیکھ رہی تھی۔ وہ آدمی ویسے ہی منہ لپیٹے کھڑا تھا۔

"آؤ"...... امرتا نے کہا اور پھر وہ ان کی رہنمائی کرتی ہوئی اسی کمرے میں آ گئی جس میں پہلے وہ بیٹھی تھی۔

"میں باہر پہرہ دیتا ہوں۔ آپ بات کر لیں۔ ہاشم سب کچھ سچ سچ بتا دو۔ میڈم تمہیں رقم بھی دیں گی اور ایکریمیا بھی شفٹ کرا دیں گی۔ کیوں میڈم"...... کاشان نے امرتا سے مخاطب ہو کر کہا اور ساتھ ہی اس نے مخصوص انداز میں اشارہ کر دیا۔

"ہاں۔ سب کچھ ہو سکتا ہے بشرطیکہ ہمارے ساتھ کوئی دھوکہ نہ کیا جائے ورنہ ہم انسان کو پاتال سے بھی کھینچ لاتے ہیں"...... امرتا نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں میڈم"...... کاشان نے کہا اور کمرے سے باہر چلا گیا تو اس چادر میں لپٹے ہوئے آدمی نے جلدی سے مڑ کر دروازے کو لاک کیا۔ پھر واپس امرتا کے پاس آ کر اس نے چادر کو چہرے سے ہٹایا۔ وہ ادھیڑ عمر آدمی تھا اور اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔

"ایک لاکھ روپیہ دو گی ناں مجھے"...... اس آدمی نے آہستہ سے کہا۔

"ہاں۔ گارینٹڈ چیک دوں گی۔ پہلے اپنے بارے میں بتاؤ"۔ امرتا نے کہا تو اس آدمی نے کرسی کھینچ کر امرتا کی کرسی کے قریب کی اور

پھر اس پر بیٹھ گیا۔ اس کا انداز پر اسرار تھا۔

" میرا نام ہاشم ہے اور میں حریت پسندوں کے ایک گروپ میں شامل ہوں "....... اس آدمی نے کہا۔

" مشینری کے بارے میں تم کیا جانتے ہو "....... امرتا نے پوچھا تو ہاشم چند لمحے خاموش رہا جیسے فیصلہ نہ کر پا رہا ہو۔

" پہلے مجھے رقم دکھاؤ۔ یہ ایسا راز ہے کہ تم اربوں کھربوں روپے بھی خرچ کرو تب بھی تمہیں معلوم نہیں ہو سکتا لیکن میں اپنی مجبوری کی وجہ سے صرف ایک لاکھ میں تمہیں بتا رہا ہوں۔ لیکن پہلے مجھے رقم دکھاؤ "....... ہاشم نے کہا۔ وہ بڑے تیز تیز اور جذباتی لہجے میں بول رہا تھا۔ امرتا نے جیکٹ کی اندرونی جیب سے ایک چیک بک نکالی اور اس میں سے ایک چیک پھاڑ کر اس نے ہاشم کے سامنے رکھ دیا۔ یہ گارینٹڈ چیک تھا اور اس کی مالیت ایک لاکھ تھی۔

" اب میں اس پر صرف تمہارا نام لکھوں گی اور اپنے دستخط کر دوں گی اور تم اس چیک کے مالک بن جاؤ گے "....... امرتا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن اس کی کیا گارنٹی ہے کہ تم واقعی یہ چیک مجھے دو گی۔ تم ایسا کرو کہ یہ چیک مکمل کر کے مجھے دو میں اسے کاشان کے حوالے کر دیتا ہوں ورنہ مجھے خطرہ رہے گا "....... ہاشم نے کہا۔

" گھبراؤ نہیں ہاشم۔ ہم وعدہ پورا کرتے ہیں۔ کاشان ہمیں جانتا ہے۔ یہ لاکھ روپیہ ہمارے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ تم ہمارے

لئے اہمیت رکھتے ہو کیونکہ تمہاری وجہ سے ہمارا کام ہو گا۔ ہم تمہیں اس سے بھی زیادہ رقم دے سکتے ہیں "....... امرتا نے کہا۔

" تو پھر غور سے سنو "....... ہاشم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بولنا شروع کر دیا۔ وہ مسلسل بولے جا رہا تھا اور امرتا خاموش بیٹھی غور سے اس کی باتیں سن رہی تھی۔ جیسے جیسے وہ بولتا جا رہا تھا امرتا کے چہرے پر چمک بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ جب ہاشم نے بولنا بند کیا تو امرتا نے اس سے سوال وجواب شروع کر دیئے اور پھر کافی دیر بعد امرتا نے ایک طویل سانس لیا اور سامنے میز پر پڑے ہوئے چیک پر اس نے دستخط کئے۔ ہاشم کا نام لکھا اور چیک ہاشم کو دے دیا۔

" یہ رقم تمہاری ہو گئی اور اگر تمہاری باتیں سو فیصد سچ ثابت ہوئیں تو تم اپنے آپ کو ایکریمیا کا شہری سمجھو "....... امرتا نے کہا۔

" سو فیصد۔ بلکہ دو سو فیصد درست ہیں "....... ہاشم نے جلدی سے چیک اٹھا کر چادر میں چھپاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ امرتا بھی اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر وہ اسے ساتھ لے کر دروازے تک آئی۔ اس نے دروازہ کھولا تو باہر موجود کاشان بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا ہوا "....... کاشان نے کہا۔

" اسے لے جاؤ۔ کام ہو گیا ہے "....... امرتا نے کہا۔

" اچھا۔ آؤ میرے ساتھ "....... کاشان نے ہاشم سے کہا اور وہ

دونوں تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ امرتا واپس مڑی اور آکر کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس کے چہرے پر عجیب سی کشمکش کے تاثرات نمایاں تھے۔ ایک لمحے کے لیئے اسے خیال آیا کہ ہاشم نے اس سے دھوکہ دیا ہے لیکن دوسرے لمحے وہ یہ سوچ کر خوش ہو جاتی کہ اسے اس راز کا علم ہو گیا جسے سپیشل سروسز کے چیف بھی تلاش نہیں کر سکے۔ وہ کافی دیر تک بیٹھی سوچتی رہی کہ اچانک اسے پھاٹک کھلنے کی آواز سنائی دی تو اس نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ اسے کاشان تیز تیز قدم اٹھاتا اندر کی طرف آتا نظر آیا۔

"کام ہو گیا مادام"....... کاشان نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس نے تفصیل تو بتا دی ہے لیکن اب موقع پر جا کر ہی معلوم ہو گا کہ جو کچھ بتایا گیا ہے وہ درست ہے یا نہیں"....... امرتا نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں میڈم۔ جو کچھ ہاشم نے بتایا ہے وہ سو فیصد درست ہو گا کیونکہ ہاشم کو ایکریمیا جانے کا جنون ہے اور اس نے ایکریمیا جانے کے لیئے رقم حاصل کرنے کی غرض سے جوا کھیلا جس میں وہ ہار گیا اور ساتھ ہی اس پر ساٹھ ہزار روپے قرضہ چڑھ گیا۔ قرض خواہ نے اس کی گردن پکڑ لی اس لیئے مجبوراً اسے مجھ سے سودا کرنا پڑا۔ ان حالات میں وہ غلط بتانے کا رسک نہیں لے سکتا"۔ کاشان نے کہا۔

"میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ اسے اس قدر تفصیل کا علم کیسے ہو گیا۔ یوں لگتا ہے جیسے وہ وہاں آتا جاتا ہے۔ میں نے اس سے یہ بات پوچھی تھی لیکن وہ ٹال گیا"....... امرتا نے کہا۔

"مادام۔ میں نے اس سے پوچھا تھا۔ اس نے بتایا تھا کہ یہاں کرنام میں حریت پسندوں کا جو بڑا لیڈر ہے اور جس کا نام رحمت علی ہے یہ اس کا چھوٹا بھائی ہے اور رحمت علی اس پر بے حد اعتماد کرتا ہے اس لیئے یہ رحمت علی کے ساتھ وہاں آتا جاتا رہتا ہے"۔ کاشان نے کہا۔

"رحمت علی کو اس پر شک نہیں ہو گا جبکہ یہ جوا کھیلتا ہے"۔ امرتا نے کہا۔

"رحمت علی کو معلوم نہیں ہے ورنہ رحمت علی جس قدر سخت آدمی ہے وہ اسے اپنے ہاتھوں ہلاک کر دیتا"....... کاشان نے کہا۔

"اوکے۔ بہرحال تمہارا شکریہ کہ تمہاری وجہ سے ہم اس راز تک پہنچ جانے میں کامیاب ہوئے ہیں"....... امرتا نے کہا اور پھر اس نے جیکٹ کی جیب سے بڑی مالیت کے نوٹوں کی ایک گڈی نکالی اور اسے کاشان کی طرف بڑھا دیا۔

"گن لو پورے پچاس ہزار ہیں"....... امرتا نے کہا۔

"مجھے آپ پر مکمل اعتماد ہے مادام۔ شکریہ۔ آئندہ بھی میں آپ کا خادم رہوں گا"....... کاشان نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور گڈی لے کر جیب میں ڈالی اور اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ

پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھول کر باہر چلا گیا تو امرتا نے ایک طویل سانس لیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد امرتا کی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو اس نے جلدی سے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ جوشی کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی جوشی کی آواز سنائی دی۔

" یس۔ امرتا اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... امرتا نے کہا۔

" میڈم۔ وہ چادر میں لپٹا ہوا آدمی آپ کے مکان سے نکل کر پہلے کاشان کے ہوٹل پہنچا اور پھر وہاں سے وہ لباس تبدیل کر کے کرنام کے ایک گنجان آباد محلے جامن والا کے ایک مکان میں چلا گیا اور اب تک وہیں موجود ہے۔ میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق یہ مکان اس محلے کے سرپنچ رحمت علی کا ہے اور یہ شخص جس کا نام ہاشم ہے یہ رحمت علی کا چھوٹا بھائی ہے۔ اوور"...... جوشی نے کہا۔

" رحمت علی کون ہے۔ اوور"...... امرتا نے کہا۔

" وہ گردوارے کے قریب بچوں کے سکول میں مالی کا کام کرتا ہے اور اس وقت بھی وہین ہے اور رات کو واپس آئے گا۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اب اس کی نگرانی کی ضرورت نہیں ہے۔ تم اپنے ساتھیوں

سمیت یہاں میرے پاس آ جاؤ تاکہ ہم رات کو مشن مکمل کرنے کے بارے میں پلاننگ طے کر لیں۔ اوور"...... امرتا نے کہا۔

" اوکے میڈم۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو امرتا نے بھی ٹرانسمیٹر آف کر کے واپس جیب میں ڈال لیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا جبکہ بلیک زیرو کچن میں کافی بنانے گیا ہوا تھا ۔ عمران ابھی نصف گھنٹہ پہلے فلیٹ سے یہاں آیا تھا کیونکہ سرسلطان نے اسے فون کر کے بتایا تھا کہ گریٹ لینڈ سے ملنے والی ایک فائل انہوں نے دانش منزل بھجوائی ہے ۔ اس پر وہ چیف کا تبصرہ چاہتے تھے تاکہ اسے صدر مملکت کو پیش کر سکیں اور عمران اس فائل کے لئے دانش منزل آیا تھا اور اس وقت وہ اسی فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا ۔ یہ فائل ایک دفاعی معاہدے کے بارے میں تھی جو پاکیشیا اور گریٹ لینڈ کے درمیان ہونے والا تھا اور گریٹ لینڈ کی وزارت داخلہ کے سیکرٹری نے سرسلطان کو فائل اس لئے بھیجی تھی کہ اس معاہدے کی تفصیلات حاصل کرنے کے لئے ایکریمین حکام کوشش کر رہے تھے اور گریٹ لینڈ کے

سیکرٹری داخلہ کا خیال تھا کہ ایسا وہ پاکیشیا سے ہی کر سکتے ہیں ۔ عمران نے فائل پڑھ کر اسے بند کر کے میز پر رکھ دیا ۔ اسی لمحے بلیک زیرو کافی کی دو پیالیاں تیار کر کے لے آیا اور اس نے ایک پیالی عمران کے سامنے رکھی اور دوسری پیالی اٹھائے وہ میز کی دوسری طرف موجود اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ نے پڑھ لی فائل عمران صاحب" .... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں ۔ گریٹ لینڈ کے سیکرٹری داخلہ کی خواہ مخواہ خوش فہمی ہے کہ ان کے ملک سے اس معاہدے کی تفصیلات نہیں اڑائی جا سکتیں" .... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اس پر کیا رپورٹ لکھ کر بھیجی جائے" .... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہی لکھو کہ پاکیشیا اپنے اڈوں کی حفاظت کرنا جانتا ہے ۔ گریٹ لینڈ بے فکر رہے یہاں سے کوئی معاہدے کی کاپی نہیں اڑا سکتا" .... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ اس کا خیال تھا کہ سرسلطان کی کال ہو گی۔

"ایکسٹو" .... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلیمان بول رہا ہوں ۔ صاحب ہیں یہاں" .... دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سن کر عمران کے ساتھ ساتھ بلیک زیرو بھی بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا بات ہے سلیمان۔ کیوں یہاں فون کیا ہے"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"صاحب۔ ایک آدمی رئیس احمد کا فون آیا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ کرنام میں کوئی بڑا حادثہ ہو گیا ہے جس سلسلے میں وہ آپ سے فوری بات کرنا چاہتا ہے۔ وہ اس وقت ہوٹل برگنزا کے کمرہ نمبر اٹھارہ میں موجود ہے۔ آپ اس سے وہاں بات کر لیں"...... سلیمان نے کہا۔

"اچھا"...... عمران نے کہا اور تیزی سے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔ اس کے چہرے پر یکلخت گہری سنجیدگی امڈ آئی تھی۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ہوٹل برگنزا کا نمبر دیں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہوٹل برگنزا"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

"کمرہ نمبر اٹھارہ میں رئیس احمد صاحب سے بات کرائیں۔ علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ رئیس احمد بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد رئیس احمد کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ آپ نے میرے فلیٹ پر فون کیا تھا۔ کیا معاملہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ کرنام میں انتہائی خوفناک واردات ہو گئی ہے تمام مشینری تباہ کر دی گئی ہے اور ریڈ باکس غائب کر دیا گیا ہے۔ رحمت علی اور اس کے بھائی ہاشم کو ان کے گھر میں ہلاک کر دیا گیا ہے"...... رئیس احمد نے بڑے متوحش سے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ مجھے یہی خطرہ لاحق تھا۔ کیسے ہوا یہ سب کچھ۔ پوری تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"پرسوں رات کو یہ سب کچھ ہوا ہے۔ صبح کو جب میں مسجد میں نماز پڑھنے گیا اور رحمت علی صاحب نماز پڑھنے نہ آئے تو میں سمجھا کہ شاید طبیعت خراب ہو گئی ہو گی۔ میں نماز پڑھ کر ان کے گھر گیا تو وہاں جا کر معلوم ہوا کہ رات کو سوتے ہوئے رحمت علی اور ان کے بھائی ہاشم علی دونوں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے اور کسی کو کانوں کان خبر تک نہیں ہوئی جس پر مجھے خدشہ لاحق ہوا کہ میں مشینری کو چیک کروں۔ چنانچہ میں وہاں پہنچا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ خفیہ راستہ کھلا ہوا تھا اور اندر مشینری کو مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا تھا۔ میں نے ریڈ باکس کو تلاش کیا تو ریڈ باکس غائب تھا۔

میں واپس آگیا۔ میں نے وہاں اپنے طور پر تمام ساتھیوں کو کال
کے جو معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تو صرف اتنا معلوم
سکا کہ ہاشم علی یہاں ایک مقامی ہوٹل کاشان کے مالک اور
کاشان کے ساتھ اس کے ہوٹل میں دیکھا گیا تھا۔ میں اپنے طو
کاشان سے ملنے گیا تو پتہ چلا کہ کاشان ایک روز پہلے کافرستان گیا
ہے۔ جب مزید کچھ نہ معلوم ہو سکا تو میں فوراً یہاں دارالحکومت
ہوں اور میں نے آتے ہی آپ کے فلیٹ پر فون کیا"...... رئیس ا
نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ کے مطابق تو یہ سب کچھ انتہائی خفیہ تھا۔ پھر یہ وارد
کیسے ہو گئی"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آ رہی۔ جس انداز میں را
کھولا گیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حملہ آوروں کو اس بارے
مکمل معلومات حاصل تھیں"...... رئیس احمد نے جواب دیتے ہو
کہا۔

"وہ کاشان کافرستان میں کہاں گیا ہوا ہے"...... عمران
پوچھا۔

"یہی بتایا گیا ہے کہ وہ دارالحکومت گیا ہوا ہے اور ایک ہفتے
واپس آئے گا۔ ویسے میں نے اتنا معلوم کیا ہے کہ کافرستان
دارالحکومت میں ایک ہوٹل ہے جسے مہاگنی ہوٹل کہا جاتا ہے ا
دارالحکومت کا کوئی بڑا ہوٹل ہے۔ کاشان وہاں جا کر رہتا

مہاگنی ہوٹل کا مالک بلبیر سنگھ اس کا بڑا گہرا دوست ہے۔ اس سے
زیادہ معلوم نہیں ہو سکا۔ ویسے عمران صاحب۔ اس ریڈ باکس کی
برآمدگی انتہائی ضروری ہے ورنہ وادی مشکبار میں حریت پسندوں کو
ناقابل تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے"...... رئیس احمد نے کہا۔

"لیکن آپ نے بتایا تھا کہ وہ ایسے کوڈ میں ہے جو رحمت علی کا خود
تیار کردہ تھا اور جسے کسی صورت بھی ڈی کوڈ نہیں کیا جا سکتا۔ اس
صورت میں کیا خطرہ لاحق ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ جس انداز میں رحمت علی کی لاش ملی ہے اس
سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس پر انتہائی خوفناک تشدد کیا گیا ہے اس لئے
ہو سکتا ہے کہ اس سے اس کوڈ کے بارے میں معلومات حاصل کی
گئی ہوں۔ البتہ حفظ ماتقدم کے طور پر میں نے یہاں آنے سے پہلے
بڑے بڑے اڈوں پر آدمی بھجوا دیئے ہیں تاکہ انہیں فوری طور پر
الرٹ کیا جا سکے کیونکہ اڈوں کی تبدیلی فوری طور پر ممکن نہیں ہو
سکتی"...... رئیس احمد نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ واپس جا کر ان اڈوں کے مین افراد کے بارے
میں ان لیڈروں کو الرٹ کر دیں۔ میں اپنے چیف صاحب کی
خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس ریڈ باکس کی واپسی کے
سلسلے میں کام کریں۔ کیا آپ نے پاکیشیا ملٹری انٹیلی جنس کے
سپیشل سیل کو اس بارے میں بریف کر دیا ہے"...... عمران نے
کہا۔

"جی نہیں ۔ میرا ان سے کوئی رابطہ نہیں ہے ۔ رحمت علی کا ان سے رابطہ تھا"...... رئیس احمد نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ آپ بے فکر رہیں ۔ ہم حریت پسندوں کے تحفظ کے لئے پوری کوشش کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"آپ میری مخصوص فریکونسی نوٹ کر لیں ۔ ضرورت پڑنے پر میں ہر وقت حاضر ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فریکونسی بتا دی۔

"اوکے ۔ میں رابطہ کروں گا ۔ اللہ حافظ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا ہوا ہے عمران صاحب ۔ یہ رئیس احمد کون تھا"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اسے رحمت علی سے ہونے والی بات چیت اور پھر رئیس احمد سے ہونے والی بات چیت بتا دی۔

"یہ تو بہت برا ہوا ۔ یہ ریڈ باکس دشمنوں کے ہاتھ لگ گیا ت اس سے تو وادی مشکبار میں حریت پسندوں کو تباہ کر کے رکھ د جائے گا"...... بلیک زیرو نے انتہائی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"کارروائی تو ایسی ہی کی گئی ہے ۔ پھر اب یہی دعا کی جا سکتی ۔ کہ جب تک ہم ریڈ باکس تک نہ پہنچ جائیں اس وقت تک وہ لو کوڈ حل نہ کر سکیں اور کیا ہو سکتا ہے ۔ مسئلہ یہ بھی ہے کہ ہم فو طور پر کرنام بھی نہیں پہنچ سکتے کیونکہ اس واردات کا سراغ وہیں ہی لگایا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس

رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں کرنل شبیر صاحب"...... عمران نے کہا۔

"اوہ آپ ۔ حکم فرمایئے"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"چیف صاحب کو ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ کرنام میں حریت پسندوں نے جو خفیہ سیٹ اپ بنایا ہوا تھا اسے تباہ کر دیا گیا ہے اور اس مشینری کا ریڈ باکس جس میں وادی مشکبار میں حریت پسندوں کے اڈوں اور لیڈروں کے بارے میں تمام تفاصیل موجود ہیں وہ چوری کر لیا گیا ہے ۔ کیا آپ کو اس بارے میں کوئی اطلاع ملی ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"سیٹ اپ اور مشینری کے بارے میں تو مجھے علم نہ تھا ۔ البتہ ہمارا خاص آدمی رحمت علی کرنام میں تھا جو ایک لحاظ سے پوری وادی مشکبار کے حریت پسندوں کے درمیان رابطے کا کام کرتا تھا اور ابھی چند لمحے پہلے مجھے وہاں سے اطلاع ملی ہے کہ گزشتہ رات رحمت علی اور اس کے بھائی ہاشم علی کو ان کے گھر میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے"...... کرنل شبیر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کرنام میں اس واردات کے سلسلے میں انکوائری کرا سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں ۔ وہاں ہمارے چند افراد موجود ہیں ۔ میں نے انہیں حکم دے دیا ہے ۔ وہ جلد ہی اس بارے میں رپورٹ کریں گے"۔ کرنل شبیر نے کہا۔

" آپ کا رابطہ حریت پسندوں کے بڑے بڑے اڈوں سے تو ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" تو آپ ان سب کو اطلاع دے دیں کہ وہ اڈوں کے بارے میں اور لیڈروں کے بارے میں جو حفاظتی انتظامات کر سکیں وہ کر لیں۔ یہ ریڈ باکس کوڈ میں ہے ۔ اگر یہ کوڈ کافرستان نے پڑھ لیا یا پڑھوا لیا تو پھر کافرستانی فوج ان تمام اڈوں پر بیک وقت ریڈ کر سکتی ہے اور تمام لیڈروں کا بھی خاتمہ کر سکتے ہیں ۔ چیف صاحب نے اس ریڈ باکس کو برآمد کرنے کے احکامات جاری کر دیئے ہیں لیکن اس میں بہرحال وقت لگ سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" یس سر ۔ میں ابھی تمام اڈوں کو الرٹ کر دیتا ہوں اور کوشش کروں گا کہ بڑے بڑے اور اہم اڈوں کو متبادل جگہوں پر شفٹ کیا جا سکے "...... کرنل شبیر نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ یہ بہتر رہے گا ۔ اللہ حافظ "...... عمران نے کہا اور کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" ناٹران بول رہا ہوں "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ناٹران کی آواز

سنائی دی ۔

" ایکسٹو "...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" یس سر "...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" سپیشل سروسز نے مقبوضہ وادی مشکبار کے شہر کرنام میں حریت پسندوں کے ایک انتہائی اہم اڈے کی خفیہ مشینری تباہ کر دی ہے اور وہاں سے ایک باکس لے گئے ہیں جس میں تمام اڈوں کے بارے میں تفصیل ہے اور حریت پسندوں کے لیڈروں کے بارے میں بھی تفصیل کسی خودساختہ کوڈ میں موجود ہے ۔ اسے ریڈ باکس کہا جاتا ہے ۔ اس سلسلے میں فوری کلیو جو سامنے آیا ہے وہ یہ ہے کہ کرنام کے ایک ہوٹل کاشان کا مالک اور مینجر جس کا نام کاشان ہے اس میں کسی نہ کسی انداز میں ملوث ہے لیکن یہ کاشان کافرستان دارالحکومت گیا ہوا ہے اور معلوم ہوا ہے کہ دارالحکومت میں کوئی بڑا ہوٹل ہے جس کا نام مہاگنی ہوٹل ہے ۔ اس کا مالک بلبیر سنگھ اس کاشان کا دوست ہے اور کاشان اکثر اس کے پاس ٹھہرتا ہے ۔ میں عمران کی رہنمائی میں ٹیم اس ریڈ باکس کو فوری طور پر واپس حاصل کرنے کے لئے بھیج رہا ہوں لیکن ان کے کافرستان پہنچنے سے پہلے تم اس کاشان کو ٹریس کر کے اس سے معلومات حاصل کرو"۔ عمران نے تیز اور سخت لہجے میں کہا۔

" یس سر ۔ میں فوراً کام شروع کر دیتا ہوں"...... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران ضرورت پڑنے پر تم سے خود رابطہ کر لے گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"شاگل بول رہا ہوں چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی شاگل کی مخصوص آواز سنائی دی تو بلیک زیرو چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"کرنل چوپڑا بول رہا ہوں چیف آف سپیشل سروسز"۔ عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"چیف آف سپیشل سروسز۔ کیا مطلب۔ سپیشل سروسز تو کسی زمانے میں قائم کی گئی تھی جو اپنے پہلے مشن میں ہی ناکام ہو کر ختم ہو گئی تھی۔ کون ہو تم"...... شاگل کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"چیف شاگل۔ سپیشل سروسز وادی مشکبار میں حریت پسندوں کے خلاف قائم کی جانے والی تنظیم ہے اور ہم نے وادی مشکبار میں ایسے ایسے کارنامے انجام دیئے ہیں کہ آپ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ میرے پاس حریت پسندوں کے تمام اڈوں کے بارے میں تفصیل موجود ہے لیکن یہ تفصیل کسی پیچیدہ کوڈ میں ہے۔ اسے سمجھنے کے لئے کوئی بہت بڑا ماہر چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"سوری۔ مجھے ایسے کسی ماہر کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی خشک لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا

اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے

"ناٹران بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بدبان خود بول رہا ہوں"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"اوہ عمران صاحب آپ۔ کیسے یاد کر لیا آپ نے مجھے"۔ دوسری طرف سے ہنستے ہوئے بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

"چیف نے مجھے بتایا ہے کہ اس نے تمہیں سپیشل سروسز کے سلسلے میں کام کرنے کے لئے کہا تھا اور پہلے بھی تم نے چیف کو اس معاملے میں جو جواب دیا تھا وہ یہی تھا کہ سپیشل سروسز کے بارے میں کوئی تفصیل نہیں مل سکی تھی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں عمران صاحب۔ صرف اتنا معلوم ہوا تھا کہ یہ تنظیم موجود تو ہے اور اس کا چیف کوئی کرنل چوپڑا ہے لیکن اس تنظیم کا ہیڈ کوارٹر اور دیگر تفصیلات باوجود کوشش کے معلوم نہیں ہو سکیں۔ اب چیف نے کہا ہے کہ اس سروسز نے وادی مشکبار میں کوئی اہم کارروائی کی ہے۔ اس سلسلے میں ایک آدمی کے بارے میں مجھے چیف نے بریف کیا ہے۔ میں نے اسے ٹریس کرنے کے لئے کام شروع کر دیا ہے۔ آپ کب آ رہے ہیں"...... ناٹران نے کہا۔

"میں نے شاگل کو کرنل چوپڑا بن کر یہاں سے فون کیا ہے"۔

شاگل کو بھی سپیشل سروسز کے بارے میں علم نہیں تھا لیکن میں اس کی فطرت جانتا ہوں ۔ اب وہ اس بارے میں جب تک پوری تفصیل نہ جان لے گا اسے چین نہیں آئے گا ۔ تمہارے آدمی یقیناً اس کے آفس میں ہوں گے ۔ انہیں تم الرٹ کر دو تاکہ جو معلومات شاگل کو ملیں وہ ہم تک پہنچ سکیں ۔ اس طرح ہم زیادہ آسانی سے اس سپیشل سروسز کا کھوج لگا لیں گے "...... عمران نے کہا۔

" اوہ ۔ واقعی عمران صاحب ۔ آپ کی ذہانت واقعی ناقابل رسائی ہے ۔ آپ ایسی باتیں سوچ لیتے ہیں جو کوئی دوسرا آدمی تصور بھی نہیں کر سکتا ۔ آپ بے فکر رہیں ۔ میں ابھی اس کا انتظام کرتا ہوں "...... ناٹران نے کہا۔

" ہم نے ہر صورت میں ان سے وہ ریڈ باکس حاصل کرنا ہے اس لئے معاملہ صرف معلومات تک ہی محدود نہیں رکھنا ۔ ہمارے پہنچنے تک تم نے کوئی نہ کوئی کارروائی بھی کرنی ہے "...... عمران نے کہا۔

" بہتر عمران صاحب ۔ جیسے ہی مجھے اطلاع ملی ۔ میں کام شروع کر دوں گا ۔ آپ کب پہنچ رہے ہیں "...... ناٹران نے کہا۔

" میں کوشش کروں گا کہ جلد از جلد پہنچ سکوں ۔ خدا حافظ "۔ عمران نے کہا اور ایک بار پھر کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" جولیا بول رہی ہوں "...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز

سنائی دی۔

" ایکسٹو "...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" یس سر "...... جولیا کا لہجہ یکلخت بے حد مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

" کافرستان میں وادی مشکبار میں کام کرنے والے حریت پسندوں کے خلاف کام کرنے کے لئے ایک سرکاری ایجنسی سامنے آئی ہے جسے سپیشل سروسز کہا جاتا ہے ۔ اس سپیشل سروسز نے وادی مشکبار کے ایک شہر کرنام میں حریت پسندوں کے ایک انتہائی اہم اڈے پر ریڈ کر کے اسے تباہ کر دیا ہے اور وہاں سے ایک ریڈ باکس انہوں نے حاصل کر لیا جس میں وادی میں موجود حریت پسندوں کے تمام اڈوں اور ان کے لیڈروں کے بارے میں تفصیل کسی کوڈ میں موجود ہے ۔ اگر یہ کوڈ ڈی کوڈ کر لیا گیا تو پوری وادی مشکبار میں تحریک آزادی کو کافرستانی فوج مکمل طور پر تہس نہس کر کے رکھ دے گی ۔ یہ ریڈ باکس کافرستان پہنچ چکا ہے ۔ اس کی فوری واپسی کے لئے میں ٹیم بھیج رہا ہوں جس کی سربراہی عمران کرے گا ۔ تم صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل کو کہہ دو کہ وہ کافرستان جانے کے لئے فوری تیار ہو جائیں ۔ عمران تم سے خود ہی رابطہ کرے گا "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

" یہ کوڈ کس نے بنایا ہے عمران صاحب "...... بلیک زیرو نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ رحمت علی نے خود بنایا ہو گا یا کسی ماہر سے

بنوایا ہو گا۔ مجھے اس وقت خیال نہیں رہا کہ میں رئیس احمد سے پوچھ لیتا۔ رئیس احمد نے مجھے بتایا تھا کہ یہ اڈا اور مشینری طویل عرصے سے کام کر رہی ہے اور کافرستانی فوج اور سپیشل سروسز اور دوسری ایجنسیاں طویل عرصے سے اسے ٹریس کرنے کی کوشش میں ہیں لیکن آج تک، وہ اسے ٹریس نہیں کر سکیں۔ پھر رحمت علی کے آدمی رئیس احمد نے مجھے جو تفصیل بتائی تھی اس سے میں بھی اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ فوری طور پر اسے کوئی خطرہ لاحق نہیں ہے لیکن اب اچانک یہ سب کچھ ہو گیا ہے۔ اڈا نہ صرف ٹریس کر لیا گیا بلکہ اسے تباہ کر کے ریڈ باکس بھی وہ لے گئے اور رحمت علی کو بھی ہلاک کر دیا گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ کسی خاص تربیت یافتہ گروپ نے یہ کارروائی کی ہے"...... عمران نے کہا۔

" تو اب آپ کیا لائن آف ایکشن اختیار کریں گے "...... بلیک زیرو نے کہا۔

" فوری طور پر تو کوئی لائن آف ایکشن سامنے نہیں ہے۔ اسی لئے تو میں نے حفظ ماتقدم کے طور پر کرنل شبیر کو کہہ دیا ہے کہ وہ دیگر افراد اور لیڈروں کو الرٹ کر دیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کاشان کو تلاش کرنا ہو گا۔ شاید اس کے ذریعے بات آگے بڑھ سکے اور شاگل کو بھی میں نے اسی لئے اس معاملے میں بریف کیا ہے تاکہ وہ اپنے طور پر اس سلسلے میں کام کرے تو کوئی نہ کوئی لائن آف ایکشن مل سکے "...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ آپ کو پہلے کرنام جانا چاہیئے تاکہ وہاں سے کوئی کلیو حاصل کیا جا سکے "...... بلیک زیرو نے کہا۔

" پہلی بات تو یہ ہے کہ کرنام مقبوضہ وادی میں ہے۔ وہاں پہنچنا خاصا وقت طلب ہے۔ دوسری بات یہ کہ وہ ریڈ باکس کافرستان پہنچ چکا ہو گا اور کرنام میں موجود مشینری تباہ ہو چکی ہے اور رحمت علی بھی ہلاک کر دیا گیا ہے اس لئے اب وہاں جانا وقت ضائع کرنے کے سوا اور کچھ نہیں "...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" اوکے۔ حریت پسندوں کے حق میں دعا کرتے رہنا "۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بھی احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

" وہ حق پر ہیں عمران صاحب اس لئے اللہ تعالیٰ یقیناً انہیں اپنی امان میں رکھے گا "...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا اور پھر مڑ کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

امرتا اپنے شاندار آفس میں اونچی پشت کی ریوالونگ چیئر پر بڑے فخریہ انداز میں بیٹھی ہوئی تھی۔ جب سے اس نے کرنام میں حریت پسندوں کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر کے وہاں سے ریڈ باکس حاصل کیا تھا سپیشل سروسز کے چیف کرنل چوپڑا نے اسے اپنا نمبر ٹو بنا کر اس کو علیحدہ سرپ سیکشن کی انچارج بنا دیا تھا اور امرتا نے اپنے پہلے تین ساتھیوں جوشی، وکرم اور لاجونتی کو اپنے خصوصی افراد قرار دے کر سیکشن ہیڈ کوارٹر میں رکھ لیا تھا جبکہ اس نے ملٹری انٹیلی جنس سے دس مزید افراد کو سرپ سیکشن میں ٹرانسفر کرا لیا تھا۔ اس نے اپنا ہیڈ کوارٹر کافرستان کے دارالحکومت میں بنانے کی بجائے قریبی بڑے شہر ناراگ میں بنایا تھا اور اسے ظاہری شکل بزنس ادارے کی دی گئی تھی جہاں مشینری کا امپورٹ ایکسپورٹ کا کام ہوتا تھا اور امرتا

اس کی میجنگ ڈائریکٹر تھی لیکن اس ہیڈ کوارٹر کا رابطہ وادی مشکبار میں کام کرنے والے کافرستانی افراد سے براہ راست رہتا تھا جو وہاں حریت پسندوں کے خلاف کام کرتے تھے۔ چاہے ان کا تعلق کسی بھی ایجنسی سے ہو انہیں سرپ سیکشن کے ماتحت کر دیا گیا تھا۔ ریڈ باکس اس نے چیف کرنل چوپڑا کے حوالے کر دیا تھا اور کرنل چوپڑا نے اسے ماہرین کے سپرد کر دیا تھا تاکہ اس میں موجود تمام تفصیلات کو قلمبند کر کے پوری وادی مشکبار میں حریت پسندوں کے خلاف گرینڈ آپریشن کر کے ان کا خاتمہ کیا جا سکے۔ امرتا جو اب میڈم امرتا کہلائی جاتی تھی کو گزشتہ کئی روز سے ان تفصیلات کا شدت سے انتظار تھا لیکن کئی روز گزر جانے کے باوجود چیف نے اسے تفصیلات نہ بھجوائیں۔ گو اس کا دل بار بار یہی چاہ رہا تھا کہ وہ چیف سے اس بارے میں کال کر کے معلوم کرے لیکن چیف نے اسے سختی سے منع کر دیا تھا کہ وہ اسے کال نہ کرے۔ جب ضرورت ہو گی تو چیف اسے خود کال کر لیا کرے گا اس لئے وہ ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو جاتی تھی۔ اس وقت بھی وہ اپنے آفس میں بیٹھی یہی سوچ رہی تھی کہ اب تک تفصیلات اس تک کیوں نہیں بھجوائی گئیں کہ سامنے پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور اس کے ساتھ ہی امرتا چونک پڑی کیونکہ اس فون کا رابطہ براہ راست چیف سے تھا۔ اس نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس چیف۔ میں امرتا بول رہی ہوں"....... امرتا نے انتہائی

مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"امرتا۔ ریڈ باکس میں فیڈ شدہ تفصیلات کسی ایسے کوڈ میں ہیں جنہیں ہمارے کوڈ کے بڑے سے بڑے ماہرین بھی ڈی کوڈ نہیں کر سکے اور جب تک یہ ڈی کوڈ نہ ہوں تب تک اس ریڈ باکس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔ کیا تم نے اس رحمت علی سے اس کوڈ کے بارے میں پوچھ گچھ کی تھی"...... دوسری طرف سے چیف کی بھاری آواز سنائی دی۔

"نہیں چیف۔ مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ ریڈ باکس میں فیڈ شدہ تفصیلات کوڈ میں ہیں۔ رحمت علی سے تو میں نے دوسرے افراد کے بارے میں تفصیلات حاصل کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ شخص اس قدر سخت جان ثابت ہوا کہ بے پناہ تشدد کے باوجود اس نے زبان نہ کھولی اور آخرکار ہلاک ہو گیا"...... امرتا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب اس کوڈ کو کیسے اور کہاں سے ڈی کوڈ کرایا جائے ورنہ تو ساری محنت بے کار چلی جائے گی"...... چیف نے کہا۔

"چیف۔ آپ اسے میرے پاس بھیج دیں۔ میں اسے خود ڈی کرا لوں گی"...... امرتا نے کہا۔

"کہاں سے کراؤ گی"...... چیف نے کہا۔

"میں اس کی کاپی گریٹ لینڈ میں ایک ماہر کو بھجواؤں گی ایسے کوڈ حل کرنے کا ماہر ہے اور میرا ذاتی طور پر جاننے

"کیا تم خود وہاں جاؤ گی"...... چیف نے پوچھا۔

"نہیں۔ میں اپنے نائب جوشی کو بھیجوں گی۔ جوشی اسے اچھی طرح جانتا ہے اور ویسے بھی جوشی انتہائی ذمہ دار آدمی ہے"...... امرتا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر میں اس کی کاپی تمہیں بھجوا دیتا ہوں۔ اصل ریڈ باکس کو تو حکومت نے محفوظ کر لیا ہے تاکہ یہ کسی طرح ضائع نہ ہو جائے"...... چیف نے کہا۔

"ٹھیک ہے چیف۔ آپ کاپی مجھے بھجوا دیں۔ میں اسے فوراً گریٹ لینڈ بھجوا دوں گی"...... امرتا نے کہا۔

"ایک اور انتہائی اہم اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی اس مشن پر کام کر رہی ہے اور یقیناً وہ ہمارے خلاف کام کرنے کے لئے کافرستان آئے گی۔ اس بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ دنیا کی انتہائی خطرناک سروس ہے۔ صدر صاحب نے مجھے خصوصی طور پر اس خطرے سے آگاہ کیا ہے"...... چیف نے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے چیف۔ انہیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ مشن سپیشل سروسز نے مکمل کیا ہے۔ ہم نے تو وہاں کسی قسم کا کوئی کلیو نہیں چھوڑا حتیٰ کہ کاشان جس کے ذریعے میں نے رحمت علی کے بھائی ہاشم کو کور کیا تھا اسے بھی کافرستان بلوا کر میں نے ہلاک کرا دیا ہے۔ پھر وہ سیکرٹ سروس کیسے ہمارے خلاف کام کر سکتی ہے"...... امرتا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

سکتی ہے"...... امرتا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے صدر صاحب نے پریذیڈنٹ ہاؤس کال کیا۔ وہاں کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف شاگل سے میری پہلی بار ملاقات ہوئی۔ وہاں معلوم ہوا کہ کسی نے اسے میرا نام لے کر کال کیا اور کہا کہ میں ریڈ باکس کو ڈی کوڈ کرانا چاہتا ہوں جبکہ میں نے تو اسے فون کیا ہی نہیں تھا اور انہوں نے مجھ سے ملنے کے بعد خود ہی کہا کہ فون پر کسی اور کی آواز تھی۔ میری آواز نہیں تھی۔ اس کے بعد صدا صاحب اور چیف شاگل دونوں اس نتیجے پر پہنچے کہ یہ کال اسے پاکیشیا سے عمران نے کی ہو گی جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ صدر صاحب نے اس بارے میں جو کچھ بتایا ہے وہ اس قدا حیرت انگیز ہے کہ اگر صدر صاحب خود میرے سامنے بات نہ کر رہے ہوتے تو میں کسی صورت اس پر یقین نہ کرتا۔ بہرحال اس سے ب بات طے سمجھ لی گئی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس ریڈ باکس کے حصول کے لئے یہاں آئے گی اس لئے صدر صاحب نے ریڈ باکس ک خود اپنی تحویل میں لے لیا ہے اور وہ خود اسے کسی جگہ حفاظت ت رکھ دیں گے۔ البتہ اس میں فیڈ شدہ معلومات کی کاپی مجھے دے د گئی ہے تاکہ میں اسے ڈی کوڈ کراؤں اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس سے پوری طرح ہوشیا رہوں۔ اس سلسلے میں انہوں نے کافرستان سیکرٹ سروس کو بھ حکم دیا ہے کہ وہ انہیں ہم تک پہنچنے سے روکیں اس لئے اب تم نے ا

تمہارے سیکشن نے بھی ہر طرح سے محتاط رہنا ہے"...... چیف نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ اول تو وہ ہم تک کسی صورت پہنچ ہی نہیں سکتے اور اگر پہنچ بھی گئے تو سپر سیکشن اس قابل ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر سکے۔ آپ بے فکر رہیں"...... امرتا نے کہا۔

"اوکے۔ میں کاپی بھجوا رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو امرتا نے رسیور رکھا اور سیاہ رنگ کے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لارڈ تھامسن ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں کافرستان سے امرتا بول رہی ہوں۔ لارڈ صاحب مجھے اچھی طرح جانتے ہیں۔ آپ ان سے میری بات کرا دیں"...... امرتا نے کہا۔

"اوکے۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس۔ تھامسن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"امرتا بول رہی ہوں لارڈ"...... امرتا نے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ سویٹ تم۔ کہاں چلی گئی ہو تم۔ میں تمہیں بے حد مس

کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے اور بھی زیادہ بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

"لارڈ۔ میں بھی ہر وقت آپ کے خیال میں گم رہتی ہوں۔ آپ جیسا آئیڈیل تو قسمت والوں کو ملتا ہے لیکن آپ کو تو معلوم ہے کہ میں کس فیلڈ سے متعلق ہوں اس لئے کام تو کرنا پڑتا ہے ورنہ تو ہماری لاش بھی کسی کو دستیاب نہ ہو سکے"...... امرتا نے بڑے لا بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ ارے۔ کیوں ایسی بدشگونی کی باتیں کر رہی ہو۔ میر نے تو ہزار بار تمہیں کہا ہے کہ تم یہ سب کچھ چھوڑ کر میرے پاس جاؤ۔ تمہیں کسی چیز کی کمی ہے لیکن تم بھی ضدی لڑکی ہو"...... لار نے کہا۔

"آپ کی مہربانی ہے لارڈ صاحب۔ لیکن میری فطرت ہی ایس ہے کہ جب تک حرکت نہ ہو زندگی کا لطف ہی نہیں آتا۔ آپ جو کو تو جانتے ہیں"...... امرتا نے کہا۔

"ہاں۔ کیا ہوا ہے اسے۔ بہت اچھا نوجوان ہے"...... لارڈ۔ چونک کر کہا۔

"وہ بالکل ٹھیک ہے اور ہر وقت آپ کی شفقت اور مہربانی یاد کرتا رہتا ہے۔ میں اسے آپ کے پاس بھیج رہی ہوں۔ ایک ا کوڈ سامنے آیا ہے جو کافرستان کے بڑے بڑے ماہرین سے بھی نہیں ہو رہا جس پر میں نے حکومت کافرستان کو چیلنج کر دیا ہے کہ

کوڈ دنیا کا کوئی ماہر حل نہ کر سکتا ہو اسے لارڈ صاحب ہر صورت میں حل کر سکتے ہیں۔ اب آپ نے میرے چیلنج کی لاج رکھنی ہے۔ میں ریڈنگ جوشی کے ہاتھ بھجوا رہی ہوں آپ اسے حل کر دیں تاکہ میری بات اوپر رہے اور دنیا کو بھی آپ کی صلاحیتوں کا حقیقی علم ہو سکے"...... امرتا نے کہا۔

"لیکن تم خود کیوں نہیں آ رہی۔ جوشی کو کیوں بھیج رہی ہو"۔ لارڈ نے کہا۔

"میں ایک اہم مصروفیت میں پھنسی ہوئی ہوں"...... امرتا نے کہا۔

"نہیں امرتا۔ اگر تم خود آؤ گی تو کوڈ حل ہو گا ورنہ نہیں۔ بس یہ میرا فیصلہ ہے اور تم جانتی ہو کہ میں جو فیصلہ کر لوں اسے دنیا کی کوئی طاقت نہیں بدل سکتی"...... لارڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کا فیصلہ سر آنکھوں پر۔ میں خود آ جاتی ہوں لیکن پھر آپ کو جس قدر جلد ممکن ہو سکے اس کوڈ کو حل کرنا ہو گا"...... امرتا نے کہا۔

"ہو جائے گا۔ تم آؤ تو سہی"...... لارڈ نے کہا۔

"میں کل آپ کے پاس پہنچ جاؤں گی۔ گڈ بائی"...... امرتا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس بڈھے کو ڈیل کرنے کے لئے واقعی مجھے خود جانا چاہئے۔ یہ جوشی کے قابو میں نہیں آئے گا اور اگر یہ کوڈ حل نہ ہوا تو ساری محنت

بے کار چلی جائے گی"...... امرتا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اپنے پرسنل سیکرٹری کو فون کر کے کہہ دیا کہ وہ گریٹ لینڈ کے لئے ایک طیارہ چارٹرڈ کرا دے تاکہ وہ کوڈ حل کرانے گریٹ لینڈ جا سکے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جوشی کو بھی کال کر لیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔

"یس میڈم"...... آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بیٹھو جوشی۔ میں تو تمہیں لارڈ تھامسن کے پاس گریٹ لینڈ بھجوا رہی تھی لیکن اس نے ضد کر لی ہے کہ میں خود آؤں"...... امرتا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لارڈ صاحب آپ پر واقعی بے حد مہربان ہیں"...... جوشی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے طیارہ چارٹرڈ کرانے کی ہدایت کر دی ہے۔ میں آج ہی گریٹ لینڈ چلی جاؤں گی اور کوشش کروں گی کہ جلد از جلد میری واپسی ہو سکے۔ میری عدم موجودگی میں تم نے ہر طرح سے چوکنا اور محتاط رہنا ہے کیونکہ چیف نے بتایا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ریڈ باکس کو واپس حاصل کرنے کے لئے کسی بھی وقت یہاں پہنچنے والی ہے"...... امرتا نے کہا تو جوشی بے اختیار اچھل پڑا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس اور ریڈ باکس کی برآمدگی۔ کیا مطلب۔ ان کا ریڈ باکس سے کیا تعلق اور انہیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ ریڈ باکس ہم نے حاصل کیا ہے"...... جوشی نے انتہائی حیرت بھرے

لہجے میں کہا۔

"چیف آف سیکرٹ سروس شاگل اور صدر مملکت دونوں اس سروس سے بے حد مرعوب ہیں۔ انہیں سو فیصد یقین ہے کہ انہیں معلوم ہو جائے گا۔ خاص طور پر اس سروس کے لئے کام کرنے والے ایک آدمی علی عمران سے تو وہ بے حد مرعوب ہیں اور دلچسپ بات یہ ہے کہ کسی نے چیف شاگل کو کرنل چوپڑا بن کر فون کیا اور کسی ماہر کوڈ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے جبکہ ہمارے چیف نے یہ کال نہیں کی تھی اور پھر جب ہمارے چیف اور شاگل کی صدر صاحب کی میٹنگ میں ملاقات ہوئی تو خود شاگل کو بھی آوازوں کے فرق سے ہی معلوم ہو گیا کہ کال کرنے والا ہمارا چیف نہیں ہے۔ اس پر چیف شاگل اور صدر صاحب دونوں اس نتیجے پر پہنچے کہ یہ کال پاکیشیا کے عمران کی طرف سے ہو گی اور اس طرح انہیں یقین ہو گیا ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو نہ صرف سپیشل سروسز کے بارے میں علم ہو چکا ہے بلکہ انہیں یہ بھی معلوم ہے کہ ریڈ باکس سپیشل سروسز نے حاصل کیا ہے اور یہ کہ سپیشل سروسز کے چیف کرنل چوپڑا ہیں حالانکہ کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف شاگل کو بھی ان میں سے کسی بات کا علم نہیں تھا"...... امرتا نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یہ تو واقعی انتہائی حیرت انگیز بات ہے میڈم۔ کیا وہ لوگ جادوگر ہیں"...... جوشی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جس طرح صدر صاحب اور شاگل ان سے مرعوب ہیں اس سے تو ایسا ہی لگتا ہے لیکن ہم نے ان کے جادو کا خاتمہ کرنا ہے اس لئے تم ایسا کرو کہ اپنے گروپ کو دارالحکومت میں پھیلا دو تاکہ جیسے ہی یہ گروپ یہاں پہنچے ان کا خاتمہ کیا جا سکے۔ اس کے لئے تمہیں اپنے آدمی سیکرٹ سروس میں ڈالنے ہوں گے کیونکہ کافرستان سیکرٹ سروس کو حکم دے دیا گیا ہے کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کر کے اس کا خاتمہ کریں اور ان کا ٹکراؤ پہلے بھی بے شمار بار ہو چکا ہے اس لئے ہمیں ان کی نگرانی کرنا ہو گی لیکن یہ شکار ہم نے کرنا ہے۔ یہ بات تم اچھی طرح سمجھ لو۔ میں کوشش کروں گی کہ جلد از جلد واپس آ سکوں لیکن میری عدم موجودگی میں تمہیں کام کرنا ہو گا"...... امرتا نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں میڈم۔ میں تمام انتظامات کر لوں گا اور یہ بھی میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس سروس کا خاتمہ بھی ہمارے ہاتھوں ہی ہو گا"...... جوشی نے کہا تو امرتا نے سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جا سکتے ہو"...... امرتا نے کہا تو جوشی اٹھا، اس نے سلام کیا اور واپس مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی ناٹران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ناٹران بول رہا ہوں"...... ناٹران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"پرنس بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی تو ناٹران بے اختیار چونک پڑا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران لہجہ بدل کر بات کر رہا ہے۔

"آپ کہاں سے کال کر رہے ہیں پرنس"...... ناٹران نے کہا۔

"ایئرپورٹ سے۔ تمہارا آدمی یہاں نظر نہیں آ رہا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہ پہنچنے ہی والا ہو گا۔ اسے تھوڑی سی دیر ہو گئی تھی کیونکہ گاڑی کا سیلف اچانک خراب ہو گیا تھا"...... ناٹران نے کہا۔

"تم نے بزنس میٹنگ کی کوئی تیاری بھی کی ہے یا نہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جی ہاں ۔آپ آئیں گے تو کھل کر بات ہو گی"...... ناٹران نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ناٹران نے رسیور رکھ دیا پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کی آمد کی اطلاع ملی تو وہ اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا گیسٹ ہال کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہاں عمران اور اس کے ساتھی مقامی میک اپ میں موجود تھے۔ عمران ادھیڑ عمر پروفیسر بنا ہوا تھا جبکہ اس کے سارے ساتھیوں نے بھی ادھیڑ عمر آدمیوں جیسا میک اپ کر رکھا تھا۔

"عمران صاحب۔ ایئر پورٹ پر شاگل کے آدمی تو آپ سے نہیں ٹکرائے"...... سلام دعا کے بعد ناٹران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ ہمارے ارد گرد منڈلاتے رہے لیکن ہم ایکریمیا کی نیشنل یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں اور پاکیشیا کی بجائے ایکریمیا سے یہاں آئے ہوئے تھے اور پھر ہماری فلسفیانہ اور خشک گفتگو نے بھی ان بے چاروں کو ہم سے دور کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا"۔ عمران نے جواب دیا تو ناٹران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اب تم بتاؤ کہ تم نے کیا کیا ہے تاکہ ہم اپنا آئندہ کا لائحہ عمل تیار کر سکیں"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ کرنام سے آنے والے کاشان کو یہاں ہوٹل میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ وہ اپنے کمرے میں مردہ پایا گیا ہے اور جہاں تک شاگل کا تعلق ہے تو شاگل نے صدر مملکت سے فون پر بات کی اور پھر وہ صدر صاحب سے ملنے پریذیڈنٹ ہاؤس چلا گیا۔ وہاں سے معلوم ہوا ہے کہ وہاں ایک اور ادھیڑ عمر آدمی بھی میٹنگ میں شامل تھا۔ اس کا نام کرنل چوپڑا تھا۔ اس میٹنگ کی تفصیلات معلوم نہیں ہو سکیں کیونکہ یہ ٹاپ سیکرٹ میٹنگ تھی۔ البتہ اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ شاگل نے واپس آکر دارالحکومت میں آپ کی آمد کے بارے میں بتا کر آپ کو ٹریس کر کے ختم کرنے کے تفصیلی احکامات جاری کر دیئے ہیں"...... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کرنل چوپڑا کے بارے میں مزید کیا تفصیلات ہیں۔ اس بار وہی ہمارا ٹارگٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ جس کار میں سوار ہو کر وہ پریذیڈنٹ ہاؤس آیا تھا وہ کار ایک پبلک پارک میں کھڑی پائی گئی ہے"...... ناٹران نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم اس معاملے میں مکمل طور پر ناکام رہے ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ میں تو یہاں کافرستان میں جتنے بھی کوڈ کے ماہرین ہیں سب کی نگرانی کرائی ہے لیکن کوئی مشکوک بات سامنے

نہیں آئی۔ صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ کوڈ کے بین الاقوامی ماہر راؤ شنکر چند کو پریذیڈنٹ ہاؤس میں کال کیا گیا۔ وہاں سے صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ اسے کوئی ٹاسک دیا گیا اور اس ٹاسک کو لے کر وہ اپنی رہائش گاہ پر چلے گئے۔ پھر تقریباً چار گھنٹوں بعد وہ دوبارہ پریذیڈنٹ ہاؤس گئے اور انہوں نے ٹاسک واپس کر دیا کہ یہ کام ان کے علم سے باہر ہے"...... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں رہتے ہیں یہ راؤ شنکر چند"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"سیٹھی کالونی میں ان کی رہائش گاہ ہے۔ بوڑھے اور ریٹائرڈ آدمی ہیں"...... ناٹران نے جواب دیا۔

"مجھے ان سے خود ملنا ہو گا۔ کیا تم اس کا بندوبست کر سکتے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"وہ تو کسی سے نہیں ملتے"...... ناٹران نے جواب دیا۔

"تو پھر ملاقات بالجبر کا بندوبست کرنا پڑے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ناٹران بے اختیار ہنس پڑا۔

"وہ ہو جائے گی۔ کیا آپ اکیلے جائیں گے"...... ناٹران نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ علمی شخصیت ہیں۔ ان سے صرف بات چیت ہو گی"۔ عمران نے جواب دیا تو ناٹران نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رستم کار تیار کرو۔ پرنس کو سیٹھی کالونی لے جانا ہے"

نے"۔ ناٹران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ان کا فون نمبر ہے تمہارے پاس"...... عمران نے پوچھا۔

"میں انکوائری سے معلوم کر لیتا ہوں"...... ناٹران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سیٹھی کالونی میں ماہر کوڈ راؤ شنکر چند کی رہائش گاہ ہے۔ وہاں کا نمبر دیں"...... ناٹران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو ناٹران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے بتائے ہوئے نمبر پریس کر دیئے اور آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر کے اس نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"جی صاحب"...... ایک منمناتی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

"ایکریمیا سے جیمز ڈیڈرک بول رہا ہوں۔ راؤ صاحب سے بات کراؤ"...... عمران نے ایکریمین لہجے میں کہا۔

"صاحب بیمار ہیں جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم میرا نام لو ان کے سامنے وہ تندرست ہو جائیں گے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا جناب۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ شنکر چند بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک کھڑکھڑاتی ہوئی سی آواز سنائی دی۔ لہجے سے ہی پتہ چل رہا تھا کہ

بولنے والا بوڑھا آدمی ہے۔

"جیمز ڈیڈرک بول رہا ہوں ایکریمیا سے"....... عمران نے کہا۔

"اوہ آپ ۔آپ نے کیسے یہاں فون کر لیا"....... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"آپ جیسی مشہور شخصیت بھلا چھپی رہ سکتی ہے"....... عمرا نے جواب دیا۔

"اوہ ۔آپ کی مہربانی ہے کہ آپ میرے بارے میں ایسے الفا کہہ رہے ہیں ورنہ آپ تو خود بین الاقوامی شہرت کے مالک ہیں۔ح فرمائیں"....... دوسری طرف سے انتہائی عجز بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ایک معاملے میں آپ کے مشورے کی ضرورت پڑی ہے۔ م لپنے ایک ساتھی کو آپ کے پاس بھیج رہا ہوں ۔اس کا نام پروفیس راسکن ہے ۔وہ بھی کوڈ کے سلسلے میں میرے انتہائی ہونہار شاگ ہیں ۔آپ برائے مہربانی اس سے تعاون کریں"....... عمران نے کہ

"کب آ رہے ہیں پروفیسر راسکن"....... شنکر چند نے پوچھا۔

"وہ کافرستان دارالحکومت پہنچ چکے ہیں ۔میں اسے فون کر کے دیتا ہوں ۔وہ آپ کے پاس پہنچ جائیں گے"....... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔آپ انہیں بھیج دیں ۔میں گیٹ پر کہہ دیتا ہو اور آپ بے فکر رہیں ۔جو کچھ مجھ سے ہو سکا وہ میں ضرور کروں گا شنکر چند نے کہا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور رسیور رکھ دیا۔

"لو ملاقات بالجبر کا انتظام تو ہو گیا"....... عمران نے کہا تو ناٹر

بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ آپ کا ہی کام ہے عمران صاحب ۔ورنہ تو وہ شاید صدر مملکت سے بھی ملاقات کرنے سے انکار کر دیتا"....... ناٹران نے کہا۔

"مجھے میک اپ باکس لا دو تاکہ میں پروفیسر راسکن بن سکوں"۔ عمران نے کہا تو ناٹران سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد عمران جولیا کے ساتھ کار میں سوار سیٹھی کالونی کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ وہ اس وقت ایکریمین پروفیسر کے روپ میں تھا جبکہ جولیا بھی ایکریمین ہی ہوئی تھی اور وہ اس کی سیکرٹری تھی ۔شنکر چند کی رہائش گاہ بے حد شاندار محل نما تھی ۔جہازی سائز کا بڑا سا گیٹ تھا جس کے باہر دو مسلح اور باوردی پہریدار موجود تھے ۔کار جیسے ہی پھاٹک کے سامنے جا کر رکی وہ دونوں تیزی سے کار کی طرف بڑھے۔

"پروفیسر راسکن ملاقات کے لئے آئے ہیں"....... جولیا نے بطور سیکرٹری ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ یس میڈم ۔ہم پھاٹک کھولتے ہیں"....... دونوں نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر ان میں سے ایک آدمی تیزی سے سائیڈ کی طرف بڑھ گیا ۔چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور ڈرائیور کار اندر پورچ میں لے گیا۔ وہاں ایک جدید ماڈل کی کار پہلے سے موجود تھی۔ ڈرائیور نے اتر کر دروازہ کھولا تو جولیا نیچے اتری اور پھر جولیا کے بعد عمران نیچے اترا تو برآمدے سے ایک آدمی تیزی سے آگے بڑھتا ہوا ان تک پہنچا۔

"میرا نام شیام ہے جناب۔ میں راؤ صاحب کا مینجر ہوں۔ تشریف لائیے"...... اس آدمی نے قریب آکر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مینجر۔ تو کیا راؤ صاحب نے یہاں کوئی فیکٹری لگائی ہوئی ہے"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ان کا ذاتی مینجر ہوں جناب"...... شیام نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد انہیں ایک خاصے بڑے ڈرائینگ روم میں بٹھا دیا گیا۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے"...... مینجر شیام نے پوچھا۔

"فی الحال سادہ پانی"...... عمران نے کہا تو شیام سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس نے ٹرے میں سادہ پانی کے دو گلاس رکھے ہوئے تھے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے ایک گلاس اٹھا لیا۔

"بہت خوب۔ آپ واقعی ہوشیار اور مستعد مینجر ہیں"۔ عمران نے کہا تو مینجر ایک بار پھر مسکرا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک بوڑھا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے سوٹ پہن رکھا تھا لیکن صاف محسوس ہوتا تھا کہ اس نے سوٹ پہننے کا تکلف کیا ہے۔

"میرا نام راسکن ہے جناب اور میں جناب ڈیڈرک کا شاگرد ہوں۔ یہ میری سیکرٹری ہے مس مارگریٹ"...... عمران نے اٹھ کر اپنا اور جولیا کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"مجھے فون پر بتایا تھا جناب ڈیڈرک نے۔ فرمائیے۔ میں

خدمت کر سکتا ہوں"...... شنکر چند نے صاف اور دو ٹوک لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"جناب ڈیڈرک صاحب کے پاس ایک ٹاسک پہنچا ہے جو یہاں کافرستان کی وادی مشکبار سے بھجوایا گیا ہے۔ وہ کوئی ذاتی ٹائپ کا کوڈ ہے اور جناب ڈیڈرک کو اطلاع ملی ہے کہ وہی ٹاسک آپ کے پاس حکومت کافرستان نے بھی بھجوایا تھا۔ وہ صرف یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ کیا آپ نے اسے ڈی کوڈ کر لیا تھا یا نہیں"...... عمران نے کہا تو شنکر چند بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"جناب ڈیڈرک تو ایکریمیا میں رہتے ہیں۔ پھر انہیں کیسے یہاں کے بارے میں معلوم ہو گیا۔ دوسری بات یہ کہ اس کے لئے انہیں آپ کو خصوصاً میرے پاس بھیجنے کی کیا ضرورت تھی۔ یہ بات تو وہ فون پر بھی معلوم کر سکتے تھے"...... شنکر چند نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ اس ٹاسک کی کاپی چاہتے ہیں جناب۔ اس لئے میں حاضر ہوا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ایسا کوئی ٹاسک میرے پاس نہیں لایا گیا۔ انہیں غلط اطلاع دی گئی ہے"...... شنکر چند نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ غلط بیانی سے کام لے رہا ہے۔

"جناب۔ کافرستان کے صدر صاحب نے یہ ٹاسک جناب

ڈیڈرک کو بھجوایا تھا اور انہوں نے بتایا تھا کہ آپ کو بھی یہ ٹ
دیا گیا تھا"...... عمران نے کہا تو شنکر چند بے اختیار اچھل پڑا۔

"کافرستان کے صدر نے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... شنکر چ
کہا۔

"آپ جانتے تو ہیں کہ جناب ڈیڈرک کی شہرت کس قدر ۔
پوری دنیا سے ٹاسک ان کے پاس آتے رہتے ہیں"...... عمرا
کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہو گا۔ لیکن میرے پاس اس ٹاسک کی کوئی
نہیں ہے کیونکہ یہ انتہائی اہم سرکاری دستاویز تھی اس لئے میں ا
کاپی کیسے کر سکتا تھا"...... شنکر چند نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ پھر اجازت دیں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے
اس کے اٹھتے ہی جولیا بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"آئی ایم سوری پروفیسر راسکن۔ آپ میری طرف سے
ڈیڈرک کو معذرت کر دیں"...... شنکر چند نے مصافحے ۔
ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"بالکل کروں گا"...... عمران نے جواب دیا اور دوسر
اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما تو شنکر چند چیختا ہوا اچ
صوفے پر گرا اور پھر لڑھک کر نیچے قالین پر جا گرا۔ عمران ک
گھومی اور شنکر چند ایک بار پھر چیختا ہوا پلٹ کر گرا اور ساکت
جبکہ جولیا اس دوران تیزی سے کمرے سے باہر چلی گئی تھی۔

نے جھک کر شنکر چند کو اٹھا کر صوفے پر ڈالا اور پھر اس کے سینے پر
ہاتھ رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس نے ہاتھ ہٹایا تو اس کے چہرے
پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اسے یقین ہو گیا تھا کہ
بوڑھا شنکر چند کئی گھنٹوں تک از خود ہوش میں نہیں آ سکتا۔ چند
لمحوں بعد جولیا واپس آ گئی۔

"اندر دو ملازم تھے۔ ایک مینجر اور ایک باورچی۔ دونوں کو بے
ہوش کر دیا گیا ہے"...... جولیا نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"اپنے ڈرائیور نے کیا کام کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اس نے تو ساتھ مل کر ان دونوں کو بے ہوش کیا ہے۔ وہ باہر
موجود ہے"...... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم یہاں رکو میں اس کے آفس کی تلاشی لے لوں۔ یہ بوڑھا
آدمی ہے۔ بغیر تشدد کے اگر ہمارا کام ہو جائے تو زیادہ بہتر رہے
گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے
سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ شنکر چند کا آفس تلاش کرنے میں
کامیاب ہو گیا اور پھر اس آفس کی تلاشی کے دوران ایک فائل اس
کے ہاتھ لگ گئی جس میں چار ٹائپ شدہ صفحات موجود تھے۔ فائل
پر کرنام کا نام لکھا ہوا تھا۔ عمران نے اسے کھول کر غور سے پڑھنا
شروع کر دیا لیکن وہ کوڈ واقعی کوئی ایسا کوڈ تھا کہ باوجود کوشش
کے عمران اسے سمجھ نہ سکا تو اس نے فائل تہہ کر کے اسے کوٹ کی
ندرونی جیب میں ڈالا اور پھر آفس سے باہر آ گیا۔

"آؤ اب چلیں۔ کام ہو گیا ہے"...... عمران نے ڈرائینگ رو
میں داخل ہو کر جولیا سے کہا۔

"اس کا کیا کریں۔ یہ تو اطلاع دے دے گا"...... جولیا نے کہا

"اسے پڑا رہنے دو۔ اگر اسے ہلاک کیا گیا تو حکومت سمجھ جائے
کہ ہم لوگ اس تک پہنچ گئے ہیں۔ چونکہ اس نے غیر قانونی طور
کاپی رکھی ہوئی تھی اس لئے یہ خود ہی خاموش رہے گا"...... عمرا
نے کہا اور ڈرائینگ روم سے باہر آ گیا۔

"باہر موجود پہریدار ہماری کار کا نمبر بتا دیں گے"...... جولیا
کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"اس کی آپ فکر نہ کریں جناب۔ کار پر نمبر پلیٹ جعلی ہے
رستم ڈرائیور نے کہا تو جولیا نے بے اختیار اطمینان بھرا طویل سا
لیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی وہ دونوں واپس ناٹران کے اڈے پر پہنچ
تھے۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔ کام ہو گیا"...... ناٹران نے کہا۔

"ہاں۔ اس ریڈ باکس کی کاپی تو مل گئی ہے۔ اب اس کا
مسئلہ ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر اب کیا کرنا ہے"...... ناٹران نے کہا۔

"اس سپیشل سروسز کا سراغ لگانا ہے تاکہ اصل ریڈ باکس
حاصل کیا جا سکے"...... عمران نے کہا۔

"میرے خیال میں عمران صاحب اصل ریڈ باکس سپیشل

کی تحویل میں نہیں ہے بلکہ حکومت کی تحویل میں ہے"...... ناٹران
نے کہا۔

"عمران صاحب۔ اگر یہ کاپی اس شنکر چند کے پاس سے مل گئی
ہے تو پھر لازماً اس کی بے شمار کاپیاں کرا لی گئی ہوں گی۔ اگر ہم ریڈ
باکس حاصل بھی کر لیں تب بھی یہ کاپیاں ان کے پاس موجود رہیں
گی اس لئے میرا خیال ہے کہ اس کا صحیح اور درست حل یہی ہے کہ
وادی مشکبار میں اڈوں کو فوری تبدیل کر دیا جائے"...... صفدر نے
کہا۔

"یہ انتہائی پیچیدہ کام ہے صفدر۔ اتنی جلدی نہ اڈوں کو تبدیل کیا
جا سکتا ہے اور نہ ان کی متبادل جگہیں تلاش کی جا سکتی ہیں اس لئے
ہم نے یہ کاپیاں بھی حاصل کرنی ہیں اور اصل ریڈ باکس بھی"۔
عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہمیں کیسے معلوم ہو گا کہ اس کی کتنی کاپیاں کرائی گئی
ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"اگر یہ ڈی کوڈ نہیں ہو سکتا تو پھر تو معاملہ صاف اور سیدھا ہے
وہ چاہے اس کی لاکھ کاپیاں کرا لیں انہیں اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو
گا لیکن پوری دنیا میں موجود کوڈ ماہرین میں سے کوئی نہ کوئی اسے
ڈی کوڈ کر لے گا۔ اس لئے ہمیں فوری اور تیز کارروائی کرنی ہے اور
اب پہلے ہمیں اس کرنل چوپڑا اور اس کی ٹیم کا سراغ لگانا ہے"۔
عمران نے کہا۔

"لیکن کیسے لگائیں ۔ ناٹران کے آدمی یہاں موجود ہیں وہ ان
سراغ نہیں لگا سکے"...... صفدر نے کہا۔
"کرنل چوپڑا یقیناً ملٹری انٹیلی جنس سے آیا ہو گا۔ اس کی رجمنٹ
کا پتہ چل جائے تو شاید اس کے بارے میں بھی اطلاع
جائے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔
"میں نے کوشش کی ہے جناب۔ لیکن مجھے جو معلومات ملی ہیں
ان کے مطابق کرنل چوپڑا سمیت سپیشل سروسز میں شامل تمام اف
کافرستان کی بجائے ایکریمیا اور دیگر ملکوں سے اکٹھے کئے گئے ہیں۔
یہ سب ہیں تو کافرستانی لیکن ان کے آباؤ اجداد غیر ممالک میں ر
تھے"...... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اس کا ایک حل اور بھی ہے"...... اچانک تنویر نے کہا تو س
اس کی بات سن کر چونک پڑے۔
"وہ کیا"...... عمران نے پوچھا۔
"صدر کو تو معلوم ہو گا اس بارے میں اور پریذیڈنٹ ہاؤس
داخل ہو کر صدر کی گردن پکڑ لیتے ہیں"...... تنویر نے کہا تو سب
اختیار ہنس پڑے۔
"تم ہنس رہے ہو۔ کہو تو میں اکیلا یہ کام کر سکتا ہوں"۔ تن
نے انہیں ہنستا دیکھ کر غصیلے لہجے میں کہا۔
"ملکی معاملات اور ہوتے ہیں تنویر اور سیکرٹ سروس
معاملات اور ہوتے ہیں اس لئے تمہاری یہ تجویز احمقانہ ہے"۔ ج

نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"تو پھر بیٹھے عقلمندانہ تجویزیں سوچتے رہو"...... تنویر نے کہا۔
"عمران صاحب۔ تنویر صاحب کی بات سے مجھے ایک بات یاد
آئی ہے۔ پریذیڈنٹ ہاؤس کے ریکارڈ کیپر کو گھیر لیا جائے تو اس سے
یقیناً اس بارے میں کوئی نہ کوئی کلیو مل سکتا ہے"...... ناٹران نے
کہا۔
"کیا تمہیں اس کے بارے میں معلوم ہے"...... عمران نے کہا۔
"ہاں۔ اس کا نام نریش ہے اور وہ پریذیڈنٹ کالونی میں رہتا ہے
لیکن روزانہ رات کو وہ چیف کلب میں جوا کھیلنے آتا ہے۔ سنا گیا ہے
کہ وہ کارڈز کا بہترین شارپر ہے اس لئے اکثر وہ بھاری رقمیں جیت
جاتا ہے"...... ناٹران نے کہا۔
"کیا تم اسے چیف کلب سے اغوا کر سکتے ہو"...... عمران نے
کہا۔
"ہاں۔ کیوں نہیں۔ یہ کام تو آسانی سے ہو جائے گا"۔ ناٹران
نے جواب دیا۔
"تو تم اسے اغوا کراؤ۔ میں اس سے خود پوچھ گچھ کروں گا۔ اس
دوران میں خود اس کوڈ کو حل کرنے کی کوشش کرتا ہوں"۔ عمران
نے اٹھتے ہوئے کہا۔
"لیکن آپ اسے حل بھی کر لیں تب بھی پاکیشیا کو کیا فائدہ ہو
گا"...... صفدر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ اس کے ڈی کوڈ ہونے سے کوئی ایسی با
سامنے آجائے جس کے بعد اس کے پیچھے بھاگنے کی ضرورت ہ
رہے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

جوشی اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا اور امرتا گریٹ لینڈ گئی ہوئی تھی۔ اس لئے اب مکمل چارج جوشی کے پاس تھا۔ جوشی کی شدید خواہش تھی کہ وہ امرتا کے آنے سے پہلے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کر کے اس کا خاتمہ کر دے تاکہ کرنل چوپڑا اور حکومت کافرستان کی نظروں میں اس کی کارکردگی آجائے۔ اسے یقین تھا کہ اگر وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے تو اسے یقیناً مستقبل میں بہت فوائد حاصل ہو سکتے ہیں لیکن اصل مسئلہ یہ تھا کہ اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں معمولی سی معلومات بھی حاصل نہیں تھیں۔ اس نے کافرستان سیکرٹ سروس میں چند آدمیوں کو بھاری رقومات کے عوض خرید لیا تھا کیونکہ کافرستان سیکرٹ سروس پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کافی کچھ جانتی تھی لیکن ابھی تک کسی طرف سے کوئی اطلاع نہیں ملی تھی۔ جوشی بیٹھا یہی سوچ رہا تھا کہ

کیا واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں آئی بھی ہے یا نہیں کہ اچانک سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جوشی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"جوشی بول رہا ہوں"...... جوشی نے کہا۔

"موہن بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... جوشی نے چونک کر پوچھا۔

"باس۔ پریذیڈنٹ ہاؤس کے ریکارڈ کیپر نریش کو چیف کلب سـ اغوا کر لیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ اگر ایسا ہوا ہے تو اس سے ہمارا کیا تعلق ہے"...... جوشی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ میرا خیال ہے کہ اسے اغوا کرنے والوں کا تعلق پاکیشـ سے ہے"...... موہن نے کہا تو جوشی بے اختیار اچھل پڑا۔

"وہ کیسے۔ تفصیل سے بات کرو"...... جوشی نے بے چین ـ لہجے میں کہا۔

"باس۔ نریش آج میرے ساتھ چیف کلب گیا تھا۔ وہ میرا قر دوست ہے اور کارڈز کا بہترین شارپر بھی ہے۔ میں نے اس کی منـ کی کہ وہ مجھے کوئی بھاری رقم جیت کر دے۔ رقم میں لگاؤں گا اور میری طرف سے کھیلے۔ وہ میری دوستی کی وجہ سے مان گیا اور پھر دونوں چیف کلب گئے۔ میں اس کے گیسٹ کے طور پر ساتھ گیا

پھر ہم نے جوا کھیلا اور نریش نے بھاری رقم جیت لی۔ ابھی ہم دوسرا راؤنڈ کھیلنے کے بارے میں سوچ ہی رہے تھے کہ ایک ویٹر نے اسے ایک کارڈ لا کر دیا۔ وہ مجھے بیٹھنے کا کہہ کر اٹھا اور چیف کلب کی عقبی سمت چلا گیا۔ میں کافی دیر تک اس کی واپسی کا انتظار کرتا رہا لیکن جب وہ کافی دیر تک واپس نہ آیا تو مجھے بے حد تشویش ہوئی اور میں اٹھ کر اس طرف گیا جہاں وہ گیا تھا تو وہاں میں نے عقبی دروازہ کھلا ہوا دیکھا اور دروازے کے قریب ہی نریش کا رومال گرا ہوا تھا۔ جب وہ اٹھا تو یہ رومال اس کے ہاتھ میں تھا۔ میں نے باہر نکل کر دیکھا تو دروازے سے کچھ فاصلے پر ایک پاکیشیائی کرنسی نوٹ پڑا ہوا نظر آیا۔ وہ میں نے اٹھا لیا۔ یہ عقبی طرف ویران سا علاقہ ہے البتہ وہاں ایک گودام ہے۔ میں نے اس گودام کے چوکیدار سے پوچھا تو اس نے صرف اتنا بتایا کہ اس نے سیاہ رنگ کی ایک کار کو جاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس کار کی خاص نشانی بھی اس نے بتا دی کہ اس کار کے عقبی شیشے پر کالی دیوی کی تصویر کا اسٹیکر لگا ہوا تھا۔ میں نے واپس آ کر جو معلومات حاصل کیں تو ان سے پتہ چلا کہ کالی دیوی کا یہ اسٹیکر دارالحکومت کے رامن کلب کا خصوصی اسٹیکر ہے اس لئے یقیناً یہ کار رامن کلب کی تھی۔ وہاں سے نریش کا پتہ چلایا جا سکتا ہے"۔ موہن نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم تو کہہ رہے تھے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے اسے اغوا کیا ہے"...... جوشی نے کہا۔

"باس ۔ پاکیشیائی کرنسی نوٹ کے ملنے کا تو یہی مطلب ہے ۔ یقیناً انہوں نے رامن کلب کے ذریعے یہ کارروائی کی ہے"۔ موہن نے جواب دیا۔

"لیکن وہ اسے اغوا کر کے کیا فائدہ حاصل کریں گے"....... جوشی نے کہا۔ اسے واقعی یہ بات سمجھ نہ آ رہی تھی کہ پاکیشیائی ایجنٹ اس ریکارڈ کیپر کو کیوں اغوا کریں گے۔

"باس ۔ ریڈ باکس پریذیڈنٹ صاحب کی تحویل میں دیا گیا ہے اور یقیناً اسے کسی خاص سٹور میں رکھا گیا ہو گا اور ریکارڈ کیپر کو بہرحال اس کا علم ہو گا"....... موہن نے کہا تو جوشی بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ واقعی ۔ تم واقعی بے حد عقلمند ہو ۔ تم ایسا کرو کہ لاجونتی کو کال کر کے فوراً اس رامن کلب پہنچو اور وہاں سے اس کا سراغ لگاؤ اور پھر مجھے رپورٹ دو ۔ ہمیں اس اہم کلیو کو ضائع نہیں کرنا چاہئے"....... جوشی نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"اوکے باس"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جوشی نے رسیور رکھ دیا ۔ اس کے چہرے پر جوش کے تاثرات ابھر آئے تھے اور آنکھوں میں چمک آ گئی تھی ۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جوشی نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ جوشی بول رہا ہوں"....... جوشی نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"موہن بول رہا ہوں باس ۔ ہم نے نریش کا سراغ لگا لیا ہے ۔ میں اس وقت راساڈو ٹاؤن سے آپ کو کال کر رہا ہوں ۔ نریش کو اس ٹاؤن کی کوٹھی نمبر بارہ اے بلاک میں لایا گیا ہے اور وہ اندر موجود ہے ۔ وہ کار بھی جس میں اسے لایا گیا ہے وہ بھی اندر موجود ہے"....... موہن نے تیز تیز لہجے میں رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"کتنے آدمی ہیں اس کوٹھی میں"....... جوشی نے پوچھا۔

"میں نے عقبی طرف سے کرائس ریز کے ذریعے چیک کیا ہے ۔ اس کوٹھی میں چار آدمی ہیں جبکہ نریش کو ایک تہہ خانے میں کرسی پر رسیوں سے باندھا گیا ہے"....... موہن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ چار افراد کس ٹائپ کے ہیں ۔ میرا مطلب ہے کہ یہ لوگ اہم حیثیت کے ہیں یا درمیانی ٹائپ کے ہیں"....... جوشی نے پوچھا۔

"ہیں تو یہ درمیانی ٹائپ کے"....... موہن نے جواب دیا۔

"تو اس کا مطلب ہے کہ ابھی اہم لوگوں نے آنا ہے ۔ تم وہیں رکو میں خود آ رہا ہوں ۔ جب یہ اہم لوگ اندر داخل ہوں گے تو پھر ہم ریڈ کریں گے"....... جوشی نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا ۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیز رفتاری سے راساڈو ٹاؤن کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی ۔ راساڈو ٹاؤن شہر کے مضافات میں جدید تعمیر ہونے والا ٹاؤن تھا ۔ اس ٹاؤن میں نصف سے زیادہ تعمیرات ابھی جاری تھیں اس لئے

ٹاؤن میں بجری، سیمنٹ اور تعمیراتی سامان لے آنے اور لے جانے والی مخصوص گاڑیاں سڑکوں پر زیادہ نظر آرہی تھیں ۔ راساڈو ٹاؤن میں داخل ہو کر جوشی نے کار کی رفتار آہستہ کی اور پھر ایک موڑ پر پہنچ کر اس نے وہاں موجود بورڈ کو غور سے دیکھا جس پر ٹاؤن کا نقشہ بنا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی وہ دائیں ہاتھ پر مڑ کر آگے بڑھتا چلا گیا۔ پھر اسے دور سے ہی موہن نظر آگیا۔ اس نے کار ایک زیر تعمیر کوٹھی کی دیوار کے ساتھ لگا کر روکی اور خود نیچے اتر آیا۔

" باس ۔ آپ آگئے "....... موہن نے قریب آکر کہا۔

" ہاں ۔ کیا پوزیشن ہے ۔ لاجونتی کہاں ہے"....... جوشی نے پوچھا۔

" وہ عقبی طرف نگرانی کر رہی ہے باس ۔ ابھی کوئی اور آدمی نہیں آیا۔ وہ چار آدمی ہی اندر موجود ہیں"....... موہن نے کہا۔

" چیک کیا ہے ۔ نریش سے کوئی پوچھ گچھ تو نہیں ہو رہی"۔ جوشی نے کہا۔

" نہیں باس ۔ ابھی تک تو وہ بے ہوش پڑا ہوا ہے"....... موہن نے جواب دیا۔

" تمہارے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس کے پسٹل تو ہیں"۔ جوشی نے کہا۔

" یس باس "....... موہن نے جواب دیا۔

" اوکے ۔ آؤ چیک کریں "....... جوشی نے کہا اور پھر وہ دونوں

آگے بڑھتے چلے گئے ۔ ان کی مطلوبہ کوٹھی درمیانی ٹائپ کی کوٹھی تھی ۔ اس کا سیاہ رنگ کا بڑا سا گیٹ بند تھا۔ وہ دونوں ایک زیر تعمیر کوٹھی کی دیوار کے عقب میں کھڑے ہو گئے ۔ انہیں وہاں کھڑے ہوئے ابھی پانچ چھ منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ اچانک ایک نیلے رنگ کی کار دائیں طرف سے آکر پھاٹک کے سامنے رک گئی ۔ کار میں دو آدمی عقبی سیٹ پر موجود تھے جبکہ سائیڈ پر صرف ڈرائیور تھا۔ ڈرائیور نے تین بار مخصوص انداز میں ہارن بجایا تو پھاٹک کھل گیا اور کار اندر چلی گئی اور ان کے عقب میں پھاٹک بند ہو گیا۔

" میرے خیال میں یہ دو آدمی جو آئے ہیں یہی اہم ہیں"۔ جوشی نے کہا۔

" یس باس ۔ تو پھر کارروائی شروع کی جائے "....... موہن نے کہا۔

" ہاں ۔ تم لاجونتی کو بھی کہہ دو کہ وہ عقبی طرف سے گیس فائر کرے جبکہ تم سائیڈ گلی سے فرنٹ پر گیس فائر کرو"....... جوشی نے کہا تو موہن نے جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نکالا اور اس کے کونے پر موجود چھوٹا سا بٹن پریس کر دیا۔

" ہیلو ۔ موہن کالنگ ۔ اوور"....... موہن نے باکس کو منہ کے قریب کر کے آہستہ سے کہا۔

" یس ۔ لاجونتی اٹنڈنگ یو ۔ اوور "....... باکس سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" باس جوشی بھی پہنچ چکے ہیں اور دو آدمی کار میں ابھی کوٹھی میں پہنچے ہیں اور یہی ہمارے مطلوبہ آدمی ہیں اس لئے تم عقبی طرف بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دو۔ میں سائیڈ گلی سے گیس فائر کرتا ہوں۔ پھر دس منٹ ٹھہر کر تم عقبی طرف سے اندر کود جانا اور پھاٹک کھول دینا۔ اوور "...... موہن نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اوور "...... لاجونتی نے کہا تو موہن نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر باکس کو واپس جیب میں ڈال کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا سڑک کی طرف بڑھتا چلا گیا جبکہ جوشی ویسے ہی وہیں دیوار کی آڑ میں رکا رہا۔ جوشی سائیڈ گلی میں جا کر کچھ دیر بعد واپس آتا دکھائی دیا۔

" میں نے چار کیپسول فرنٹ کی طرف فائر کر دیئے ہیں باس "۔ موہن نے قریب آکر کہا۔

" ٹھیک ہے "...... جوشی نے جواب دیا۔ اس کی نظریں پھاٹک پر جمی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور لاجونتی کی شکل نظر آئی تو وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے سڑک کراس کر کے پھاٹک کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ کوٹھی میں موجود تمام افراد بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ جوشی موہن کے ساتھ نیچے تہہ خانے میں گیا تو وہاں ایک آدمی رسیوں سے بندھا ہوا کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی جبکہ اس کے سامنے دو کرسیوں پر بیٹھے ہوئے دو آدمی بھی بے ہوش پڑے ہوئے تھے جبکہ ان کے عقب میں ایک آدمی

فرش پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

" یہ دونوں آدمی ابھی کار میں آئے ہیں "...... جوشی نے کرسیوں پر موجود دونوں آدمیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" یس باس۔ باقی افراد تو پہلے سے یہاں موجود تھے "...... موہن نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ کار اندر لے آؤ۔ ان دونوں کو اٹھا کر پوائنٹ ون پر پہنچا دو۔ لاجونتی سے کہو کہ وہ میری کار لے آئے تاکہ میں اس نریش کو کھول کر ساتھ لے جاؤں "...... جوشی نے کہا۔

" اسے ساتھ لے جانے کی کیا ضرورت ہے باس "...... موہن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" میں یہ معلوم کرانا چاہتا ہوں کہ اس سے یہ لوگ کیا فائدہ اٹھانا چاہتے تھے "...... جوشی نے کہا تو موہن واپس مڑ کر دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا جبکہ جوشی نے آگے بڑھ کر کرسی پر بندھے بیٹھے نریش کی رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔ تھوڑی دیر بعد موہن اور وہ دونوں آدمیوں کو اٹھائے باہر آگئے اور پھر ان دونوں آدمیوں کو موہن کی کار کی عقبی سیٹوں کے درمیان ایک دوسرے کے اوپر ڈال دیا گیا جبکہ نریش کو جوشی نے اپنی کار کی عقبی سیٹ پر ڈال دیا۔

" ان باقی افراد کا کیا کرنا ہے باس "...... لاجونتی نے کہا۔

" پڑے رہیں۔ خود ہی ہوش میں آجائیں گے۔ میرے خیال میں ان کا تعلق رامن کلب سے ہے "...... جوشی نے کہا تو لاجونتی نے

اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر لاجونتی بھی جوشی کے ساتھ ہی اس کی کار میں سوار ہو گئی ۔ جوشی نے کار پھاٹک سے باہر نکالی جبکہ موہن پہلے ہی کار لے جا چکا تھا۔ پھاٹک سے باہر نکال کر جوشی نے کار روکی تو لاجونتی تیزی سے نیچے اتری اور اس نے پھاٹک بند کر کے اندر سے بڑا کنڈا لگایا اور پھر چھوٹا پھاٹک کھول کر باہر آئی اور پھر پھاٹک کو باہر سے بند کر کے وہ دوبارہ کار میں بیٹھ گئی اور اسی لمحے جوشی نے کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دی۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو اس کے ذہن کو دھچکا سا لگا کیونکہ ہوش میں آتے ہی اس نے محسوس کر لیا تھا کہ اسے کرسی کے ساتھ رسیوں سے باندھا گیا ہے۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اسے معلوم ہو گیا کہ وہ اس کوٹھی میں نہیں ہے جہاں وہ پریذیڈنٹ ہاؤس کے ریکارڈ کیپر نریش سے پوچھ گچھ کے لئے گیا تھا۔ اس کے ساتھ ناٹران کا ایک ساتھی شہزاد بھی تھا جو اس کوٹھی کا انچارج تھا اور پھر وہاں پہنچتے ہی وہ تہہ خانے میں گئے جہاں ریکارڈ کیپر نریش کو کرسی پر رسیوں سے باندھا گیا تھا کہ اچانک عمران کا ذہن یکلخت تیزی سے گھومنے لگا۔ گو اس نے اپنے آپ کو کنٹرول کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کا ذہن انتہائی تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا اور اب ہوش آنے پر اس نے دیکھا کہ وہ کسی اور جگہ پر کرسی پر رسیوں سے بندھا ہوا موجود تھا۔ اس کی ایک سائیڈ پر اس کی

طرح کرسی پر رسیوں سے بندھا ہوا شہزاد موجود تھا جبکہ دوسری سا
پر وہی ریکارڈ کیپر نریش بھی رسیوں سے بندھا ہوا موجود تھا ۔ سا
دو کرسیاں رکھی ہوئی تھیں جو خالی تھیں ۔ عمران نے فوراً ہی رسیو
کی بندش کو چیک کرنا شروع کر دیا اور تھوڑی ہی دیر بعد وہ سمجھ گیا
کہ اسے باندھنے والا تربیت یافتہ آدمی ہے ۔ اس نے ناخنوں میں
موجود بلیڈوں کو مخصوص جھٹکے دے کر باہر نکالا اور پھر اس نے رس
کو کاٹنے کی کوشش شروع کر دی ۔ وہ کسی کے آنے سے پہلے رسیوں
سے نجات حاصل کر لینا چاہتا تھا لیکن ابھی وہ پوری طرح رسیاں
کاٹ نہیں سکا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور ورزش
جسم کا آدمی اندر داخل ہوا ۔ اس کے پیچھے ایک نوجوان لڑکی تھی ا
سب سے آخر میں ایک اور آدمی تھا جو سر سے گنجا تھا لیکن اس نے بھ
سوٹ پہنا ہوا تھا ۔ آگے آنے والا آدمی اس کے پیچھے آنے والی عورت
دونوں عمران کے سامنے کرسیوں پر بیٹھ گئے ۔

" ارے ۔ اسے خود بخود ہوش کیسے آ گیا "...... کرسی پر بیٹھتے
ایک مرد نے عمران کو غور سے دیکھ کر اچھلتے ہوئے کہا ۔

" باس ۔ یہ تو لگتا ہے شروع سے ہی ہوش میں تھا ورنہ بغیر ا
گیس کے اپنے آپ تو کوئی ہوش میں آ ہی نہیں سکتا "...... عق
میں کھڑے گنجے آدمی نے کہا ۔

" نہیں ۔ اگر یہ ہوش میں ہوتا تو اس طرح وہاں سے بھ
اطمینان سے نہ آ جاتا ۔ اسے اب ہوش آیا ہے ۔ بہرحال اب یہ

بتائے گا کہ اسے کیسے خود بخود ہوش آ گیا ہے "...... اس آدمی نے جسے باس کہا گیا تھا، نے کہا ۔

" باس ۔ لگتا ہے کہ یہ میک اپ میں ہے "...... ساتھ بیٹھی ہوئی لڑکی نے کہا تو باس بے اختیار چونک پڑا ۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ ہاں واقعی ۔ میرے ذہن میں بھی یہ خلش موجود تھی لیکن شعوری طور پر سامنے نہیں آ رہی تھی ۔ موہن سپیشل میک اپ واشر لے آؤ اور اس کا میک اپ واش کرو "...... باس نے عقب میں کھڑے گنجے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" یس باس "...... اس آدمی نے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران کی انگلیاں اس کی پشت پر رسیوں کو کاٹنے میں مسلسل مصروف تھیں ۔

" تمہارا نام کیا ہے اور تمہیں خود بخود کیسے ہوش آ گیا "...... باس نے اس بار براہ راست عمران سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" پہلے تم اپنا تعارف تو کراؤ تاکہ مجھے معلوم ہو سکے کہ میرا مخاطب کسی عام سی تنظیم کا باس ہے یا کسی بین الاقوامی تنظیم کا "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" میرا نام جوشی ہے اور یہ میری ساتھی ہے لاجونتی اور ہمارا تعلق کافرستان کی ایک سرکاری ایجنسی سے ہے "...... باس نے کہا ۔

" کون سی سرکاری ایجنسی ہے ۔ سیکرٹ سروس سے یا پاور ایجنسی سے ۔ ملٹری انٹیلی جنس سے یا سپیشل سروسز سے ۔ کون سی

سرکاری ایجنسی سے"...... عمران نے کہا۔
" اوہ ۔ اوہ ۔ تو تم بہت کچھ جانتے ہو ۔ ویری گڈ ۔ اس کا مطلب
ہے کہ تم یقیناً پاکیشیائی ایجنٹ ہو اور نہ صرف ایجنٹ بلکہ ان کے
اہم آدمی بھی ہو ۔ کیا نام ہے تمہارا"...... جوشی نے بڑے پرجوش
لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔
" اگر تم واقعی کسی سرکاری ایجنسی سے متعلق ہو تو پھر تمہیں
بڑی غلط فہمی ہوئی ہے ۔ میرا نام مائیکل ہے اور میرا تعلق پریذیڈنٹ
ہاؤس سیکورٹی سے ہے ۔ ہمیں اس ریکارڈ کیپر نریش کے بارے میں
اطلاع ملی تھی کہ یہ بھاری رقومات کا جوا کھیلتا ہے ۔ چونکہ انتہائی
ملکی ریکارڈ اس کی تحویل میں رہتا ہے اس لئے اس کی سکروٹنی ضروری
تھی ۔ چنانچہ ہم نے اسے چیف کلب سے اغوا کر کے ایک خاص
پوائنٹ پر پہنچایا اور پھر ہم اس سے پوچھ گچھ کرنے ہی والے تھے
اچانک ہم بے ہوش گئے اور اب ہمیں ہوش آیا ہے"...... عمران
سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
" اوہ نہیں ۔ اگر ایسا ہوتا تو تمہیں یہ سارا بکھیڑا پھیلانے کی
ضرورت تھی ۔ تم اسے آفس میں کال کر کے پوچھ گچھ کر
تھے"...... جوشی نے کہا لیکن عمران نے دیکھا کہ اس کے لہجے
کھوکھلا پن نمایاں تھا ۔ اسی لمحے موہن اندر داخل ہوا ۔ اس کے
میں ایک جدید میک اپ واشر تھا۔
" اس کا میک اپ واش کرو ۔ ابھی سب کچھ سامنے آ

گا"...... جوشی نے عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو موہن
نے آگے بڑھ کر میک اپ واشر کا مخصوص کنٹوپ عمران کے سر اور
چہرے پر چڑھا دیا اور پھر اسے کلپ کر کے اس نے میک اپ واشر
کے بٹن پریس کر دیئے اور شیشے کے کنٹوپ میں سرخ رنگ کا
دھواں سا بھر گیا ۔ چند لمحوں بعد جب دھواں غائب ہو گیا تو موہن
نے بٹن آف کر کے کنٹوپ کے کلپ ہٹائے تو عمران نے آنکھیں
کھول دیں ۔ سامنے بیٹھے ہوئے جوشی اور لاجونتی دونوں کے چہروں کو
دیکھ کر ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ میک اپ واش نہیں ہوا اور ویسے بھی
چونکہ اس نے یہاں آنے سے پہلے مخصوص میک اپ کیا تھا اس لئے
اسے یقین تھا کہ میک اپ واش نہیں ہو سکتا۔
" کیا تم واقعی میک اپ میں نہیں ہو"...... جوشی نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔
" کمال ہے ۔ سپیشل میک اپ واشر کا رزلٹ دیکھنے کے باوجود
تم مجھ سے پوچھ رہے ہو ۔ اس سے بہرحال اب تو تمہیں یقین آ گیا
ہو گا کہ میں نے جو کچھ کہا ہے درست ہے"...... عمران نے کہا۔
" نہیں ۔ مجھے تم پر قطعاً یقین نہیں ۔ میں پہلے پریذیڈنٹ ہاؤس
سے تصدیق کروں گا"...... جوشی نے کہا۔
" میں تمہیں خود تصدیق کرا دوں گا ۔ پہلے تم بتاؤ کہ تمہارا تعلق
کس ایجنسی سے ہے"...... عمران نے کہا۔
" ہمارا تعلق سپیشل سروسز سے ہے"...... جوشی نے کہا۔

"لیکن سپیشل سروسز کا باس تو کرنل چوپڑا ہے۔ تم کیسے باس بن گئے"...... عمران نے کہا۔

"تم کرنل چوپڑا کو جانتے ہو"...... جوشی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ پچھلے دنوں پریذیڈنٹ ہاؤس میں خصوصی میٹنگ ہوئی ہے جس میں کرنل چوپڑا اور کافرستان سیکرٹ سروس کا چیف شاگل شریک ہوئے تھے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لاجونتی اور موہن۔ تم دونوں اس کا خیال رکھنا میں پریذیڈنٹ ہاؤس فون کر کے ابھی واپس آ رہا ہوں"...... جوشی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... ان دونوں نے کہا۔

"ایک منٹ۔ پہلے یہ بتاؤ کہ تمہاری سپیشل سروسز میں ک حیثیت ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں تمہیں کچھ بتانے کا پابند نہیں ہوں۔ سمجھے۔ میں پہلے کنف کر لوں پھر تم سے نمٹتا ہوں"...... جوشی نے اس بار غصیلے لہجے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمرا اس دوران رسیاں کاٹ چکا تھا لیکن ظاہر ہے اسے اٹھنے کے لئے کے گرد موجود رسیاں ہٹانے کی ضرورت تھی جو ان دونوں موجودگی میں نہ ہٹ سکتی تھیں۔

"کیا تم مجھے پانی پلاؤ گے دوست"...... عمران نے موہن

مخاطب ہو کر کہا۔

"خاموش بیٹھے رہو"...... موہن نے سرد لہجے میں کہا۔

"کیا تمہارا ابھی یہی جواب ہے مس لاجونتی"...... عمران نے اس عورت سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اسے پانی پلا دو موہن"...... لاجونتی نے موہن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔ جب تک باس واپس نہ آجائے میں یہاں سے باہر نہیں جا سکتا"...... موہن نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر میں لے آتی ہوں پانی"...... لاجونتی نے منہ بنا کر اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"تم سے تو یہ لڑکی زیادہ بہادر ہے۔ میں رسیوں سے بندھا ہوا ہوں۔ تمہارا کیا خیال ہے یہ رسیاں خیالی ہیں"...... عمران نے موہن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں کہتا ہوں خاموش بیٹھے رہو ورنہ گولی مار دوں گا"۔ موہن نے پہلے سے زیادہ بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے۔ تم مرچیں کیوں چبا رہے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن موہن نے کوئی جواب نہ دیا اور خاموش کھڑا رہا۔ تھوڑی دیر بعد لاجونتی واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں پانی کی بھری ہوئی بوتل تھی۔

"یہ لو پلاؤ اسے پانی"...... لاجونتی نے پانی کی بوتل موہن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"کیا ضرورت ہے اسے پانی پلانے کی"...... موہن نے اسی طرح بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ابھی جب تمہارا باس واپس آئے گا تو تمہیں نجانے کس کس کام کی ضرورت پڑ جائے دوست"...... عمران نے کہا تو موہن ہونٹ بھینچے آگے بڑھا اور اس نے پانی کی بوتل کھول کر اس کا دہانہ عمران کے منہ سے لگایا ہی تھا کہ یکلخت وہ چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل پیچھے فرش پر جا گرا۔ عمران نے یکلخت ٹانگیں اٹھا کر اس کی ناف پر پوری قوت سے ضرب لگا دی تھی۔

"کیا ہوا۔ کیا ہوا"...... لاجونتی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور اسی لمحے عمران نے اپنے جسم کو مخصوص انداز میں جھکولا دیا تو کٹی ہوئی رسیاں کافی سے زیادہ کھل گئیں۔ موہن نیچے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اچھلا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ"...... اس نے چیخ کر کہا اور عمران کی طرف اس انداز میں دوڑا جیسے غصے میں آیا ہوا بینڈھا اپنے مخالف کی طرف دوڑتا ہے لیکن اس دوران عمران اپنے بازو باہر نکال چکا تھا اور دوسرے لمحے موہن چیختا ہوا فضا میں قلابازی کھاتا ہوا عقب میں کھڑی لاجونتی سے ٹکرایا اور پھر وہ دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے ہی تھے کہ عمران رسیاں کھول کر اٹھ کھڑا ہوا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دونوں

اٹھتے عمران دو چھلانگیں لگا کر دروازے سے باہر پہنچ گیا اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے دروازہ بند کر کے اسے باہر سے لاک کر دیا۔ اسی لمحے اسے دور سے دوڑ کر آتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی تو وہ تیزی سے دوڑتا ہوا سیڑھیاں چڑھ کر اوپر مڑتی ہوئی راہداری کے کنارے پر پہنچ گیا۔ دوسرے لمحے جوشی دوڑتا ہوا سیڑھیوں پر پہنچا ہی تھا کہ عمران کے دونوں ہاتھ بیک وقت حرکت میں آئے اور جوشی چیخ مار کر ہوا میں اڑتا ہوا ایک دھماکے سے سیڑھیوں کے اختتام پر فرش پر جا گرا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے بیک وقت کئی کئی سیڑھیاں پھلانگتا ہوا نیچے پہنچا اور اس نے ایک ہاتھ ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے جوشی کے سر پر اور دوسرا ہاتھ کاندھے پر رکھ کر مخصوص انداز میں دونوں ہاتھوں کو جھٹکا دیا تو جوشی کا تیزی سے مسخ ہوتا ہوا چہرہ یکلخت نارمل ہوتا چلا گیا جبکہ اس دوران بند دروازے پر اندر کی طرف سے اس طرح مکے برسائے جا رہے تھے جیسے وہ مکوں سے لوہے کا دروازہ توڑ دینا چاہتے ہوں۔ عمران نے جھک کر جوشی کی تلاشی لینا شروع کر دی اور پھر وہ اس کی جیب سے گیس پسٹل برآمد کر لینے میں کامیاب ہو گیا تو اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔ اس نے گیس پسٹل کی نال دروازے کے کی ہول پر رکھی اور ٹریگر دبا دیا۔ کھٹک کی آواز کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ کو جھٹکے لگے اور عمران نے دو کیپسول فائر کرنے کے بعد ہاتھ پیچھے ہٹا لیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ ایک بار پھر جھکا اور اس نے جوشی کی جیب سے مشین پسٹل نکالا

اور ایک بار پھر سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اوپر پہنچ گیا۔ اب اس کے عقب
میں بند دروازے پر پڑنے والی ضربیں ختم ہو چکی تھیں۔ وہ سمجھ گیا
تھا کہ موہن اور لاجونتی دونوں اندر بے ہوش ہو چکے ہوں گے۔ وہ
مشین پسٹل اٹھائے اوپر گیا تو یہ ایک چھوٹی سی عمارت تھی لیکن
عمارت خالی پڑی ہوئی تھی۔ وہاں کوئی آدمی نہیں تھا۔ البتہ ایک
کمرے میں فون موجود تھا۔ عمران نے اسے چیک کیا تو اس میں
میموری موجود تھی۔ عمران نے میموری کا بٹن آن کیا تو چند لمحوں کی
خاموشی کے بعد ٹیپ چلنے کی آواز سنائی دی اور پھر جوشی کی آواز سنائی
دی۔ وہ کسی سے پریذیڈنٹ ہاؤس کی سیکورٹی کے بارے میں پوچھ
رہا تھا۔ عمران خاموش کھڑا ٹیپ سنتا رہا۔ جب گفتگو ختم ہو گئی تو
اس نے ہاتھ بڑھا کر بٹن آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ
ابھر آئی تھی کیونکہ جوشی کو پریذیڈنٹ ہاؤس سے یہی بتایا گیا تھا کہ
پریذیڈنٹ سیکورٹی میں مائیکل نام کا کوئی آدمی شامل نہیں ہے اور نہ
ہی پریذیڈنٹ سیکورٹی کسی ریکارڈ کیپر کے خلاف کوئی انکوائری کر
رہی ہے۔ عمران واپس مڑا اور پھر سیڑھیاں اتر کر نیچے آیا اور اس نے
دروازہ کھول دیا۔ دوسری طرف دروازے کے ساتھ ہی موہن فرش پر
ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑا ہوا تھا جبکہ لاجونتی دروازے کی سائیڈ سے
ذرا ہٹ کر بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ عمران نے ایک نظر اس منظر
کو دیکھا اور پھر واپس مڑ کر اس نے دروازے کے باہر بے ہوش
پڑے ہوئے جوشی کو اٹھا کر اندر لے جا کر اسی کرسی پر ڈال دیا جس پر

پہلے اسے باندھا گیا تھا۔ اس کے بعد وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہ
واپس اس کمرے میں آیا جہاں فون موجود تھا۔ اس نے رسیور اٹھایا
اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ناٹران کی
آواز سنائی دی۔

"پرنس بول رہا ہوں"...... عمران نے لہجہ بدل کر کہا۔

"اوہ آپ۔ فرمائیں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"میں تم سے سپیشل میٹنگ کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے
کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ دو منٹ بعد دوبارہ زیرو نمبر بڑھا کر بات
کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم
ہو گیا تو عمران نے کریڈل دبا دیا۔ وہ اس لئے محتاط تھا کہ چونکہ اسے
معلوم تھا کہ سپیشل سروسز کے ساتھ ساتھ کافرستان سیکرٹ سروس
بھی ان کی تلاش میں ہو گی اور کال چیک بھی کی جا سکتی ہے۔ دو
منٹ بعد اس نے کریڈل سے ہاتھ اٹھایا اور ایک بار پر نمبر پریس
کرنے شروع کر دیئے۔ ساتھ ہی اس نے آخر میں زیرو نمبر مزید پریس
کر دیا تھا حالانکہ ناٹران نے کہا تھا کہ شروع میں زیرو نمبر پریس کیا
جائے لیکن عمران جانتا تھا کہ اس کا مطلب ہے آخر میں زیرو نمبر کا
اضافہ کیا جائے۔ اس لئے عمران نے آخر میں زیرو نمبر پریس کیا تھا۔

"یس۔ ناٹران بول رہا ہوں"...... اس بار ناٹران نے اپنا نام

بتاتے ہوئے کہا۔

" ناٹران ۔ میں اس وقت سٹار کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو اٹھارہ بی بلاک سے بول رہا ہوں ۔ ہمیں راساڈو کالونی کی کوٹھی سے بے ہوش کر کے سپیشل سروسز والے یہاں لے آئے ہیں لیکن سچوئیشن تبدیل ہو جانے کی وجہ سے وہ لوگ بے ہوش پڑے ہوئے ہیں ۔ تم فوراً اپنے آدمی یہاں بھیجو تاکہ سپیشل سروسز کے تین آدمی، ایک تمہارا آدمی اور ایک ریکارڈ کیپر نریش کو یہاں سے اٹھا کر کسی خاص اڈے پر لے جایا جا سکے لیکن خیال رکھنا کہ پہلے کی طرح دوسری ایجنسیاں ہمارے پیچھے وہاں نہ پہنچ جائیں"....... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" اوہ ۔ یہ لوگ وہاں کیسے پہنچ گئے ۔ بہر حال ٹھیک ہے ۔ میرے آدمی پہنچ رہے ہیں بڑی ویگن لے کر ۔ آپ بے فکر ہو کر ان کے ساتھ آ جائیں ۔ اب کوئی پریشانی نہیں ہو گی"....... دوسری طرف سے معذرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" جلدی بھیجو ۔ کیا نام ہے تمہارے آدمی کا"....... عمران نے پوچھا۔

" اس کا نام احسن جاوید ہے "....... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے "....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔ اس نے کوٹھی کا نمبر اور کالونی کا نام گیٹ پر موجود پلیٹ پر پڑھا تھا کیونکہ کوٹھی کا

جائزہ لیتے ہوئے وہ چھوٹا گیٹ کھول کر باہر جا کر بھی جائزہ لے آیا تھا عمران رسیور رکھ کر واپس اس تہہ خانے میں آیا جہاں یہ سب لوگ بے ہوش پڑے ہوئے تھے ۔ عمران نے رسیوں کے ٹکڑے اٹھا کر ہوشی، لاجونتی اور موہن تینوں کے ہاتھ ان کے عقب میں کر کے باندھ دیئے ۔ اس کے بعد وہ باہر آ گیا ۔ تھوڑی دیر بعد ہی دو گاڑیاں ہاں پہنچ گئیں ۔ عمران نے نام کی تصدیق کر کے پھاٹک کھول دیا ۔ نے والے چار افراد تھے ۔ عمران نے ان چاروں کی مدد سے تہہ خانے یں بے ہوش پڑے ہوئے سب افراد کو اٹھا کر اسٹیشن ویگن میں ال دیا۔

" تم انہیں اپنے اڈے پر لے جاؤ میں یہاں کی تلاشی لے کر آؤں ا"...... عمران نے احسن جاوید سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر ۔ میں بھی یہاں رکتا ہوں سر"....... احسن جاوید نے کہا ور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ساتھیوں کو ہدایات دیں اور وہ ب اسٹیشن ویگن میں سوار ہو کر بے ہوش افراد سمیت واپس چلے گئے جبکہ عمران نے احسن جاوید کو وہیں خیال رکھنے کا کہا اور خود اس نے اس پوری عمارت کی تلاشی لینا شروع کر دی ۔ اس کا خیال تھا کہ ونکہ یہ سپیشل سروسز کا اڈا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ سپیشل سروسز کے دیگر اڈوں یا ہیڈ کوارٹر کے بارے میں یہاں سے کوئی مواد مل ائے لیکن وہاں ایک کمرے میں سوائے اسلحہ، لباس، میک اپ واشر ور اس ٹائپ کے دیگر سامان کے علاوہ اور کچھ نہ تھا اور پھر عمران

باہر آ گیا۔

" چلو۔ یہاں کچھ نہیں ہے"...... عمران نے کہا اور کار کی
سیٹ پر بیٹھ گیا۔ احسن جاوید نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی
کار کو پھاٹک کے قریب لے گیا۔ وہ کار روک کر نیچے اترا اور اس
پھاٹک کھولا اور پھر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر کار کو باہر سڑک پر
آیا۔ وہاں اس نے کار کو ایک بار پھر روکا اور نیچے اتر کر وہ پھاٹک
اندر چلا گیا۔ پھاٹک بند کر کے وہ سائیڈ دروازے سے باہر آیا
باہر سے دروازے کو بند کر کے وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔
کے ساتھ ہی کار تیزی سے آگے بڑھنے لگی۔ عمران کی نظریں مسلسل
بیک اور سائیڈ مرر پر جمی ہوئی تھیں لیکن جب کافی دیر تک چیکنگ
کے باوجود اسے نگرانی کا احساس نہ ہوا تو اس کے ستے ہوئے چہرے
پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ تقریباً آدھے گھنٹے
مسلسل ڈرائیونگ کے بعد کار ایک کوٹھی کے گیٹ کے سامنے
گئی۔ احسن جاوید نے تین بار مخصوص انداز میں ہارن بجایا تو
کا چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر آ گیا۔

" پھاٹک کھولو رضا"...... احسن جاوید نے کار کی کھڑکی
باہر نکالتے ہوئے کہا۔

" یس سر"...... آنے والے نوجوان نے کہا اور تیزی سے
چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک کھل گیا اور احسن جاوید کار اند
گیا۔ وہاں اسٹیشن ویگن پہلے سے موجود تھی جس پر بے ہوش

لایا گیا تھا۔ کار رکتے ہی عمران نیچے اترا تو اسی لمحے برآمدے سے ناٹران
اتر کر کار کی طرف آیا۔

" عمران صاحب۔ میں شرمندہ ہوں کہ آپ کو تکلیف اٹھانا
پڑی"...... ناٹران نے کہا۔

" شرمندہ ہونے کی بجائے اس بات کو چیک کراؤ کہ سپیشل
سروسز نے کیسے تمہارے اس اڈے کا سراغ لگا لیا۔ ویسے تمہاری اس
حماقت سے مجھے فائدہ ہوا ہے کہ ہم پہلے سپیشل سروسز کے سلسلے میں
مکمل اندھیرے میں تھے لیکن اب اس کے تین اہم آدمی ہماری
گرفت میں ہیں"...... عمران نے کہا۔

" اصل میں میرے آدمی سامنے نہیں آئے تھے بلکہ ہم نے یہاں
کے ایک مقامی گروپ کو درمیان میں ڈالا تھا تاکہ نریش کا اغوا اگر
کسی طرح ٹریس بھی ہو جائے تو ہمارا کوئی آدمی سامنے نہ آئے۔ ان
سے یقیناً کوئی کوتاہی ہوئی ہو گی"...... ناٹران نے جواب دیا۔

" اوکے۔ کہاں ہیں وہ سپیشل سروسز کے آدمی"...... عمران نے
کہا۔

" وہ نیچے تہہ خانے میں ہیں۔ احسن جاوید یہاں آپ کے ساتھ
رہے گا۔ باقی افراد باہر پہرہ دیں گے۔ مجھے اجازت دیں"۔ ناٹران
نے کہا تو عمران کے سر ہلانے پر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ایک کار کی طرف
بڑھتا چلا گیا۔ عمران آگے بڑھا اور پھر احسن جاوید کی رہنمائی میں وہ
ایک تہہ خانے میں پہنچ گیا۔ وہاں راڈز والی کرسیوں پر جوشی، موہن

اور لاجونتی تینوں جکڑے ہوئے تھے اور ان کی گردنیں ڈھلکی
تھیں ۔ علیحدہ کرسی پر نریش بھی بے ہوشی کے عالم میں موجود
تہہ خانے میں دو مسلح افراد بھی موجود تھے ۔ عمران سامنے رکھی
کرسی پر بیٹھ گیا۔

" اس جوشی کو ہوش میں لے آؤ" ...... عمران نے احسن جا
سے کہا تو احسن جاوید نے جیب سے ایک شیشی نکالی اور جوشی
طرف بڑھنے لگا۔

" رک جاؤ ۔ یہ گیس سے بے ہوش نہیں ہوا ۔ اسے ضرب لگا
بے ہوش کیا گیا ہے" ...... عمران نے کہا۔

" یس سر" ...... احسن جاوید نے کہا اور شیشی واپس جیب
ڈال کر آگے بڑھا اور اس نے ایک ہاتھ سے جوشی کا ڈھلکا ہوا سر
اور دوسرے ہاتھ سے اس نے اس کے چہرے پر زوردار تھپڑ مار
شروع کر دیئے ۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا ۔ چوتھے یا پانچویں تھ
جوشی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں تو احسن جاوید پیچھے ہ
گیا ۔ جوشی نے آنکھیں کھولتے ہی لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش
لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا
ہی رہ گیا تھا ۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر بے اختیار ہونٹ بھ
لئے ۔

" تم نے پریذیڈنٹ ہاؤس سے تسلی کر لی تھی مسٹر جوشی"
عمران نے جوشی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" تم ۔ تم تو رسیوں میں جکڑے ہوئے تھے اور موہن اور لاجونتی
بھی وہاں موجود تھے ۔ پھر یہ سب کیسے ہو گیا" ...... جوشی نے اس کی
بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا تو عمران بے اختیار
مسکرا دیا۔

" مجھے جادو آتا ہے مسٹر جوشی ۔ اس جادو کا نتیجہ ہے کہ تم اور
تمہارے ساتھی راڈز میں جکڑے ہوئے ہیں اور میں یہاں کرسی پر
آزاد بیٹھا ہوا ہوں" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا ۔ کیا واقعی ۔ تمہیں جادو آتا ہے ۔ کیا واقعی" ...... جوشی نے
قدرے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ اگر تم کہو تو میں تمہیں ابھی مکھی بنا دوں ۔ بولو" ۔
عمران نے کہا تو جوشی کے چہرے پر یکلخت خوف کے تاثرات مزید
بڑھتے چلے گئے ۔

" مم ۔ مم ۔ مجھے معاف کر دو ۔ میں اب تمہارے راستے میں نہیں
آؤں گا" ...... جوشی نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

" ایک شرط کے ساتھ تمہاری جان بچ سکتی ہے مسٹر جوشی کہ تم
مجھے سپیشل سروسز کے بارے میں پوری تفصیل بتا دو ۔ پوری
تفصیل" ...... عمران نے کہا۔

" تم ۔ تم خود جادوگر ہو ۔ تم جادو سے معلوم کر سکتے ہو" ۔ جوشی
نے کہا تو عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" تمہیں شاید جادو کے بارے میں تفصیلات کا علم نہیں ہے ۔

جادو صرف چھوٹے لوگوں پر چلتا ہے جس طرح کہا جاتا ہے
بادشاہوں اور سرداروں پر جادو اثر نہیں کرتا ورنہ اس دنیا کے حکمر
جادوگر ہوتے ۔ اسی طرح تنظیموں کے سربراہوں پر بھی جادو نہ
چلتا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم ۔ تم دراصل کون ہو“...... جوشی نے کہا۔

”بتایا تو ہے کہ میرا نام مائیکل ہے اور میرا تعلق پریذیڈن
سیکورٹی سے ہے“...... عمران نے کہا۔

”نہیں ۔ میں نے چیک کر لیا ہے ۔ مائیکل نام کا کوئی آد
پریذیڈنٹ سیکورٹی میں نہیں ہے“...... جوشی نے کہا۔

”اگر اس طرح ہر فون کرنے والے کو سب کچھ بتا دیا جائے م
جوشی تو پھر وہ سیکورٹی کیسے رہ سکتی ہے ۔ بہرحال جو میں نے پوچھا
وہ بتاؤ ورنہ پھر مکھی بننے کے لئے تیار ہو جاؤ“...... عمران نے یکلخ
انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”کیا ۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو ۔ کیا تم واقعی جادوگر ہو“...... جو
نے کہا۔

”کیا تم واقعی مکھی بننا چاہتے ہو“...... عمران نے انتہائی سرد
میں کہا۔

”نہیں ۔ نہیں ۔ میں بتا دیتا ہوں ۔ مجھے مکھی مت بناؤ ۔ میں
سنا ہوا ہے کہ جادوگر انسان کو مکھی بنا دیتے ہیں ۔ مجھے مت بنا
میں سب کچھ بتا دیتا ہوں“...... جوشی نے انتہائی خوفزدہ ہوتے ہو

کہا۔

”جلدی بتاؤ ۔ تمہیں معلوم ہے کہ جادوگروں کو جلد غصہ آ جاتا
ہے اس لئے کسی جادوگر کے سامنے بے جا ضد نہیں کرنی چاہئے ۔
بولو“...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

”میرا، موہن اور لاجونتی کا تعلق سپیشل سروسز سے ہے ۔ ہمارا
سیکشن سپر سیکشن کہلاتا ہے ۔ سپر سیکشن کی انچارج امرتا ہے ۔ پہلے ہم
ایکریمیا میں تھے ۔ ہم وہاں مشکباری لیڈروں اور حریت پسندوں کے
بارے میں تفصیلات یہاں مہیا کرتے تھے ۔ پھر امرتا کو ایک اور
ایجنسی تھری ایس کے ایجنٹ کا پتہ چلا ۔ اس نے اس ایجنٹ کو ہلاک
کر کے اس کی جیب سے ایک اہم دستاویز حاصل کی لیکن تھری ایس
کے لوگوں کو امرتا پر شبہ ہو گیا ۔ امرتا جو وہاں اپنے آپ کو مسلمان
ظاہر کرتی تھی اور اس کا نام راحیلہ تھا اس نے پاکیشیا کی ایک سوئس
نژاد غیر ملکی لڑکی کو وہ کاغذ دے دیا کہ وہ اسے پاکیشیا سے کافرستان
کوریئر سروس کے ذریعے بھجوا دے اور خود وہ یہاں آ گئی لیکن یہاں آ
کر اسے معلوم ہوا کہ وہ کاغذ نہیں پہنچا ۔ بہرحال وہ کاغذ تھری ایس کی
اسلحہ سپلائی کے سلسلے میں تھا جس کا براہ راست کوئی تعلق سپیشل
سروسز سے نہیں تھا ۔ البتہ اس سے پہلے امرتا کو معلوم ہوا تھا کہ
وادی مشکبار کے کرنام قصبے میں حریت پسندوں نے خفیہ رابطہ
مشینری نصب کر رکھی ہے ۔ اس کی اطلاع امرتا نے چیف کو دی تھی
چیف باس نے وہاں چیکنگ کرائی لیکن یہ اطلاع غلط ثابت ہوئی

جبکہ امرتا کو یقین تھا کہ اطلاع سو فیصد درست ہے جس پر امرتا نے
چیف باس سے خود کرنام قصبے میں اس مشینری کی چیکنگ کی اجازت
لی ۔ پھر اس نے ہمیں ایکریمیا سے کال کر لیا ۔ ہم سب کرنام قصبے
گئے ۔ امرتا نے وہاں ایک ہوٹل کے مالک کاشان سے تعلقات
استوار کر لئے ۔ امرتا ایسی لڑکی ہے جو اس معاملے میں بے حد ہوشیار
ہے ۔ اس نے کاشان سے معلوم کر لیا کہ کرنام میں حریت پسندوں کا
نیٹ ورک موجود ہے اور کاشان نے ایک آدمی ہاشم کا نام لے دیا
کرنام کے حریت پسندوں کے نیٹ ورک کے انچارج رحمت علی کا
بھائی ہے اور وہ سب کچھ جانتا ہے اور اس نے بتایا کہ ہاشم ایکریمیا
سیٹل ہونا چاہتا ہے اور اس کے لئے اس نے جوا کھیلا اور وہ ساٹھ
ہزار روپے کا مقروض ہو چکا ہے ۔ اس پر امرتا نے اسے پیشکش کی کہ
اگر وہ ہاشم علی سے اسے ساری تفصیل معلوم کر دے تو وہ ہاشم علی
کو ایک لاکھ روپے اور کاشان کو پچاس ہزار روپے دے گی ۔ کاشان
نے اس ہاشم علی کو شیشے میں اتارا ۔ پھر ہاشم نے امرتا کو مشینری اور
اس کی تنصیب کے بارے میں پوری تفصیل بتا دی ۔ چنانچہ رات
ہم نے وہ خفیہ راستہ کھولا اور تہہ خانے میں جا کر اس ساری مشینری
کو تباہ کر دیا اور اس کا ریڈ باکس حاصل کر لیا ۔ اس کے بعد ہم
رحمت علی کے گھر پر ریڈ کیا ۔ ہاشم علی کو تو ہم نے اندر داخل ہو
ہی گولی مار کر ہلاک کر دیا ۔ البتہ رحمت علی سے ہم نے وادی مشکبار
میں حریت پسندوں کے دیگر اڈوں کے بارے میں معلومات حاصل

کرنے کی کوشش کی لیکن اس آدمی نے باوجود انتہائی خوفناک تشدد
کے زبان نہ کھولی اور آخر کار وہ ہلاک ہو گیا ۔ اس کے بعد ریڈ باکس
سمیت ہم واپس کافرستان آ گئے ۔ یہاں آ کر معلوم ہوا کہ کاشان یہاں
آیا ہوا ہے تو امرتا کے حکم پر کاشان کو اس کے ہوٹل کے کمرے میں
گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ۔ اس کارنامے پر سپیشل سروسز کے چیف
باس نے امرتا کو یہاں سر سیکشن کی انچارج بنا دیا اور ہم بھی اس کے
ساتھ یہاں اٹیچ کر دیئے گئے "...... جوشی نے تفصیل بتاتے ہوئے
کہا ۔

" اب امرتا کہاں ہے "...... عمران نے کہا ۔

" وہ گریٹ لینڈ گئی ہے کیونکہ ریڈ باکس میں جو معلومات تھیں
وہ کسی ایسے کوڈ میں تھیں جو یہاں کسی بھی ماہر سے نہ پڑھا جا رہا تھا
گریٹ لینڈ میں امرتا کا ایک دوست ہے لارڈ تھامسن ۔ جس سے
امرتا کے بڑے گہرے تعلقات ہیں ۔ لارڈ تھامسن کوڈ کا بین الاقوامی
ماہر ہے ۔ پہلے امرتا مجھے بھیج رہی تھی لیکن پھر لارڈ تھامسن نے ضد کر
لی کہ اگر امرتا خود آئے گی تو وہ کوڈ پڑھے گا ورنہ نہیں جس پر امرتا
خود وہاں گئی ہے "...... جوشی نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" سپیشل سروسز کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے "...... عمران نے پوچھا ۔

" ہم میں سے کسی کو معلوم نہیں ہے ۔ شاید امرتا کو معلوم ہو " ۔
جوشی نے جواب دیا تو عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ
بول رہا ہے ۔

"تمہارے سپر سیکشن کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا تو جوشی نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے تفصیل بتا دی۔ پھر عمران کے سوالوں کے جواب میں اس نے سپر سیکشن کے بارے میں پوری تفصیل بتا دی۔

"وہ ریڈ باکس کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ صدر صاحب کی تحویل میں ہے۔ البتہ اس میں موجود معلومات کی فائل امرتا گریٹ لینڈ لے گئی ہے"...... جوشی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کتنی کاپیاں تیار کی گئی ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ صدر صاحب کو معلوم ہو گا"...... جوشی نے جواب دیا۔

"کرنل چوپڑا سے تمہارا رابطہ کس طرح ہوتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہمارا کوئی رابطہ نہیں ہے چیف سے۔ امرتا کا رابطہ ہوتا ہے"۔ جوشی نے کہا۔

"نریش کو چھوڑ کر ان تینوں کو آف کر دو اور ان کی لاشیں کسی ویران علاقے میں پھینکوا دو تاکہ میں نریش سے پوچھ گچھ کر سکوں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے احسن جاوید سے مخاطب ہو کر کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

امرتا لارڈ تھامسن کے ساتھ ایک صوفے پر اس سے چمٹی ہوئی بیٹھی تھی۔ لارڈ تھامسن گو خاصی عمر کا تھا لیکن جسمانی ساخت کے لحاظ سے وہ جوان ہی لگتا تھا۔

"یہ تم کہاں سے لائی ہو امرتا۔ یہ تو سرے سے کوئی کوڈ ہی نہیں ہے"...... لارڈ تھامسن نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل کو میز پر پٹختے ہوئے کہا۔

"نہیں لارڈ۔ یہ کوئی خاص کوڈ ہے اور جیسے میں نے تمہیں بتایا ہے یہ ہمارے ملک کے لئے موت زندگی کا سوال بن چکا ہے۔ اگر اسے پڑھ لیا جائے تو پوری وادی مشکبار میں پھیلے ہوئے حریت پسندوں کے اڈے اور ان کے سرغنوں کے نام اور پتے ہمارے ہاتھ لگ جائیں گے اور ہم ایک ایک کو چن چن کر ہلاک کر سکیں گے اور اس طرح یہ تحریک ہمیشہ کے لئے دم توڑ دے گی"...... امرتا نے

بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

" وہ تو ٹھیک ہے لیکن میں نے کوڈ کے تمام اصول اس پر آزما لئے ہیں۔ پوری دنیا کے تمام کوڈز کی کیز استعمال کر دیکھی ہیں لیکن یہ کسی طرح بھی ڈی کوڈ ہونے میں نہیں آرہا۔ میرا تو خیال ہے کہ یہ سرے سے کوئی کوڈ ہی نہیں ہے"...... لارڈ تھامسن نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" پھر اب کیا کیا جائے۔ کس طرح اسے ڈی کوڈ کیا جائے"۔ امرتا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

" تم نے بتایا ہے کہ یہ کوڈ وادی مشکبار میں استعمال ہوتا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ یہ وہاں کا کوئی مقامی کوڈ ہو۔ تم اس سلسلے میں کسی ایسے ماہر سے رجوع کرو جس کا تعلق وادی مشکبار سے ہو"۔ لارڈ تھامسن نے کہا۔

" مجھے تو معلوم نہیں ہے۔ ایسا کوئی ماہر آپ کے ذہن میں ہو تو بتائیں"...... امرتا نے کہا۔

" ایک منٹ۔ میں ڈائری لے آؤں پھر بتاتا ہوں"...... لارڈ تھامسن نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک ڈائری تھی۔ اس نے صوفے پر بیٹھ کر ڈائری کھولی اور اس کے صفحات پلٹنے شروع کر دیئے۔ کافی دیر تک وہ صفحات پلٹتا رہا اور پھر اچانک اس کی نظریں ایک صفحے پر جم گئیں۔ اس نے ڈائری کو کھول کر میز پر رکھ

اور پھر سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ ساتھ بیٹھی ہوئی امرتا نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

" انکوائری پلیز"...... دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

" بھاٹان کا یہاں سے رابطہ نمبر دیں"...... لارڈ تھامسن نے کہا تو امرتا بے اختیار چونک پڑی کیونکہ بھاٹان کافرستان کا ہمسایہ ملک تھا دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو لارڈ تھامسن نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ساوتری ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" ٹھاکر داس صاحب سے بات کرائیں۔ میں گریٹ لینڈ سے لارڈ تھامسن بول رہا ہوں"...... لارڈ تھامسن نے سرد لہجے میں کہا۔

" اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ ٹھاکر داس بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک لرزتی ہوئی سی آواز سنائی دی۔ لہجہ بتا رہا تھا کہ بولنے والا بے حد بوڑھا آدمی ہے۔

" لارڈ تھامسن بول رہا ہوں گریٹ لینڈ سے ٹھاکر صاحب"۔ لارڈ تھامسن نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ لارڈ صاحب آپ۔ کیسے آج خادم کو یاد کر لیا"۔ دوسری طرف سے قدرے بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

"آپ تو ہمارے بزرگ ہیں ٹھاکر صاحب ۔ کوڈ کا ایک مسئلہ ایسا آن پھنسا ہے کہ کسی صورت حل نہیں ہو پا رہا ۔ یہ کوڈ کافرستان سے ملحقہ وادی مشکبار میں استعمال کیا گیا ہے ۔ مجھے تو یہ کوئی ایسا مقامی کوڈ لگتا ہے جس سے میں واقف نہیں ہوں ۔ آپ کافرستان اور اس سے ملحقہ ملکوں کے مقامی کوڈز کے ماہر ہیں اس لئے میں نے سوچا کہ آپ سے بات کی جائے"...... لارڈ تھامسن نے کہا۔

"اگر کوئی مقامی کوڈ ہے تو میں اسے ڈی کوڈ کر لوں گا کیونکہ میری ساری عمر مقامی کوڈز پر کام کرتے ہوئے ہی گزر گئی ہے ۔ آپ اسے میرے پاس بھیج دیں ۔ کام ہو جائے گا"...... ٹھاکر داس نے کہا۔

"کافرستان کی ایک خوبصورت خاتون ہے امرتا ۔ اسے بھیج رہا ہوں آپ کے پاس"...... لارڈ تھامسن نے امرتا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"بھیج دیں ۔ میں خدمت کروں گا"...... ٹھاکر داس نے کہا تو لارڈ تھامسن نے رسیور رکھ دیا۔

"مجھے یقین ہے امرتا کہ ٹھاکر داس اسے ڈی کوڈ کر لیں گے ۔ یہ واقعی کوئی مقامی کوڈ ہے"...... لارڈ تھامسن نے کہا۔

"ان کا ایڈریس کیا ہے"...... امرتا نے پوچھا تو لارڈ تھامسن نے ایڈریس بتا دیا۔

"مجھے بھاٹان کے لئے طیارہ چارٹرڈ کرانا پڑے گا"...... امرتا نے

کہا تو لارڈ تھامسن نے اپنے مینجر کو بلایا اور اسے امرتا کے لئے گریٹ لینڈ سے بھاٹان کے لئے طیارہ چارٹرڈ کرانے کا کہہ دیا۔ امرتا نے اپنے کاغذات مینجر کو دے دیئے۔

"میں نے ایک سرکاری میٹنگ میں جانا ہے ۔ تم پھر کب آؤ گی"...... لارڈ تھامسن نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ کوڈ حل ہو جائے پھر آؤں گی اور وعدہ رہا کہ ایک ہفتہ رہوں گی"...... امرتا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔ وش یو گڈ لک"...... لارڈ تھامسن نے کہا اور امرتا سے پرجوش انداز میں مصافحہ کر کے وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔ امرتا نے فائل اٹھا کر اسے بیگ میں رکھا اور پھر سامنے موجود فون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"امرتا بول رہی ہوں ۔ کون کال اٹنڈ کر رہا ہے"...... امرتا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ٹنڈن ہوں میڈم"...... دوسری طرف سے متوحش سی آواز سنائی دی۔

"کون ٹنڈن ۔ جوشی کہاں ہے ۔ تم کون ہو"...... امرتا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میڈم ۔ میں سپیشل سیکشن آفس سپرنٹنڈنٹ ہوں ۔ ابھی ابھی

انتہائی خوفناک اطلاع ملی ہے۔ مجھے آپ کے بارے میں معلوم نہیں تھا ورنہ میں آپ کو خود کال کرتا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیسی خبر۔ کیا کہہ رہے ہو"...... امرتا نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میڈم۔ ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ باس جوشی، موہن اور لاجونتی کی لاشیں کارسوئی ایریئے کے ایک ویران پارک میں پڑی ہوئی ملی ہیں۔ باس جوشی کے کوٹ کے اسٹریران کا آفس کارڈ چسپاں تھا جو پولیس کو مل گیا اور انہوں نے یہاں کال کر کے بتایا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو امرتا کے ذہن میں بے اختیار دھماکے سے ہونے لگ گئے۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم ہوش میں ہو"...... امرتا نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں مادام"...... شنکرن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ کرشن کہاں ہے"...... امرتا نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ پولیس اسٹیشن گئے ہیں۔ آپ اپنا نمبر بتا دیں۔ وہ اگر واپس آئیں گے تو آپ کو کال کر لیں گے"...... شنکرن نے کہا۔

"میں گریٹ لینڈ سے بول رہی ہوں۔ کرشن کو کال کر کے واپس بلاؤ اور میری اس سے فوری بات کراؤ۔ نمبر نوٹ کر لو"۔ امرتا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون پیس پر موجود نمبر دوہرا دیا۔

"یس مادام۔ میں ابھی بات کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو امرتا نے ڈھیلے ہاتھ سے رسیور رکھ دیا۔

"یہ کیا ہو گیا۔ کیسے ہو گیا۔ یہ تینوں کیسے ہلاک ہو گئے۔ کس نے ایسا کیا ہو گا۔ یہ کیا ہو گیا"...... امرتا نے انتہائی پریشان سے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو امرتا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ امرتا بول رہی ہوں"...... امرتا نے تیز لہجے میں کہا۔

"کرشن بول رہا ہوں مادام"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"کرشن۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ جوشی، موہن اور لاجونتی کو کس نے ہلاک کیا ہے اور کیوں"...... امرتا نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"مادام۔ میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ یہ کام پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہے"...... دوسری طرف سے کرشن نے کہا تو امرتا بے اختیار اچھل پڑی۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ لیکن وہ کیسے جوشی، موہن اور لاجونتی تک پہنچ گئے۔ انہیں کیسے معلوم ہو گیا اور تم نے کس طرح اتنا بڑا نتیجہ نکال لیا ہے"...... امرتا نے چیختے ہوئے کہا۔

"مادام۔ میں آپ کو تفصیل بتاتا ہوں۔ باس جوشی کو موہن نے

اطلاع دی کہ پریذیڈنٹ ہاؤس کا ریکارڈ کیپر نریش جو اس کا دوست ہے اسے چیف کلب سے اغوا کر لیا گیا ہے اور اغوا کرنے والے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں کیونکہ موہن اس کے ساتھ تھا اور وہ دونوں اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی ویٹر نے نریش کو کارڈ لا کر دیا تو نریش اسے ابھی آنے کا کہہ کر کلب کے عقبی طرف چلا گیا۔ پھر جب کافی دیر تک وہ واپس نہ آیا تو موہن نے جا کر چیکنگ کی تو نریش غائب تھا۔ البتہ وہاں سے موہن کو پاکیشیائی کرنسی کا ایک نوٹ پڑا ہوا ملا اور پھر موہن کو یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جس کار میں اسے لے جایا گیا ہے اس کا تعلق رامن کلب سے ہے جس پر باس جوشی نے موہن اور لاجونتی کو انہیں تلاش کرنے کا کہا تو موہن اور لاجونتی نے انہیں راساڈو کالونی کی ایک کوٹھی میں چیک کر لیا نریش بھی وہاں تہہ خانے میں کرسی پر بندھا ہوا موجود تھا جس پر باس جوشی خود وہاں گئے اور پھر مجھے اطلاع ملی کہ باس جوشی، موہن اور لاجونتی نے وہاں سے نریش اور دو آدمیوں کو اغوا کر کے پوائنٹ ون پر پہنچایا ہے اور باس جوشی کے مطابق ان دونوں آدمیوں کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تھا۔ پھر باس جوشی، موہن اور لاجونتی پوائنٹ ون پر ان سے پوچھ گچھ کرتے رہے۔ مجھے اچانک باس جوشی سے بات کرنے کی ضرورت پیش آئی تو میں نے وہاں فون کیا لیکن وہاں سے کسی نے فون اٹنڈ نہ کیا تو میں نے وہاں آدمی بھیجا تو اس نے بتایا کہ پوائنٹ ون خالی پڑا ہوا ہے۔ نہ وہاں باس جوشی ہے

نہ ہی موہن اور نہ ہی لاجونتی اور نہ ہی وہ دونوں آدمی اور نہ ہی نریش ہے۔ صرف انہیں یہ معلوم ہو سکا کہ وہاں سے ایک اسٹیشن ویگن اور ایک کار نکل کر جاتے ہوئے دیکھی گئی ہے۔ ہم باس جوشی، موہن اور لاجونتی کو تلاش کرتے رہے لیکن ان کا کچھ پتہ نہ چل سکا کہ اچانک مجھے تھانے سے اطلاع دی گئی کہ ایک عورت اور دو مردوں کی لاشیں کارسوئی ایریئے کے ایک ویران پارک سے پولیس کو ملی ہیں جن میں سے ایک لاش کے کوٹ کے استر پر کارڈ چسپاں تھا یہ کارڈ باس جوشی کا تھا۔ میں تھانے گیا تو وہاں واقعی باس جوشی، موہن اور لاجونتی کی لاشیں موجود تھیں۔ انہیں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا تھا"...... کرشن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ جوشی، موہن اور لاجونتی ان پر قابو نہ رکھ سکے اور انہوں نے سچوئیشن تبدیل کر کے انہیں ہلاک کر دیا۔ ویری بیڈ۔ تم ایسا کرو کرشن کہ فوری طور پر آفس کلوز کر دو اور سیکشن آفس شفٹ ہو جاؤ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ان ایجنٹوں نے انہی سے اس آفس کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہوں۔ میں بھی بھاٹان جا رہی ہوں۔ وہاں سے واپس آ کر ان لوگوں سے نمٹ لوں گی"...... امرتا نے کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو امرتا نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے کیونکہ جوشی، موہن اور لاجونتی اس کے بہترین ساتھی تھے اور ان کی اس طرح ہلاکت سے

اسے شدید صدمہ پہنچا تھا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا تو مینجر اندر داخل ہوا۔ اس نے کاغذات امرتا کی طرف بڑھا دیئے۔

"یہ لیجئے مادام۔ چارٹرڈ طیارہ تیار ہو چکا ہے۔ آپ کو ایئر پورٹ پہنچا دیا جائے"...... مینجر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن پہلے میں لارڈ صاحب سے فون پر ایک ضروری بات کرنا چاہتی ہوں"...... امرتا نے کہا۔

"یس مادام"...... مینجر نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے رسیو اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یہ لیجئے۔ بات کیجئے"...... مینجر نے دوسری طرف گھنٹی بجنے رسیور امرتا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"تم باہر جاؤ"...... امرتا نے رسیور مینجر سے لیتے ہوئے کہا تو سر ہلاتا ہوا خاموشی سے باہر چلا گیا۔

"یس"...... چند لمحوں بعد لارڈ تھامسن کی مخصوص آواز سنا دی۔

"امرتا بول رہی ہوں ڈیئر۔ میں بھاٹان جا رہی ہوں۔ میں سوچا کہ تمہیں الوداع کہہ دوں اور ہاں۔ ایک بات اور کہ اگر میرے بارے میں آپ سے معلوم کرے یا اس ٹائپ کے کوئی وغیرہ کے سلسلے میں کوئی بات ہو تو پلیز آپ میرے بارے میں بتانا۔ خاص طور پر یہ کہ میں بھاٹان میں ٹھاکر داس کے پاس ہوں"...... امرتا نے کہا۔

"ٹھیک ہے سویٹی۔ بے فکر رہو۔ لارڈ کا سینہ مدفن ہے۔ یہاں سے کوئی راز باہر نہیں جا سکتا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو امرتا نے شکریہ ادا کیا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ باہر برآمدے میں مینجر موجود تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ مینجر کے ساتھ کار میں سوار ایئر پورٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس نے دل ہی دل میں فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ پہلے اس کوڈ کو ڈی کوڈ کرا لے تاکہ وادی مشکبار میں حریت پسندوں کے اڈوں کا مکمل طور پر خاتمہ کیا جا سکے۔ اس کے بعد چاہے اسے خود پاکیشیا کیوں نہ جانا پڑے وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ ہر صورت میں کر کے ہی واپس آئے گی۔

آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے اور رات کی تاریکی اس قدر
گہری تھی کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہ دیتا تھا۔ اس اندھیرے میں
عمران اپنے ساتھیوں تنویر اور صفدر کے ہمراہ ایک چوڑے درخت
کی اوٹ میں موجود تھا۔ عمران کی آنکھوں پر نائٹ ٹیلی سکوپ موجود
تھی اور وہ سامنے کچھ فاصلے پر موجود ایک عمارت جس پر کمزور طاقت
کے بلب ٹمٹما رہے تھے غور سے دیکھ رہا تھا۔ ان تینوں نے سیاہ
لباس پہنے ہوئے تھے۔ یہ عمارت دارالحکومت سے تقریباً بائیس میل
دور ایک قدرے ویران علاقے میں تھی۔ عمارت ایک منزلہ تھی
لیکن عمارت کا رقبہ خاصا پھیلا ہوا تھا۔ عمارت کے گرد وسیع احاطہ
تھا جس کے باہر اونچی چاردیواری تھی اور چاردیواری پر خاردار تاریں
لگی ہوئی تھیں اور ہر ایک سو گز کے فاصلے پر کمزور طاقت کا ایک بلب
روشن تھا جو اس اندھیرے میں واقعی ٹمٹما رہا تھا۔ عمارت کی چھت

پر بھی سائے چلتے پھرتے نظر آ رہے تھے اور نائٹ ٹیلی سکوپ کی مدد
سے ایک ہیوی مشین گن اور ایک اینٹی ایئر کرافٹ گن بھی نظر آ
رہی تھی۔ عمارت کا جہازی سائز کا پھاٹک بند تھا اور اس پھاٹک کے
اوپر بھی خاردار تار لگی ہوئی تھی اور دو بلب ٹمٹما رہے تھے۔ اندر
احاطے سے کتوں کے بھونکنے کی آوازیں بھی مسلسل سنائی دے رہی
تھیں۔ عمارت کے چاروں کونوں پر واچنگ ٹاور موجود تھے جن میں
ہیوی مشین گنوں کے ساتھ ساتھ اینٹی ایئر کرافٹ گنیں بھی نظر آ
رہی تھیں۔ یہ عمارت جو بظاہر ایک فوجی یونٹ کے طور پر ظاہر کی
جاتی تھی اصل میں کافرستان کی وزارت سائنس کا سپیشل سٹور تھا۔
عمارت کے کمروں میں سائنسی مشینری بھری ہوئی تھی لیکن اصل
سٹور عمارت کے نیچے تہہ خانے میں تھا جو مکمل طور پر کمپیوٹر کنٹرولڈ
تھا۔ عمران نے پریذیڈنٹ ہاؤس کے ریکارڈ کیپر نریش سے علیحدہ
پوچھ گچھ کی تھی اور نریش نے اسے بتایا تھا کہ کرنام سے حاصل کردہ
ریڈ باکس صدر نے اپنی تحویل میں لے کر اسے وزارت سائنس کے
اس سپیشل سٹور میں رکھوا دیا تھا کیونکہ اس سٹور کو ہر لحاظ سے
ناقابل تسخیر سمجھا جاتا تھا اور صدر صاحب نے وزارت سائنس کے
ایک سیکشن آفیسر کو پریذیڈنٹ ہاؤس کال کر کے اس کے ذریعے یہ
ریڈ باکس اس عمارت میں پہنچایا تھا اور ریکارڈ پر چونکہ اس کی انٹری
قانوناً ضروری تھی اس لئے ریکارڈ کیپر کو اس کا علم تھا ورنہ پریذیڈنٹ
ہاؤس میں بھی سوائے صدر صاحب کی ذات کے اور کسی کو علم نہ تھا

که ریڈ باکس کہاں بھجوایا گیا ہے ۔ اس عمارت کے بارے میں
ناٹران نے جو تفصیل معلوم کرائی تھی اس کے تحت اس عمارت
میں داخلہ کسی طور پر بھی ممکن نہ تھا اور کافرستان کے انتہائی اہم
ترین راز اس عمارت کے نیچے تہہ خانے میں بنے ہوئے سپیشل سٹور
میں رکھے جاتے تھے اس لئے اس عمارت کی حفاظت نہ صرف سائنسی
آلات کے ذریعے کی جاتی تھی بلکہ اس کی حفاظت کے لئے باقاعدہ
تربیت یافتہ فوج، تربیت یافتہ خونخوار کتے بھی موجود تھے اور رات
کو اس عمارت کے اوپر سے کسی جہاز یا ہیلی کاپٹر کو گزرنے کی
اجازت نہ تھی اس لئے عمارت کی سائیڈ پر ایک اونچے لوہے کے مینار
پر کراسنگ سرخ بلب مسلسل چمکتا رہتا تھا جو اس بات کی نشاندہی
کرتا تھا کہ یہ ایریا فلائٹ کنٹرولڈ ہے ۔ ادھر سے کوئی ایئر کرافٹ اگر
گزرا تو اسے بغیر کسی نوٹس کے ہٹ کیا جا سکتا ہے ۔ دن کے وقت
پھاٹک کی دونوں سائیڈوں پر دیواریں زمین سے نمودار ہو جاتی تھیں
اور ایک مصنوعی چھت وجود میں آ جاتی تھی ۔ اس راستے میں سے
گزرنے والے کا ایک ایک بال مشینری سے چیک ہوتا تھا اور پھر
راہداری ایک کمرے میں جا کر ختم ہو جاتی تھی اور اس کمرے سے
آگے باہر کا کوئی آدمی کسی صورت بھی نہ جا سکتا تھا ۔ باقی عملہ
مستقل طور پر وہیں رہتا تھا اور اگر وہ شہر آئیں تو باقاعدہ ان کی
مسلسل سائنسی نگرانی کی جاتی تھی ۔ لیکن عمران جانتا تھا کہ جب
تک یہ ریڈ باکس حاصل نہ کر لیا جائے اس وقت تک وادی مشکبار

میں حریت پسندوں کی تحریک کو تحفظ نہیں دیا جا سکتا تھا ۔ گو اسے
معلوم تھا کہ اس ریڈ باکس سے کئی کاپیاں تیار کی گئی ہیں لیکن ان
میں سے ایک کاپی جو اس کے ہاتھ لگی تھی اسے پڑھنے کے بعد اسے
یقین تھا کہ اس کوڈ کو آسانی سے ڈی کوڈ نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ
کوڈ خود ساختہ یا کوئی مقامی کوڈ تھا ۔ یہی وجہ تھی کہ جوشی سے یہ
معلوم ہونے کے باوجود کہ امر تا ریڈ باکس کی کاپی لے کر گریٹ لینڈ
لارڈ تھامسن کے پاس گئی ہے تاکہ اسے ڈی کوڈ کرا سکے لیکن اس نے
اس کی پرواہ نہ کی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ لارڈ تھامسن گو کوڈ
میں بین الاقوامی مہارت رکھتا ہے لیکن وہ بھی اس غیر معروف اور
مقامی کوڈ کو کسی صورت ڈی کوڈ نہ کر سکے گا اس لئے اس کا خیال تھا
کہ پہلے اس ریڈ باکس کو کسی طرح یا تو حاصل کر لیا جائے یا پھر
اسے ضائع کر دیا جائے ۔ اس کے بعد ان کاپیوں کے پیچھے بھاگا جائے
یہی سوچ کر اس نے اس عمارت پر ریڈ کرنے کا فیصلہ کیا تھا اور اس
وقت وہ تنویر اور صفدر سمیت یہاں موجود تھا ۔ وہ اپنے ساتھ تنویر
اور صفدر کو اس لئے لے آیا تھا کہ اس کے خیال کے مطابق اس ریڈ
میں زیادہ افراد کی شمولیت ان سب کے لئے نقصان کا باعث بن سکتی
تھی ۔ تنویر اور صفدر کی پشت پر سیاہ رنگ کے تھیلے موجود تھے جن
میں سائنسی آلات کو زیرو کرنے والے آلات کے ساتھ ساتھ انتہائی
طاقتور ایئر گنیں اور میزائل گنیں موجود تھیں اور تنویر تو کئی بار کہہ
چکا تھا کہ کسی سوچ بچار کی ضرورت نہیں ہے ۔ بموں اور میزائلوں

سے پھاٹک کو اڑا دیا جائے اور پھر اندر داخل ہو کر ہر طرف موت بکھیر دی جائے ۔ لیکن عمران جانتا تھا کہ اس عمارت کی حفاظت کے لئے کیا انتظامات کئے گئے ہیں ۔ اسے معلوم تھا کہ اس عمارت پر ریڈ کرنا اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھنے کے مترادف ہے اس لئے وہ کافی دیر سے نائٹ ٹیلی سکوپ آنکھوں سے لگائے عمارت کا جائزہ لینے میں مصروف تھا۔

" عمران صاحب ۔ لازماً کوئی نہ کوئی گرڈلائن باہر سے اندر جا رہی ہو گی"....... صفدر نے کہا۔

" ہاں ۔ لیکن اس کو بھی یقیناً کور کیا گیا ہو گا"....... عمران نے جواب دیا۔

" تو پھر اس طرح یہاں کھڑے کیا ہو جائے گا ۔ کچھ کریں گے تو کچھ ہو گا"....... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب ۔ جب تک واچ ٹاورز کو تباہ نہ کر دیا جائے ہم کسی صورت اندر داخل نہیں ہو سکتے ۔ یا تو ہم عقبی طرف سے اندر داخل ہوں تو عقبی دو ٹاورز کو اڑایا جائے یا اگر فرنٹ کی طرف سے داخل ہوں تو سامنے کے دونوں ٹاورز کو اڑا دیا جائے"....... صفدر نے کہا۔

" چلو صفدر ۔ پہلے تم یہ کام تو کر لو"....... تنویر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

" لیکن ۔ پھاٹک پر آٹو میٹک ہیوی مشین گن موجود ہے اور ایسی

ہی ہیوی مشین گن عقبی طرف بھی ہے اس لئے ٹاورز کے تباہ ہو جانے کے باوجود ہم دونوں اطراف سے ان ہیوی مشین گنوں کا ٹارگٹ بن جائیں گے"....... عمران نے کہا۔

" ہاں ۔ تمہاری بات درست ہے ۔ واقعی ہم نے ان گنوں کی طرف خیال ہی نہ کیا تھا لیکن پھر کیا کیا جائے"....... تنویر نے اپنی عادت کے مطابق فوراً ہی اپنی کوتاہی کا اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

" میرے خیال میں اس کا ایک ہی حل ہے کہ دو اطراف سے بیک وقت حملہ کیا جائے تاکہ ان کی طاقت دو اطراف میں تقسیم ہو جائے"....... عمران نے نائٹ ٹیلی سکوپ کو آنکھوں سے ہٹا کر گلے میں لٹکاتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب ۔ یہ عمارت تو خاصی وسیع ہے اور ہمیں معلوم ہونا چاہیئے کہ سپیشل سٹور کہاں ہے کیونکہ ہم نے اس سپیشل سٹور کو اوپن کر کے وہاں سے ریڈ باکس حاصل کرنا ہے یا پھر اس سٹور کو بھی ریڈ باکس سمیت تباہ کرنا ہے"....... صفدر نے کہا۔

" تم نے اچھی بات کی ہے ۔ جہاں تک میری معلومات ہیں یہ سپیشل سٹور عمارت کے تقریباً وسط میں ہے اور نیچے تہہ خانوں میں ہے اور اس سٹور کی دیواریں اور چھت ریڈ بلاکس سے بنائی گئی ہیں اور یہ کمپیوٹر کنٹرولڈ ہے اس لئے ہمیں پہلے اس عمارت پر پوری طرح قبضہ کرنا ہو گا ۔ پھر ہی ہم اپنا مشن مکمل کر سکتے ہیں"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس عمارت کی عقبی طرف بھی فوجی ہوں گے ۔ فرنٹ کی طرف بھی اور چھت پر بھی ۔ یہ دونوں اطراف میں ہیں اور واچ ٹاورز بھی ۔ اس کے علاوہ خوفناک کتے بھی کافی تعداد میں موجود ہیں اس لئے ہمیں جو کچھ کرنا ہے سوچ سمجھ کر کرنا ہے ورنہ ہم ایک لمحے میں گولیوں سے اڑا دیئے جائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

" جب تک رسک نہیں لیا جائے گا اس عمارت پر حملہ نہیں ہو سکتا ۔ بہرحال انہوں نے ڈیفنس تو کرنا ہے اس لئے سوچنے کی بجائے عمل کرو"...... تنویر نے کہا۔

" ہم اگر مشرقی سائیڈ سے حملہ کریں تو دو واچ ٹاورز ایسے ہیں جن سے ہم پر اٹیک کیا جا سکتا ہے ۔ ان دونوں کو پہلے میزائل گنوں سے اڑایا جا سکتا ہے ۔ اس کے بعد دیوار کو میزائل سے اڑا کر ہم اندر داخل ہو سکتے ہیں اور اس طرح اندر داخل ہونے کی وجہ سے ہم چھت پر موجود ہیوی مشین گنوں کی فائرنگ سے بچ جائیں گے"۔ عمران نے کہا۔

" نہیں عمران صاحب ۔ اندر فوجی کافی تعداد میں موجود ہوں گے اور کتے بھی اس لئے ہم کہاں چھپ سکیں گے اور کتنے آدمیوں کو مار لیں گے بلکہ الٹا ہم پھنس جائیں گے ۔ البتہ ایک صورت ہو سکتی ہے کہ ہم مشرقی سمت کا جائزہ لیں ۔ اگر وہاں پائپ اوپر چھت پر جا رہے ہوں تو ہم اندر داخل ہوتے ہی اور ان پائپوں کے ذریعے چھت پر پہنچ جائیں گے اور پھر چھت کو کلیئر کر کے باقی ماندہ دونوں واچ ٹاورز کا

بھی خاتمہ کر دیں اور اس کے بعد نیچے کا رخ کریں"۔ صفدر نے کہا۔

" اتنا وقفہ انہیں مل گیا تو پورے کافرستان کی فوج اور ایئر فورس ہمیں گھیر لے گی"...... عمران نے جواب دیا۔

" تو پھر واپس چلو اور کوئی اور بات سوچو ۔ خواہ مخواہ وقت ضائع کرنے کا فائدہ"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ایک اور آسان سا حل ہے کہ ہم اندر لاتعداد بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول فائر کر دیں اور ہر طرف سے اندر داخل ہو جائیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اندر موجود سائنسی اقدامات گیس کے اثرات کو ختم کر دیں گے ۔ ایسی عمارت میں ایسا دفاع سب سے پہلے سوچا جاتا ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

" پھر تو واقعی تنویر کی بات درست ہے کہ ہمیں واپس چلے جانا چاہئے"...... صفدر نے کہا۔

" تم دونوں واپس جانا چاہتے ہو تو جا سکتے ہو ۔ میں تو مشن مکمل کر کے ہی جاؤں گا"...... عمران نے کہا تو اس بار صفدر کے ساتھ ساتھ تنویر بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہاں کھڑے کھڑے مشن مکمل ہو جائے گا کیا"...... تنویر نے ہنستے ہوئے کہا۔

" میں کوئی ایسا حل سوچ رہا ہوں کہ ہم اپنا مشن بھی مکمل کر لیں اور ہماری جانیں بھی محفوظ رہیں اور بہت سوچ بچار کے بعد

آخر کار یہ بات سامنے آئی ہے کہ ہم اندھا دھند ریڈ کرنے کی بجائے گٹر لائن والا راستہ استعمال کریں۔ اگر وہاں سائنسی آلات موجود ہوں گے تو انہیں زیرو کرنے کے لئے آلات ہمارے پاس موجود ہیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن یہ گٹر لائن کہاں ہے۔ اس کے لئے تو دن کے وقت باقاعدہ جائزہ لینا پڑے گا"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ مشرق کی سمت بلڈنگ کے آخری کونے کے قریب سڑک پر ایک چھوٹی سی برج بنی ہوئی ہے اور یہ برج اس بات کی نشانی ہے کہ یہاں سے عمارت کی گٹر لائن مین گٹر لائن میں شامل ہو رہی ہے اور اس برج کے قریب اس کا مین ڈسپوزل بنایا گیا ہے تاکہ صفائی کرنے والے یہاں سے عمارت کی گٹر لائن میں آسانی سے داخل ہو سکیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن یہ برج والی جگہ کھلی ہے اور واچ ٹاور سے اور اوپر چھت سے اسے چیک کیا جا سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اس لئے ہم لمبا چکر کاٹ کر پہلے مشرقی سمت جائیں گے اور پھر وہاں سے زمین پر کرالنگ کرتے ہوئے گٹر لائن تک پہنچنا ہو گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن گٹر لائن کہاں جا کر نکلے گی"...... صفدر نے کہا۔

"جہاں بھی جا کر نکلے۔ بہرحال ہم اندر پہنچ جائیں گے"۔ تنویر نے کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ ہم پہلے اس مشرقی سمت والے واچ ٹاورز کو میزائل سے اڑا دیں۔ اس طرح یہاں افراتفری پھیل جائے گی اور ہم اطمینان سے گٹر میں اتر جائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح خطرے کے سائرن بج جائیں گے اور باہر سے بھی ریڈ ہو سکتا ہے اور ہم چوہے دان میں پھنس کر رہ جائیں گے۔ اس لئے جو میں نے کہا ہے وہی کرو"...... عمران نے کہا تو دونوں تیار ہو گئے۔ پھر وہ پیچھے ہٹ کر کافی پیچھے جانے کے بعد مشرقی سمت کو بڑھتے چلے گئے۔ کافی فاصلہ طے کرنے کے بعد وہ سڑک کراس کر کے جیسے ہی دوسری طرف پہنچے اچانک عمران ٹھٹھک کر رک گیا۔

"اوہ۔ ہمیں کرالنگ کر کے آگے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں مین گٹر لائن کی ڈسپوزل موجود ہے۔ ہم یہیں سے گٹر لائن کے اندر چل کر آگے بڑھ سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ ہمارے پاس جدید گیس ماسک بھی موجود ہیں اس لئے ہم زیادہ آسانی سے اسے کراس کر لیں گے"...... صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تھوڑی سی جدوجہد کے بعد صفدر اور تنویر نے ڈسپوزل کے اوپر موجود فولادی ڈھکن کو اٹھا کر ایک طرف رکھ دیا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے بیگز میں سے نہ صرف گیس ماسک نکال لئے بلکہ میزائل گنیں بھی باہر نکال کر انہیں جوڑ کر ہاتھوں میں پکڑ لیں جبکہ مشین پسٹل ان کی جیبوں میں پہلے

سے موجود تھے۔ گیس ماسک لگانے کے بعد سب سے پہلے عمران نیچے اترا۔ اس کے پاس باریک سی پنسل ٹارچ تھی جس کی روشنی بے حد تیز تھی۔ گٹر میں کافی پانی مسلسل بہہ رہا تھا لیکن گٹر خاصا بڑا تھا اس لئے اس کی دونوں سائیڈوں میں خشک جگہ بھی کافی موجود تھی۔ نیچے اتر کر صفدر اور تنویر نے ہاتھ باہر نکال کر اس فولادی ڈھکن کو گھسیٹ کر قریب کیا اور پھر ایک جھٹکے سے اسے کافی حد تک سوراخ کے اوپر رکھ دیا اور پھر وہ نیچے اتر کر خشک جگہ پر چلتے ہوئے آگے عمارت کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ کافی فاصلہ طے کرنے کے بعد عمران یکلخت رک گیا۔ اس نے اشارے سے عمارت کی طرف سے آنے والے گٹر کی نشاندہی کی جو اس مین لائن میں آکر شامل ہو رہا تھا۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نکالا اور اس کی سائیڈ پر موجود بٹن پریس کیا تو اس باکس کے کونے میں سبز رنگ کا چھوٹا سا بلب جل اٹھا۔ عمران اس باکس کو اٹھائے پانی کو کراس کر کے اس چھوٹے گٹر میں داخل ہو گیا۔ یہ گٹر مین گٹر سے کافی چھوٹا تھا اور اس میں پانی کی مقدار بھی اس لئے کافی محسوس ہو رہی تھی۔ مین گٹر چوڑائی میں اس سے زیادہ تھا لیکن اس چھوٹے گٹر میں بھی کچھ نہ کچھ خشک جگہ بہرحال موجود تھی۔ عمران کی ٹارچ کی روشنی میں وہ قدم بڑھاتے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے کہ اچانک گٹر نے موڑ کاٹا اور اس کے ساتھ ہی وہ تینوں بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئے کیونکہ گٹر کے درمیان باقاعدہ ٹھوس دیوار بنائی گئی تھی جبکہ

گندے پانی کے نکاس کے لئے اس دیوار کا نچلا حصہ تین فٹ تک خالی رکھا گیا تھا۔ اب دو صورتیں تھیں۔ یا تو اس دیوار کو توڑ دیا جائے یا پھر گندے اور بدبودار پانی میں لیٹ کر کرالنگ کرتے ہوئے دوسری طرف پہنچا جائے۔ عمران نے مڑ کر صفدر کو مخصوص اشارہ کیا کیونکہ گیس ماسک کی وجہ سے وہ بول نہ سکتے تھے۔ صفدر نے جلدی سے اپنی پشت پر موجود بیگ کو اتار کر عمران کے سامنے کر دیا۔ عمران نے ٹارچ کی روشنی میں اس بیگ میں سے ایک سرخ رنگ کی پٹی نکالی جس پر چھوٹے چھوٹے سینکڑوں کی تعداد میں ابھار تھے۔ عمران نے اس پٹی کی عقبی سمت پر موجود اسٹیکر کا کاغذ اتارا اور پھر پٹی کا کونہ موڑ کر اس نے اس پٹی کو درمیانی دیوار کے ساتھ لگا کر دبایا تو پٹی اس دیوار کے ساتھ اس طرح چپک گئی جیسے لوہا مقناطیس سے چمٹتا ہے۔ عمران تیزی سے پیچھے ہٹا تو صفدر اور تنویر بھی پیچھے ہٹ گئے۔ چند لمحوں بعد دھماکہ ہوا اور دیوار کے پرخچے اڑ گئے۔ دھول، سیمنٹ اور بجری ہر طرف اڑنے لگی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے چونکہ گیس ماسک لگائے ہوئے تھے اس لئے انہیں نہ ہی دھماکہ سنائی دیا اور نہ ہی وہ مٹی، سیمنٹ اور بجری سے متاثر ہوئے تھے۔ چند لمحوں بعد جب دھول اور مٹی وغیرہ بیٹھ گئی تو عمران ہاتھ میں باکس پکڑے آگے بڑھا ہی تھا کہ اچانک باکس پر جلنے والے بلب کا رنگ تبدیل ہو گیا۔ اب وہ سبز کی بجائے سرخ رنگ کا تھا۔ عمران رک گیا۔ اس نے صفدر کو ایک بار پھر اشارہ کیا تو صفدر نے

بیگ میں سے ایک چھوٹا سا ٹارچ نما آلہ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا ۔ یہ سائنسی مشینری کو وقتی طور پر ناکارہ کر سکتا تھا ۔ گو وہ وقفہ خاصا کم ہوتا تھا لیکن بہرحال اتنا ضرور تھا کہ وہ اس جگہ کو آسانی سے کراس کر سکتے تھے ۔ عمران نے اس آلے کا رخ سامنے کی طرف کر کے اس کا بٹن پریس کیا تو اس کے ساتھ ہی اس کے دوسرے ہاتھ میں موجود باکس پر جلنے والے بلب کا رنگ فوری طور پر دوبارہ سبز ہو گیا اور عمران نے قدم آگے بڑھا دیئے ۔ صفدر اور تنویر بھی اس کے ساتھ لگ کر چل رہے تھے ۔ عمران کے قدم تیزی سے بڑھ رہے تھے وہ اس آلے کا بٹن پریس کیئے ہوئے تیزی سے آگے بڑھا چلا جا رہا تھا ۔ اچانک گٹر لائن آگے جا کر بند ہو گئی ۔ وہاں ڈسپوزل ہول موجود تھا سائیڈ پر لوہے کی سیڑھیاں اوپر جاتی دکھائی دے رہی تھیں جبکہ اوپر ڈھکن بھی موجود تھا ۔ عمران نے صفدر کو اشارہ کیا تو صفدر تیزی سے سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچا اور پھر اس نے دونوں ہاتھوں سے زور دے کر اوپر موجود فولادی ڈھکن کو تھوڑا سا سائیڈ پر کھسکا دیا ۔ اس کے ساتھ ہی ہلکی سی روشنی اندر آنے لگی ۔ صفدر نے دوبارہ اس فولادی ڈھکن کو اٹھا کر سائیڈ پر کیا ۔ وہ اس لئے احتیاط سے یہ سب کچھ کر رہا تھا کہ ڈھکن ہٹنے اور رکھے جانے کی آواز کسی کے کانوں تک نہ پہنچ سکے ورنہ وہ واقعی چوہے دان میں پھنس کر رہ جائیں گے ۔ چار بار کوشش کے بعد اس نے ڈھکن کو ایک سائیڈ پر کر دیا اور وہ سیڑھیاں چڑھ کر اس سوراخ سے باہر چلا گیا ۔ اس کی پیروی

نے کی اور وہ بھی اوپر چلا گیا تو عمران نے باکس کو جیب میں رکھا ۔ البتہ ٹارچ نما آلہ ایک ہاتھ میں پکڑ کر دوسرے ہاتھ سے سر اور چہرے پر چڑھا ہوا گیس ماسک اتار کر اس نے اوپر صفدر کی طرف بڑھا دیا ۔ صفدر اور تنویر پہلے ہی گیس ماسک اتار چکے تھے جبکہ میزائل گنیں انہوں نے کاندھوں سے لٹکا لی تھیں ۔ اس وقت وہ عمارت کے ایک ایسے حصے میں تھے کہ درمیان میں خالی جگہ تھی جبکہ ایک طرف دیواریں تھیں اور ایک طرف تنگ سی راہداری تھی عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر وہ احتیاط سے قدم بڑھاتا ہوا اس راہداری کی طرف بڑھتا چلا گیا ۔

"ہم نے یہاں سائنسی مشینری کو چیک کرنا اور اس کا خاتمہ کرنا ہے"...... عمران نے رک کر سرگوشی کرتے ہوئے کہا تو صفدر اور تنویر دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔ وہ تینوں محتاط انداز میں آگے بڑھتے چلے گئے کہ اچانک عمران رک گیا ۔ وہ تیزی سے جھکا اور اس نے اپنا ایک کان زمین سے لگا دیا ۔ دوسرے لمحے اٹھ کر اس نے نظروں سے گھوم کر چاروں طرف کا جائزہ لیا اور پھر اس کی نظریں ایک سرخ رنگ کی کھڑکی پر جم گئیں ۔ اس نے صفدر اور تنویر کو محتاط انداز میں اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ خود بھی محتاط انداز میں قدم بڑھاتا ہوا اس سرخ رنگ کی کھڑکی کی طرف بڑھنے لگا ۔ کھڑکی فرنچ سٹائل تھی اور اس پر سرخ رنگ کا شیشہ لگا ہوا تھا ۔ عمران نے اس کے نچلے حصے میں دونوں ہاتھ رکھ کر شیشے کو آہستہ

سے اوپر اٹھایا تو شیشہ بے آواز اوپر کو اٹھتا چلا گیا۔ عمران نے ایڑیاں
اٹھا کر سر اونچا کیا اور اندر جھانکا تو اس کے چہرے پر مسرت کے
تاثرات ابھر آئے۔ دوسری طرف ایک ہال نما کمرہ تھا جس میں چاروں
طرف دیواروں کے ساتھ مشینری نصب تھی اور یہ سب مشینری
آٹو میٹک تھی۔ عمران نے مڑ کر تنویر کو قریب آنے کا اشارہ کیا اور پھ
اس کا بیگ کھول کر اس نے اس کے اندر سے ایک چھوٹی سی گ
نکالی۔ یہ بظاہر ایسی گن تھی جیسے چھوٹے بچے چھوٹے پرندوں کا شکا
کرنے کے لئے اٹھائے پھرتے رہتے ہیں۔ عمران نے اسے ایک
کے لئے چیک کیا اور پھر اس نے گن کا دہانہ کھڑکی کے اندر کی طر
کر کے اس کا ٹریگر دبا دیا۔ گن میں سے سرخ رنگ کے مادے
پھوار سی نکل کر اندر گرنے لگی۔ کافی دیر تک ٹریگر دبائے رکھنے
بعد عمران نے گن ہٹا کر اسے دوبارہ تنویر کی طرف بڑھا دیا اور
جیب سے سائیلنسر لگا مشین پسٹل نکال کر اس نے اس کا
اندرونی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ ہلکی سی کھٹاک کھٹاک کی آواز
ساتھ ہی عمران تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔ چند لمحوں بعد کھڑکی میں
سرخ رنگ کا گاڑھا دھواں باہر نکلنے لگا۔ عمران اپنے ساتھیوں سم
خاموش کھڑا تھا۔ جب دھواں چھٹ گیا تو عمران نے اپنے ساتھ
کو اوپر چڑھ کر اندر کودنے کا اشارہ کیا اور خود اس نے دونوں
کھڑکی کی دہلیز پر رکھے اور ایک جمپ سے وہ ایک لمحے کے لئے
پر نظر آیا اور دوسرے لمحے وہ اندر کود چکا تھا۔ اس کے پیچھے صفد

تنویر بھی اسی طرح کھڑکی سے کود کر اندر داخل ہوئے تو انہوں نے
دیکھا کہ وہاں موجود تمام مشینری پر جیسے کسی نے سرخ رنگ کا
پینٹ کر دیا ہو اور تمام مشینری بند تھی۔ ایک طرف فولاد کا بڑا سا
دروازہ تھا۔

"کھڑکی بند کر دو اور ادھر آجاؤ۔ ابھی کچھ لوگ مشینری کو چیک
کرنے آئیں گے ہم نے انہیں کور کرنا ہے تاکہ ان سے اندرونی
حالات معلوم کئے جا سکیں"...... عمران نے سرگوشیانہ انداز میں کہا
تو صفدر نے مڑ کر فرنچ ٹائپ کھڑکی کا شیشہ گرا کر اسے لاک کر دیا
اور اس کے ساتھ ہی وہ تینوں اس فولادی دروازے کی سائیڈوں میں
کھڑے ہو گئے۔

"صرف ایک آدمی کو زندہ رکھنا ہے۔ باقیوں کی آواز نہ نکلے"۔
عمران نے ایک بار پھر سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور اسی لمحے دروازے
کی دوسری طرف سے کھڑکھڑاہٹ کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ یوں
محسوس ہو رہا تھا جیسے فولادی دروازہ کھولنے کے لئے زنجیریں علیحدہ کی
جا رہی ہوں۔ چند لمحوں بعد فولادی دروازے کا ایک پٹ کھلا اور یکے
بعد دیگرے تین افراد اندر داخل ہوئے لیکن اس سے پہلے کہ وہ
سنبھلتے عمران اور اس کے ساتھی یکلخت بھوکے عقابوں کی طرح ان پر
ٹوٹ پڑے۔ سب سے آگے آنے والے کو عمران نے اپنے بازوؤں
میں جکڑ لیا تھا۔ اس کی گردن کے گرد عمران کا بازو تھا۔ اس آدمی کا
چہرہ تیزی سے سرخ ہوتا چلا جا رہا تھا۔ اس نے چیخنے کی کوشش کی

لیکن اس کے گلے سے کوئی آواز نہ نکل سکی تھی جبکہ اس دوران صفدر اور تنویر باقی دونوں افراد کے سنبھلنے سے پہلے ان کی گردنیں توڑ ڈالنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ عمران کے اشارے پر تنویر نے فولادی دروازے کو بند کر دیا تو عمران نے اپنی گرفت میں آئے ہوئے آدمی کو یکلخت اچھال کر نیچے فرش پر پٹخ دیا۔ نیچے گر کر اس آدمی نے اٹھنے کی کوشش کی ہی تھی کہ عمران نے پیر اس کی گردن پر رکھا اور تیزی سے اسے موڑ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس آدمی کا چہرہ ایک بار پھر تیزی سے مسخ ہوتا چلا گیا۔

"کیا نام ہے تمہارا۔ بولو کیا نام ہے"...... عمران نے پیر کو تھوڑا سا واپس موڑتے ہوئے غرا کر کہا۔

"بوچرن۔ بوچرن۔ میں الیکٹرک انجینئر بوچرن ہوں"...... اس آدمی نے رک رک کر کہا۔

"سپیشل سٹور کو کنٹرول کرنے والا کمپیوٹر کہاں ہے"۔ عمران نے پیر کو ذرا سا آگے کی طرف موڑ کر واپس پیچھے کرتے ہوئے کہا۔

"اسی۔ اسی ہال میں ہے۔ چوتھی مشین۔ کنٹرولنگ مشین۔ کمپیوٹر سپیشل سٹور کے اندر ہے"...... اس آدمی نے کہا تو عمران نے پیر ہٹایا اور پھر جھک کر اس نے اسے گردن سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے کھڑا کر دیا۔

"کہاں ہے۔ دکھاؤ"...... عمران نے اسے آگے کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔

"یہ۔ یہ ہے جو بند ہو چکی ہے۔ یہ کنٹرولنگ مشین ہے سپیشل سٹور کی۔ یہ سب مشینیں اچانک بند ہو گئی ہیں"...... بوچرن نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن مسلتے ہوئے رک رک کر کہا۔

"سپیشل سٹور کا دروازہ کہاں سے کھلتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ساتھ والے آفس سے۔ پرمیپ کمار کنٹرولر کے آفس سے"۔ بوچرن نے کہا۔

"کیا حلیہ ہے اس کا۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا تو بوچرن نے حلیہ بتا دیا۔ وہ سخت خوفزدہ نظر آ رہا تھا۔ ظاہر ہے وہ فیلڈ کا آدمی نہیں تھا اس لیے وہ کوئی مزاحمت کر ہی نہ پا رہا تھا۔ اسی لمحے دروازے کی دوسری طرف ایک بار پھر کھڑکھڑاہٹ کی آواز سنائی دی تو عمران نے جھپٹ کر بوچرن کو پکڑا اور اسے گھسیٹتا ہوا تیزی سے لے جا کر دروازے کی سائیڈ دیوار کے ساتھ لگا دیا۔ صفدر اور تنویر بھی بجلی کی سی تیزی سے سائیڈوں پر ہو گئے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی جس نے ہاتھ میں مشین گن پکڑی ہوئی تھی تیزی سے اندر داخل ہوا ہی تھا کہ عمران نے بوچرن کو اس پر اچھال دیا اور وہ دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے ہی تھے کہ عمران کی لات حرکت میں آئی اور اٹھتا ہوا بوچرن ہلکی سی چیخ مار کر نیچے گر گیا۔ اسی لمحے تنویر بجلی کی سی تیزی سے جھپٹا اور اٹھنے کی کوشش کرتے

ہوئے مشین گن بردار کی گردن پر اس کے دونوں ہاتھ جم گئے۔ دوسرے لمحے پلک جھپکنے سے بھی پہلے ہلکی سی کٹک کی آواز سنائی دی اور اس آدمی کے منہ سے ہلکی سی خرخراہٹ کی آواز نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم یکلخت ایک جھٹکے سے ڈھیلا پڑ گیا جبکہ صفدر نے اس دوران نہ صرف دروازہ بند کر دیا تھا بلکہ اس نے اسے اندر سے لاک بھی کر دیا تھا۔ بوچرن ضرب کھا کر بے ہوش ہوا ہی تھا کہ عمران تیزی سے مڑا اور اس مشین کی طرف بڑھ گیا جس کی طرف بوچرن نے اشارہ کیا تھا۔ وہ چند لمحے غور سے اس مشین کو دیکھتا رہا اور پھر اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نکالا اور پھر اس پر موجود بٹن پریس کیا تو باکس کے ایک کونے سے سرر کی آواز کے ساتھ ہی جیسے ہوا تیز رفتاری سے باہر نکلنے لگی ہو۔ عمران نے باکس کے اس حصے کا رخ اس مشین کی طرف کیا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد اس مشین پر موجود سرخ رنگ جیسے اچانک غائب ہوتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی رکی ہوئی مشین خود بخود چل پڑی۔ عمران نے باکس آف کر کے اسے جیب میں ڈالا اور پھر تیزی سے دونوں ہاتھوں سے اس نے اس مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ہاتھ ہٹا لئے۔

"چلو۔ ہمیں اس پردیپ کمار کے آفس میں جانا ہے۔ آؤ۔ یہ گن بھی لے لو شاید کام آ جائے"...... عمران نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ صفدر اور تنویر اس کے پیچھے تھے۔ تنویر

نے گن اٹھا لی تھی اور دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے اس نے گن کی نال بے ہوش پڑے ہوئے بوچرن کے سینے پر رکھ کر اسے دبایا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ گن کو ہلکے ہلکے جھٹکے لگے اور اس کے ساتھ ہی بوچرن کا جسم ایک بار پھر اوپر کی طرف اچھلا اور پھر بالکل ہی ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ اس دوران عمران نے فولادی دروازہ کھولا اور باہر جھانکا۔ یہ ایک راہداری تھی جس کے ساتھ ہی چند قدم پر ایک دروازہ تھا جس میں سے باتوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے دروازے کے قریب رک کر اندر جھانکا تو اندر دو آدمی ایک مشین کے سامنے کھڑے تھے۔

"یہ مشین خود بخود رک گئی اور خود بخود چل پڑی۔ کہاں گیا ہے وہ بوچرن۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے"...... ایک لمبے قد اور بھاری جسم کے آدمی نے چیختے ہوئے ساتھ کھڑے ہوئے آدمی سے کہا۔

"وہ مشین روم کو چیک کر رہا ہے جناب۔ کوئی گڑبڑ ہو گئی ہو گی"...... دوسرے آدمی نے بڑے مصالحت پسند لہجے میں کہا تو عمران اس چیخنے والے آدمی کو دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہ پردیپ کمار ہے۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل ہوا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں موجود سائیلنسر لگے مشین پسٹل نے گولیاں اگلنا شروع کر دیں اور وہ دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے ہی تھے کہ عمران بجلی کی سی تیزی سے انہیں پھلانگتا ہوا آگے بند دروازے کی طرف بڑھ گیا جس پر سرخ رنگ سے ایس آر کے حروف لکھے ہوئے تھے۔ عمران نے دروازہ کھولا

تو دوسری طرف ایک سرنگ سی نیچے جاتی دکھائی دے رہی تھی۔

"صفدر۔یہاں کا خیال رکھنا۔ سپیشل سٹور کا دروازہ کھل گیا ہے۔ تنویر تم میرے ساتھ آؤ"...... عمران نے کہا اور پھر تیزی سے سرنگ میں اترتا چلا گیا۔ اسے معلوم تھا کہ اس سرنگ یا سپیشل ہال میں کوئی سائنسی حفاظتی انتظامات ہوں گے بھی سہی تو وہ مشینری کے بند ہونے کی وجہ سے کام نہیں کر رہے اس لئے وہ بے دھڑک دوڑتا ہوا اندر داخل ہو گیا تھا۔ تنویر اس کے پیچھے دوڑ رہا تھا۔ سرنگ کا اختتام ایک بڑے دروازے پر ہوا جو کھلا ہوا تھا۔ عمران اندر داخل ہوا تو یہ ایک کافی بڑا ہال نما تہہ خانہ تھا جس میں دیواروں کے ساتھ ساتھ فولادی الماریاں بنی ہوئی تھیں۔ تنویر اوپر دروازے پر ہی رک گیا تھا۔ عمران نے تیزی سے اس تہہ خانے کا راؤنڈ لگایا اور پھر وہ ایک الماری کے سامنے رک گیا۔ اس پر پریذیڈنٹ ہاؤس سپیشل کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ عمران نے جیب سے سائیلنسر لگا مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے اس نے الماری کے تالے پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ چند لمحوں بعد جب اس نے الماری کے پٹ کھولے تو اندر الماری کے چاروں خانوں میں فائلیں بھری ہوئی تھیں۔ البتہ سب سے نچلے خانے میں ایک سرخ رنگ کا دس انچ مربع کا باکس بھی موجود تھا جس پر باقاعدہ سیل لگائی گئی تھی۔ عمران نے جھپٹ کر اسے اٹھایا۔ اس کے ساتھ ایک کارڈ تھا جس پر پریذیڈنٹ ہاؤس کی مہر کے ساتھ ساتھ پریذیڈنٹ کے دستخط تھے۔

عمران سمجھ گیا کہ یہی اس کا مطلوبہ باکس ہے۔ اس نے باکس کو جیب میں ڈالا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"ٹی ایس ریز بم دو مجھے۔ جلدی کرو"...... عمران نے تنویر سے کہا تو تنویر نے بجلی کی سی تیزی سے اپنی پشت سے بیگ اتارا اور اس کی زپ کھول کر عمران کے سامنے کر دیا۔ عمران نے دو لمحوں کی کارروائی کر کے ایک لمبا لیکن چپٹا سا نیلے رنگ کا باکس نکالا۔ اس کے کونے پر موجود ناب کو اس نے زور سے گھمایا اور پھر اسے ایک الماری کے پیچھے رکھ کر وہ تیزی سے مڑا۔

"آؤ اب نکل چلیں"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر وہ دوڑتے ہوئے سرنگ کے راستے سے اس کمرے میں آئے تو صفدر دروازے کی سائیڈ پر چھپا ہوا تھا۔

"کوئی آیا تو نہیں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ صفدر نے مختصر سا جواب دیا۔

"آؤ۔ ہم نے پھر اسی مشین روم میں جانا ہے"...... عمران نے کہا اور دروازے سے باہر جھانکا لیکن راہداری خالی پڑی ہوئی تھی۔ وہ تیزی سے لیکن محتاط انداز میں دوڑتے ہوئے واپس اس مشین روم میں آئے اور عمران جلدی سے اس فرنچ ٹائپ کھڑکی کی طرف بڑھ گیا۔

"صفدر۔ کسی مشین کے پیچھے زیرو ایکس بم رکھ دو اور آ جاؤ۔ جلدی کرو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کھڑکی کا

شیشہ اٹھایا اور جمپ لگا کر وہ ایک لمحے کے لئے اس کھڑکی پر چڑھا اور دوسری طرف کود گیا۔ اس کے پیچھے تنویر آ گیا اور کچھ دیر ٹھہر کر صفدر بھی کھڑکی سے کود کر باہر آ گیا تو عمران نے شیشہ واپس نیچے کیا اور اسے مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر لاک کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ اس طرف دوڑے جہاں گٹر کا دہانہ تھا۔ پھر صفدر اور تنویر نے دہانہ دیکھا تو عمران نے جیب سے ٹارچ اور وہ باکس نما آلہ نکال کر اس کا بٹن پریس کیا اور پھر وہ تیزی سے سیڑھیاں اترتا ہوا گٹر میں داخل ہو گیا۔ اس کے عقب میں تنویر اور صفدر بھی نیچے آ گئے۔

تھوڑی دیر بعد وہ دوڑتے ہوئے اس جگہ پہنچ گئے جہاں انہوں نے دیوار توڑی تھی۔ اس دوران عمران کے ہاتھ میں باکس موجود رہا تھا جس کا بلب جلتا رہا تھا لیکن ٹوٹے ہوئے حصے کو کراس کرنے کے بعد عمران نے باکس کو آف کر کے جیب میں ڈال لیا۔ اب اس کے ہاتھ میں صرف ٹارچ تھی کیونکہ اس دیوار کی دوسری طرف کوئی سائنسی حربہ موجود نہیں تھا۔ وہ تینوں دوڑتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اسی ڈسپوزل ہول سے باہر آ گئے جہاں سے وہ گٹر میں داخل ہوئے تھے۔ صفدر اور تنویر دونوں نے ڈھکن کو واپس ہول پر رکھا اور پھر وہ تینوں تیزی سے سڑک کراس کر کے واپس اسی جگہ پہنچ گئے جہاں پہلے وہ درختوں کی اوٹ لے کر عمارت کا جائزہ لیتے رہے تھے۔ عمارت کے گرد ویسے ہی کم پاور کے بلب ٹمٹما رہے تھے۔ واچ ٹاورز اور چھت پر ویسے ہی سائے ادھر ادھر آتے جاتے دکھائی دے

رہے تھے اور وقفے وقفے سے کتوں کے بھونکنے کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں۔

"یہ تو واقعی جادوگری ہو گئی ہے عمران صاحب"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جلدی نکلو یہاں سے۔ کسی بھی لمحے لاشیں وغیرہ دریافت ہو سکتی ہیں اور ہمیں گھیر لیا جائے گا"...... تنویر نے کہا۔

"بے فکر رہو۔ ابھی دو اور صدمے انہوں نے اٹھانے ہیں"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے صفدر کے بیگ سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکالا اور اس کا رخ عمارت کی طرف کر کے اس نے بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے آلے پر زرد رنگ کا بلب جل اٹھا تو عمران نے ایک بار پھر بٹن کو پریس کر دیا اور اس بار زرد رنگ کا بلب جھماکے سے بجھ گیا اور اس سے نیچے سرخ رنگ کا بلب ایک لمحے کے لئے جلا اور پھر فوراً ہی بجھ گیا تو عمران نے اسے الٹا کر کے اس کے دوسرے رخ کو عمارت کی طرف کیا اور پھر اس کی سائیڈ پر موجود بٹن کو پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے اس پر زرد رنگ کا ایک اور بلب جل اٹھا۔ عمران نے دوسری بار بٹن دبایا تو بلب ایک جھماکے سے بجھ گیا۔ اس کی جگہ سرخ رنگ کی لائٹ نکلی اور پھر وہ بھی غائب ہو گئی۔

"کوئی دھماکہ تو نہیں ہوا عمران صاحب"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب صحیح معنوں میں جادوگری ہوئی ہے۔ مشین روم کی تمام مشینری انہیں اس طرح پگھلی ہوئی ملے گی جیسے کسی نے مشینری کو دہکتی ہوئی بھٹی میں ڈال دیا ہو اور اس سپیشل سٹور کی تمام الماریاں مع اپنے سامان کے جل کر راکھ ہو چکی ہوں گی جبکہ باقی سب کچھ ویسے ہی موجود ہو گا جیسا کہ عام حالات میں ہوتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس بار آپ نے بڑے جدید آلات استعمال کئے ہیں۔ سرخ پاؤڈر کے چھڑکاؤ سے مشینوں کو روک دینا اور اب یہ مخصوص قسم کے بم"...... صفدر نے واپس مڑتے ہوئے کہا۔

"ناٹران کی وجہ سے ایسے جدید آلات مہیا ہو گئے ہیں ورنہ وہی عام بم اور عام فائرنگ کی جاتی"...... عمران نے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ کافی پیچھے درختوں کے جھنڈ میں کھڑی کار تک پہنچ گئے اور پھر کار تیزی سے آگے بڑھی اور چونکہ عمران نے اس کی لائٹس بند کر رکھی تھیں اس لئے وہ اندھیرے کا جزو بنی تیزی سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ عمران مطمئن تھا کہ اس نے ریڈ باکس حاصل کر کے بنیادی کامیابی حاصل کر لی ہے۔

ٹھاکر داس خاصا بوڑھا آدمی تھا۔ اس کی کمر جھکی ہوئی تھی اور پلکوں کے بال تک سفید تھے لیکن اس کی عام صحت خاصی اچھی تھی یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے وہ اس قدر بوڑھا نہ ہو جس قدر اپنے آپ کو پوز کرتا ہے۔ اس وقت امرتا اس کے سامنے بیٹھی ہوئی اسے امید بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی کیونکہ ریڈ باکس سے حاصل کی گئی فائل ٹھاکر داس کے ہاتھوں میں تھی اور وہ اسے غور سے دیکھنے میں مصروف تھا جبکہ کمرے میں خاموشی طاری تھی۔

"یہ واقعی مقامی کوڈ ہے۔ وادی مشکبار کا ایک قدیم کوڈ جسے قدیم دور کے ایک عالم نے بادشاہ کی خط و کتابت کو دوسروں کی نظروں سے محفوظ رکھنے کے لئے ایجاد کیا تھا۔ اسے کسارو کی کوڈ کہا جاتا ہے کیونکہ کہا جاتا ہے کہ اس قدیم دور کے عالم کا نام کساروکی تھا"...... بوڑھے ٹھاکر داس نے فائل کو واپس میز پر رکھتے ہوئے کہا

تو امرتا کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

" گڈ گاڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ واقعی دنیا کے ماہر ترین آدمی ہیں۔ مجھے آپ سے ملاقات کر کے بے حد مسرت ہو رہی ہے۔ پلیز جس قدر جلد ممکن ہو سکے اسے ڈی کوڈ کریں کیونکہ ہمارا ایک ایک لمحہ قیمتی ہے"...... امرتا نے کہا۔

" یہ بہت محنت طلب اور وقت طلب کام ہے مس امرتا۔ اس کا معاوضہ کون دے گا"...... بوڑھے ٹھاکر داس نے کہا۔

" حکومت کافرستان دے گی۔ آپ قطعی بے فکر رہیں۔ جو معاوضہ آپ طلب کریں گے وہ ہمیں منظور ہے۔ آپ بس اسے ڈی کوڈ کر دیں"...... امرتا نے کہا۔

" میری بات حکومت کافرستان کے کسی بڑے افسر سے کراؤ یا پھر تم خود مجھے دس لاکھ روپے معاوضہ ادا کرو۔ میں پیشگی معاوضہ لے کر کام شروع کرتا ہوں"...... ٹھاکر داس واقعی اس معاملے میں خاصا سخت ثابت ہو رہا تھا۔

" لیکن اس بات کا فیصلہ کیسے ہو گا جناب کہ آپ نے اسے درست ڈی کوڈ کیا ہے"...... امرتا نے کہا تو ٹھاکر داس کا چہرہ یکلخت بدل گیا۔

" تم۔ تم نے مجھ پر بداعتمادی کی ہے۔ مجھ پر۔ ٹھاکر داس پر"...... ٹھاکر داس نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" اوہ نہیں جناب۔ میں نے بس ویسے ہی پوچھ لیا تھا۔ آئی ایم

سوری جناب"...... امرتا نے فوراً ہی پینترہ بدلتے ہوئے انتہائی معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

" آئندہ محتاط رہنا لڑکی ورنہ نقصان اٹھاؤ گی"...... ٹھاکر داس نے کہا۔

" سوری سر۔ آئندہ آپ کو کوئی شکایت نہیں ہو گی۔ آپ کام شروع کریں۔ میں آپ کو دس لاکھ روپے کا گارینٹڈ چیک دے دیتی ہوں"...... امرتا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی اندرونی جیب سے ایک چیک بک نکالی۔ اس نے ایک چیک پر دستخط کئے اور پھر اسے چیک بک سے علیحدہ کر کے ٹھاکر داس کی طرف بڑھا دیا۔ ٹھاکر داس نے چیک لے کر غور سے دیکھا اور پھر اسے تہہ کر کے اس نے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ لیا۔

" ٹھیک ہے۔ فائل میرے پاس چھوڑ جاؤ۔ ایک ہفتے بعد آ کر لے جانا"...... ٹھاکر داس نے کہا۔

" اوہ نہیں جناب۔ میں نے پہلے ہی عرض کیا ہے کہ ایک ایک لمحہ قیمتی ہے۔ آپ اسے جلد از جلد ڈی کوڈ کریں۔ پلیز"...... امرتا نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں اس عمر میں زیادہ طویل وقت کام نہیں کر سکتا۔ پھر یہ انتہائی محنت طلب اور وقت طلب کام ہے اس لئے اگر تین گھنٹے روزانہ اس پر کام کیا جائے تب بھی چار پانچ روز تو لگ ہی جائیں گے"...... ٹھاکر داس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ بے شک معاوضہ ڈبل لے لیں لیکن اسے آج ہی ڈی کوڈ کر دیں"...... امرتا نے کہا۔

"ایسا ممکن ہی نہیں ہے مس امرتا۔ چار پانچ روز بہرحال اس کو لگ ہی جائیں گے"...... ٹھاکر داس نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر مجھے یہ دن یہاں گزارنے پڑیں گے۔ اگر آپ کے پاس میری رہائش کی کوئی جگہ نہ ہو تو میں کسی ہوٹل میں کمرہ لے لیتی ہوں"...... امرتا نے کہا۔

"میں بوڑھا آدمی ہوں اور اکیلا رہتا ہوں اس لئے تنہائی پسند ہوں۔ آپ پلیز کسی ہوٹل میں کمرہ لے لیں تاکہ میں ڈسٹرب نہ ہو جاؤں ورنہ مجھ سے کام نہیں ہو سکے گا"...... ٹھاکر داس نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کام شروع کریں۔ میں یہاں کسی ہوٹل میں ٹھہر جاتی ہوں"...... امرتا نے اٹھتے ہوئے کہا تو ٹھاکر داس بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"میرا ڈرائیور آپ کو ہوٹل چھوڑ آئے گا"...... ٹھاکر داس نے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"یہاں کسی اچھے سے ہوٹل کا نام بھی بتا دیں اور اپنا فون نمبر بھی تاکہ میں وقتاً فوقتاً آپ سے معلوم کر سکوں"...... امرتا نے اس کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"نیشنل ہوٹل یہاں کا سب سے بڑا اور اچھا ہوٹل ہے اور جب

آپ کا کام ہو جائے تو میں آپ کو خود فون کر دوں گا۔ آپ مجھے ڈسٹرب نہ کریں"...... ٹھاکر داس نے کہا اور پھر باہر صحن میں موجود اپنے ڈرائیور کو بلا کر اس نے امرتا کو ہوٹل چھوڑنے کا کہا اور خود فائل اٹھائے آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ہوا وہ برآمدے کے بعد راہداری میں مڑ کر غائب ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد امرتا نیشنل ہوٹل کے ایک کمرے میں موجود تھی۔ ایک بار تو اس کا ارادہ ہوا کہ وہ واپس کافرستان چلی جائے اور پھر وہاں سے چار پانچ روز بعد واپس آ جائے لیکن پھر اس نے یہ سوچ کر ارادہ بدل دیا کہ اگر وہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چکر میں الجھ گئی تو پھر اس کی واپسی مشکل ہو جائے گی اور جب تک یہ فائل ڈی کوڈ نہیں ہو جاتی اس وقت تک اس کی ساری کارکردگی بے کار ثابت ہو رہی تھی اس لئے اس نے فیصلہ کیا کہ وہ فائل ڈی کوڈ کرا کر ہی اسے ساتھ لے جائے گی۔ یہ فیصلہ کر کے اس نے فون کا رسیور اٹھایا۔ اس کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے کافرستان اور اس کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر دیں"...... امرتا نے کہا تو دوسری طرف سے دونوں رابطہ نمبر بتا دیئے گئے۔ امرتا نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر

پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"امرتا بول رہی ہوں بھاٹان سے"...... امرتا نے کہا۔

"یس۔ چیف بول رہا ہوں۔ تم تو گریٹ لینڈ گئی تھی پھر بھاٹان کیسے پہنچ گئی"...... دوسری طرف سے سپیشل سروسز کے چیف کرنل چوپڑا کی آواز سنائی دی تو امرتا نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

"ٹھیک ہے۔ تم وہیں رہو اور اسے ڈی کوڈ کرا کے لے آؤ کیونکہ جب تک یہ ڈی کوڈ نہیں ہو گا اس وقت تک یہ ہمارے کسی کام کا نہیں اور ہماری ساری کارکردگی بے کار ہو گی"...... کرنل چوپڑا نے کہا۔

"یس سر۔ یہ تو اچھا ہو گیا ہے کہ ٹھاکر داس نے اسے ڈی کوڈ کرنے کی حامی بھر لی ہے ورنہ میں تو مایوس ہو گئی تھی"۔ امرتا نے کہا۔

"ہاں۔ اگر یہ ڈی کوڈ نہ ہو سکتا تو پھر واقعی مایوسی کی بات تھی"۔ کرنل چوپڑا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے میرے تین بہترین ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ میں ان کا انتقام لینے کے لئے بے چین ہوں لیکن میں صرف اس لئے یہاں رک گئی ہوں کہ اسے ڈی کوڈ کرا کر آپ کے حوالے کروں اور پھر میں ان سے انتقام لوں"۔ امر

نے کہا۔

"مجھے رپورٹ مل چکی ہے۔ اس میں تمہارے آدمیوں کی غلطی تھی۔ انہیں ان لوگوں کو معمولی سا وقفہ بھی نہیں دینا چاہئے تھا۔ ان لوگوں نے ایک اور واردات بھی کی ہے اور وہ انتہائی سیریئس واردات ہے اس لئے مجھے ابھی پریذیڈنٹ ہاؤس سے کال آئی ہے۔ وہاں اس سلسلے میں اعلیٰ سطحی میٹنگ کال کی گئی ہے"...... کرنل چوپڑا نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے چیف"...... امرتا نے چونک کر کہا۔

"وزارت دفاع کے سپیشل سٹور میں صدر صاحب نے ریڈ باکس رکھوایا تھا اور یہ سپیشل سٹور ناقابل تسخیر سمجھا جاتا ہے۔ وہاں سے انتہائی پراسرار انداز میں نہ صرف ریڈ باکس کو غائب کر دیا گیا ہے بلکہ وہاں موجود انتہائی قیمتی فائلیں بھی جلا کر راکھ کر دی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ وہاں کی تمام مشینری بھی اس طرح پگھلا دی گئی ہے جیسے کسی بھٹی میں انہیں ڈالا گیا ہو حالانکہ نہ ہی کوئی آدمی عمارت میں داخل ہوا ہے اور نہ ہی کوئی مداخلت ہوئی ہے"...... کرنل چوپڑا نے کہا۔

"پھر یہ واردات کیسے ہو گئی چیف۔ کہیں یہ کوئی اندرونی سازش تو نہیں"...... امرتا نے کہا۔

"پہلے یہی شبہ کیا گیا تھا لیکن پھر ماہرین نے جو تجزیہ کیا ہے اس کے مطابق حملہ آور گٹر لائن کے ذریعے اندر داخل ہوئے اور مشین

روم کو تباہ کر کے اور وہاں موجود افراد کو ہلاک کر کے سپیشل سٹور میں داخل ہوئے اور وہاں سے ریڈ باکس حاصل کر کے اور تمام مشینری تباہ کر کے اس گٹر لائن سے ہی واپس چلے گئے جبکہ پہرہ دینے والے پہرہ دیتے رہ گئے۔ یہ بات دوسری ہے کہ گٹر لائن میں موجود سائنسی حفاظتی آلات اب بھی مسلسل کام کر رہے تھے"...... کرنل چوپڑا نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو ان کا فوری خاتمہ ضروری ہے ورنہ یہ تو کافرستان کو مسلسل ناقابل تلافی نقصان پہنچاتے رہیں گے"...... امرتا نے بڑے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"یہ کام کافرستان سیکرٹ سروس کا ہے۔ ہمارا نہیں۔ ہم نے اپنی حدود کے اندر کارروائی کرنی ہے۔ ہمارے لئے وادی مشکبار میں موجود حریت پسندوں کا نیٹ ورک توڑنا زیادہ اہم ہے اس لئے تم ہر قیمت پر اسے ڈی کوڈ کرا کے واپس لے آؤ تاکہ ہم فوری طور پر وادی مشکبار میں اپنا کام شروع کر سکیں"...... کرنل چوپڑا نے کہا۔

"یس چیف"...... امرتا نے جواب دیا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو امرتا نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ وہ اب کرشن سے رابطہ کر رہی تھی تاکہ پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں مزید معلومات اس سے حاصل کر سکے۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"امرتا بول رہی ہوں"...... امرتا نے کہا۔

"اوہ یس مادام۔ میں کرشن بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"موجودہ پوزیشن کیا ہے۔ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں کوئی نئی خبر"...... امرتا نے کہا۔

"نو مادام۔ میں تو آپ کے حکم پر متبادل پوائنٹ پر موجود ہوں اور ہم نے تمام سرگرمیاں بند کی ہوئی ہیں"...... کرشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تین چار روز میں پہنچ رہی ہوں۔ پھر نئے سرے سے ان پاکیشیائیوں کے خلاف کام کریں گے"...... امرتا نے کہا۔

"یس مادام"...... کرشن نے جواب دیا تو امرتا نے رسیور رکھ دیا۔

پریذیڈنٹ ہاؤس کے سپیشل میٹنگ روم میں گہری خاموشی طاری تھی۔ ہال کمرے میں شاگل کے ساتھ ساتھ کرنل چوپڑا اور ملٹری انٹیلی جنس کا چیف کرنل ساٹھو بھی موجود تھا۔ وہ تینوں خاموش بیٹھے ہوئے تھے کہ ہال کے کونے کا دروازہ کھلا اور صدر مملکت اندر داخل ہوئے تو وہ تینوں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ پھر کرنل ساٹھو اور کرنل چوپڑا نے صدر کو فوجی انداز میں سیلوٹ کیا جبکہ شاگل نے اپنے مخصوص انداز میں سلام کیا۔

"تشریف رکھیں"...... صدر نے قدرے سخت لہجے میں کہا تو وہ تینوں دوبارہ اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"سپیشل روم سے ریڈ باکس کو جس انداز میں چوری کیا گیا ہے اور جس انداز میں وہاں موجود بے شمار انتہائی قیمتی فارمولے اور فائلیں تباہ کی گئی ہیں اس سے کافرستان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا

ہے۔ کرنل ساٹھو اس عمارت کی حفاظت کی ذمہ داری آپ پر تھی۔ آپ بتائیں کہ یہ سب کیوں اور کیسے ہوا"...... صدر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا تو کرنل ساٹھو اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھ کر بات کریں"...... صدر نے کہا۔

"شکریہ سر"...... کرنل ساٹھو نے کہا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"سر۔ آپ نے خود وزارت دفاع کے اس سپیشل سٹور کا معائنہ کیا ہے۔ اس عمارت کی حفاظت اس انداز میں کی جاتی ہے کہ کسی قسم کی لیکج کا کوئی تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ چھت پر آگے کی طرف اور پیچھے کی طرف ہیوی اور موونگ مشین گنیں اور اینٹی ایئر کرافٹ گنیں چوبیس گھنٹے ورکنگ آرڈر میں رہتی ہیں۔ وہاں عملہ چوبیس گھنٹے مستعد رہتا ہے۔ عمارت کی چار دیواری پر خاردار تاریں موجود ہیں اور ان میں انتہائی طاقتور الیکٹرک رو بھی گزر رہی ہے۔ پھاٹک بھی الیکٹرو گرام ہے۔ اندر باہر اور عقبی طرف انتہائی خوفناک کتے دن رات موجود رہتے ہیں اور اندر ٹاوروں میں بھی چاروں طرف مسلح فوجی کمانڈوز موجود رہتے ہیں۔ چار دیواری کے چاروں کونوں پر واچ ٹاورز موجود ہیں جہاں ہیوی مشین گنیں اور ایئر کرافٹ گنیں موجود ہیں اور چوبیس گھنٹے وہاں عملہ ڈیوٹی دیتا رہتا ہے۔ سپیشل سٹور نیچے تہہ خانے میں ہے اور اس کی کنٹرولنگ مشین دیگر مشینری کے ساتھ مشین روم میں ہے جو تمام کی تمام خودکار ہیں۔ سپیشل

سٹور اس کنٹرولنگ مشین سے اس وقت کھل سکتا ہے جبکہ اس کے
ذریعے سپیشل سٹور میں موجود ماسٹر کمپیوٹر کو مخصوص انداز میں کلوز
کر دیا جائے اور یہ راستہ کمانڈر آفس میں کھلتا ہے جہاں چوبیس گھنٹے
ڈیوٹی کمانڈر موجود رہتے ہیں۔ اس عمارت سے جو گٹڑلائن باہر جا
رہی ہے اس گٹڑلائن کے اندر بھی انتہائی سخت سائنسی حفاظتی نظام
نصب کیا گیا ہے جو مسلسل کام کرتا رہتا ہے اور باہر سے آنے
والوں کو روکنے کے لئے اس گٹڑ کے اندر ایک دیوار تعمیر کی گئی ہے
جس میں سے کوئی اندر داخل نہیں ہو سکتا اور اگر کوئی داخل ہو تو
فوراً الیکٹرک کرنٹ کی زد میں آکر نہ صرف اس کا خاتمہ ہو جاتا ہے
بلکہ باہر سائرن بھی بج اٹھتے ہیں اور اسے گرفتار کیا جا سکتا ہے یا گولی
ماری جا سکتی ہے۔ اور جناب۔ یہ تمام انتظامات مسلسل کام کر رہے
ہیں۔ کوئی آدمی نہ اس عمارت کے قریب آیا اور نہ ہی اندر داخل ہوا
گٹڑلائن کا حفاظتی نظام بھی کام کر رہا ہے لیکن اس کے باوجود کمانڈر
پرویپ کمار اور اس کا ایک ساتھی ہلاک کر دیئے گئے۔ مشین روم
میں الیکٹرک انجینئر بوچرن اور اس کے تین مسلح محافظوں کی لاشیں
ملی ہیں۔ تمام مشینری بھی پگھل کر تباہ ہو چکی ہے۔ سپیشل روم کا
بند دروازہ کھلا ہوا ہے اور اندر تمام الماریاں سامان سمیت جل کر
راکھ ہو چکی ہیں۔ ریڈ باکس ایسا ہے جو کسی صورت اس آگ میں
نہیں جل سکتا تھا لیکن نہ وہ جلا ہوا ملا ہے اور نہ ہی اس کی راکھ ملی
ہے جبکہ مشین روم کا دروازہ اندر سے بند ہے۔ کھڑکی بھی بند ہے۔

کوئی نہ اندر گیا اور نہ باہر آیا۔ گٹڑلائن کا حفاظتی نظام بھی مسلسل
کام کر رہا ہے۔ صرف اس کی دیوار تباہ کر دی گئی ہے۔ یہ سب کچھ
اس قدر پراسرار ہے کہ کسی کو بھی یقین نہیں آ رہا کہ ایسا ہو سکتا
ہے لیکن ایسا ہوا ہے۔ میرا خیال ہے جناب کہ اس سے زیادہ حفاظتی
انتظامات کئے جانے ممکن ہی نہیں ہیں"۔ کرنل ساٹھو نے مسلسل
بولتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ آپ کی بات درست ہے۔ یہ پاکیشیائی ایجنٹ واقعی
جادوگر ہیں یا مافوق الفطرت طاقتوں کے مالک ہیں کہ یہ وہ کام کر
دیتے ہیں جو بظاہر ناممکن نظر آتا ہے۔ میں نے خصوصی افراد کی ڈیوٹی
لگائی تھی کہ وہ اس پراسرار واردات کا قابل عمل سراغ لگائیں۔
انہوں نے انتہائی تحقیق اور جستجو کے بعد جو رپورٹ دی ہے اس کے
مطابق حملہ آوروں کی تعداد تین تھی۔ یہ تینوں عمارت کی مین گٹڑ
لائن میں داخل ہوئے اور پھر گھوم کر عمارت کی گٹڑلائن میں داخل
ہوئے۔ وہاں انہوں نے دیوار کسی بم سے توڑی اور پھر کوئی سائنسی
حربہ استعمال کیا جس سے حفاظتی انتظامات کام کرتے رہنے کے
باوجود ان پر اثرانداز نہ ہوئے اور یہ عمارت کے نیچے تہہ خانے کے
قریب گٹڑلائن سے باہر آ گئے۔ پھر ان کے قدموں کے نشانات
مشین روم کی ایک کھڑکی کے قریب ملے اور پھر انتہائی باریک بینی
سے چیکنگ کے بعد معلوم ہوا ہے کہ کھڑکی کو کئی بار کھولا اور بند کیا
گیا ہے۔ یہاں سے انہوں نے کوئی خاص سپرے اندر کیا جس سے

مشینری بند ہو گئی لیکن تباہ نہ ہوئی۔ اس وجہ سے کوئی متوجہ نہیں ہوا البتہ الیکٹرک انجینئر کو مشینری بند ہونے کا کاشن اپنے آفس میں ملا تو وہ مشین روم میں آیا۔ یہاں اس سے لازماً پوچھ گچھ کر کے اسے ہلاک کر دیا گیا۔ اس کے محافظ اس کے پیچھے آئے تو انہیں بھی ہلاک کر دیا گیا۔ اس کے بعد ان لوگوں نے کنٹرولنگ مشین کو آپریٹ کر کے سپیشل روم کا راستہ کھولا اور پھر کمانڈر روم میں گئے۔ وہاں کمانڈر پروپ اور اس کے اسسٹنٹ کو ہلاک کیا۔ اس کے بعد یہ لوگ سپیشل روم میں گئے اور وہاں انہوں نے ریڈ باکس اٹھایا اور پھر وہاں کوئی ایسا بم ڈی چارج کر دیا جس سے ہال تو صحیح سلامت رہا البتہ تمام الماریاں مع ریکارڈ کے جل کر راکھ ہو گئیں۔ اسی طرح انہوں نے مشین روم کے ساتھ کیا اور اسی گٹر لائن کے ذریعے باہر نکل گئے اور اوپر اور باہر موجود حفاظتی عملہ کو اس ساری کارروائی کی کانوں کان خبر تک نہ ہوئی۔ صبح کو جب شفٹیں تبدیل ہوئیں تو یہ سب کچھ سامنے آیا اور اس رپورٹ سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ یہ کارروائی بہرحال پاکیشیائی ایجنٹوں کی ہی ہو سکتی ہے لیکن اصل بات یہ ہے کہ انہیں آخر کس طرح یہ معلوم ہو گیا کہ ریڈ باکس سپیشل سٹور میں ہے اور سپیشل سٹور کے حفاظتی انتظامات اس انداز کے ہیں جبکہ سوائے میری ذات کے اور ایک سیکشن آفیسر کے اور کسی کو بھی معلوم نہیں ہے کہ ریڈ باکس کو کہاں رکھا گیا ہے"...... صدر نے کہا۔

" جناب صدر۔ پریذیڈنٹ ہاؤس سے جو چیز باہر لے جائی جاتی ہے وہ بہرحال ریکارڈ میں درج کی جاتی ہے اور ریکارڈ کیپر کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ چیز کہاں رکھی گئی ہے اور پریذیڈنٹ ہاؤس کے ریکارڈ کیپر نریش کی لاش ایک ویران پارک سے ملی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے نریش کو اغوا کیا اور اس سے معلومات حاصل کیں اور پھر واردات کر ڈالی"...... شاگل نے کہا تو صدر بے اختیار اچھل پڑے۔

" اوہ ہاں واقعی۔ یہ تو واقعی سامنے کی بات ہے۔ ویری بیڈ۔ اس کا تو مجھے خیال تک نہیں رہا ورنہ میں اس قانونی پابندی کا بھی کوئی اور حل نکالتا"...... صدر نے کہا۔

" جناب صدر۔ اگر یہ لوگ ریڈ باکس لے بھی گئے ہیں تو اس سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ ریڈ باکس میں جو معلومات موجود ہیں وہ ہمارے پاس تحریری صورت میں موجود ہیں اور ہم انہیں ڈی کوڈ کرا کر جلد ہی پوری وادی مشکبار میں موجود حریت پسندوں کے نیٹ ورک کا مکمل طور پر خاتمہ کر دیں گے اس لئے پاکیشیائی ایجنٹ چاہے لاکھ ٹکریں مار لیں وہ اب وادی مشکبار میں حریت پسندوں کے نیٹ ورک کو تباہ ہونے اور حریت پسندوں کے لیڈروں کے مکمل خاتمہ کو کسی صورت بھی نہیں بچا سکتے"۔ کرنل چوپڑا نے کہا۔

" ہمیں رپورٹ ملی تھی کہ آپ کی سروس کے تین ایجنٹ ان سے

ٹکرائے تھے اور تینوں کی لاشیں ویران پارک سے ملی ہیں۔ اس کا کیا مطلب ہے۔ کیا آپ کی سروس کی ٹریننگ صحیح نہیں ہے"....... صدر نے قدرے غصیلے لہجے میں کرنل چوپڑا سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"سر۔ یہ بات نہیں ہے۔ ہماری تمام تر توجہ اس تحریر کو ڈی کوڈ کرانے پر لگی ہوئی ہے اس لئے ہمارے ایجنٹ ان پاکیشیائیوں کے خلاف سرے سے کام ہی نہیں کر رہے تھے۔ یہ کام ویسے بھی ہمارا نہیں تھا۔ کافرستان سیکرٹ سروس کا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کرے۔ ہمارے ایجنٹ تو اچانک ان سے ٹکرا گئے اور پوری طرح متوجہ نہ ہونے کی وجہ سے مار کھا گئے"۔ کرنل چوپڑا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چیف شاگل۔ یہ واقعی آپ کی ڈیوٹی تھی کہ آپ انہیں ٹریس کرتے۔ آپ بتائیں آپ نے اب تک کیا کیا ہے"....... صدر نے شاگل سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ سیکرٹ سروس پورے دارالحکومت میں ان لوگوں کا سراغ لگانے کے لئے کام کر رہی ہے لیکن چونکہ ہمیں یہ بتایا ہی نہیں گیا تھا کہ ان کا ٹارگٹ کیا ہے اور نہ ہی ہمیں یہ معلوم تھا کہ ریڈ باکس کہاں رکھا گیا ہے تاکہ ہم وہاں نگرانی کرتے اور انہیں ٹریس کرتے اور نہ ہی ہمیں سپیشل سروسز کے ہیڈ کوارٹر یا ایجنٹوں کے بارے میں کچھ معلوم تھا کہ یہ لوگ ان کا ٹارگٹ ہیں۔ ہمارا کام تو دراصل بھوسے کے ڈھیر سے سوئی کی تلاش تھا"....... شاگل نے منہ

بناتے ہوئے کہا۔

"چیف شاگل درست کہہ رہے ہیں۔ انہیں واقعی کسی ٹارگٹ کا علم نہیں تھا۔ بہرحال اب تک جو قومی نقصان ہوا وہ واقعی انتہائی زیادہ ہے لیکن اگر ہم وادی مشکبار میں حریت پسندوں کا نیٹ ورک توڑنے میں کامیاب ہو جائیں تو یہ ہماری بڑی کامیابی ہو گی۔ ریڈ باکس تو گیا۔ اس کی صرف ایک کاپی کرائی گئی تھی کیونکہ ہمیں معلوم تھا کہ ریڈ باکس ہمارے پاس محفوظ ہے اور جس وقت بھی چاہیں گے اس سے کاپیاں کرا لیں گے۔ وہ کاپی کرنل چوپڑا کے پاس تھی۔ آپ بتائیں کہ وہ کاپی کہاں ہے اور اس کی حفاظت کا کیا بندوبست ہے کیونکہ اگر وہ کاپی ضائع ہو گئی یا کر دی گئی تو پھر ہمارا مشن ہی ختم ہو کر رہ جائے گا"....... صدر نے کہا۔

"سر۔ وہ کاپی ہماری چیف ایجنٹ امرتا کے پاس ہے۔ یہ وہی امرتا ہے جس نے ریڈ باکس حاصل کیا تھا۔ گریٹ لینڈ میں کوڈ کے ایک بین الاقوامی ماہر رہتے ہیں ان کا نام لارڈ تھامسن ہے۔ امرتا یہ کاپی لے کر ان کے پاس گریٹ لینڈ گئی لیکن لارڈ تھامسن نے کہا کہ چونکہ یہ کوڈ مقامی مشکباری کوڈ ہے اس لئے وہ اسے حل نہیں کر سکتے۔ البتہ انہوں نے اس کے لئے بھاٹان کے ایک ماہر کوڈ ٹھاکر داس کا پتہ دیا کیونکہ وہ کافرستان اور ملحقہ ممالک کے کوڈ کی اتھارٹی ہیں۔ امرتا بھاٹان گئی اور ٹھاکر داس سے ملی ہے اور ٹھاکر داس نے اسے ڈی کوڈ کرنے کی حامی بھر لی ہے۔ وہ اس کوڈ کو سمجھ گئے ہیں۔

لیکن چونکہ وہ بہت بوڑھے آدمی ہیں اس لئے ان کا کہنا ہے کہ اس
محنت طلب کام میں انہیں چار پانچ روز لگ جائیں گے اس لئے امرتا
وہاں بھاٹان میں موجود ہے۔ وہ اسے ڈی کوڈ کرا کر اپنے ساتھ لے
آئے گی اور پھر جیسے ہی یہ رپورٹ آئے گی اسے کافرستان فوج کے
حوالے کر دیا جائے گا اور فوج ساری وادی مشکبار میں حریت
پسندوں کے نیٹ ورک اور ان کے اڈوں کا خاتمہ کر کے اور ان کے
لیڈروں کا خاتمہ کر کے اس تحریک کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دے
گی"...... کرنل چوپڑا نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔ اگر ایسا ہو جائے تو کافرستان اب تک کے اپنے تمام
نقصان بھلا دے گا"...... صدر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب صدر۔ امرتا کو پاکیشیائی ایجنٹوں نے ٹریس کر لینا ہے
اور ہو سکتا ہے کہ وہ بھاٹان میں اس کوڈ کے ماہر ٹھاکر داس کے سر پر
پہنچ جائیں اس لئے ہمیں یہاں مطمئن ہو کر نہیں بیٹھنا چاہئے"۔
شاگل نے کہا تو سب اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"یہ کیسے ممکن ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ بھاٹان کے اس ماہر کا یا
امرتا کا سراغ لگا لیں۔ ان کا تو کوئی تعلق اب تک امرتا سے نہیں رہا
اور نہ ہی انہیں معلوم ہو سکتا ہے کہ امرتا کون ہے اور کہاں گئی
ہے"...... کرنل چوپڑا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کرنل صاحب۔ آپ کا واسطہ پہلی بار عمران اور اس کے
ساتھیوں سے پڑ رہا ہے۔ آپ کے تین ایجنٹ ان کے ہاتھوں مارے

گئے ہیں۔ لازماً انہوں نے معلوم کر لیا ہو گا کہ امرتا ریڈ باکس کی
یڈنگ کی کاپی لے کر لارڈ تھامسن کے پاس گئی ہے اور لارڈ تھامسن
بحالہ مشہور آدمی ہوں گے۔ وہاں سے انہیں معلوم ہو جائے گا کہ
ارڈ تھامسن نے اس معاملے کو بھاٹان کے ٹھاکر داس کو ریفر کیا ہے
ں لئے وہ فوراً ٹھاکر داس کے پاس پہنچ جائیں گے اور پھر نہ صرف
ھاکر داس کو ہلاک کر دیا جائے گا بلکہ امرتا کو بھی ہلاک کر دیا جائے
اور وہ کاپی بھی ہمیشہ کے لئے غائب ہو جائے گی اور یقیناً انہوں نے
ی لئے پہلے ریڈ باکس پر قبضہ کرنے کی پلاننگ کی ہے تاکہ ریڈ
کس کی عدم موجودگی کی وجہ سے دوسری کاپی نہ بنوائی جا سکے اس
ئے اس وقت امرتا اور ٹھاکر داس دونوں شدید خطرے میں
ں"...... شاگل نے تفصیل سے تجزیہ کرتے ہوئے کہا تو صدر
احب بے اختیار چونک پڑے۔

"ویری بیڈ۔ چیف شاگل نے درست سوچا ہے۔ ہم تو یہاں
ننگ کر رہے ہیں اور وہ لوگ اگر امرتا یا ٹھاکر داس کے سر پر پہنچ
ئے تو کاپی بھی ہاتھ سے نکل جائے گی اور انہوں نے ٹھاکر داس اور
رتا دونوں کو ہلاک کر کے ہمیشہ کے لئے یہ مشن ہی ختم کر دینا
ے"...... صدر نے کہا۔

"جناب۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے۔ انہیں کسی صورت معلوم ہی
یں ہو سکتا"...... کرنل چوپڑا نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"آپ پلیز خاموش رہیں۔ آپ کو ان شیطانوں کے بارے میں کچھ

معلوم نہیں ہے۔ آپ ابھی ہمارے سامنے اپنی ایجنٹ کو کال کریں
اور اسے حکم دیں کہ وہ اس ٹھاکر داس کو اس کاپی سمیت اغوا کر کے
اسے کسی ایسی جگہ پر لے جائے جہاں یہ شیطان اسے ٹریس نہ کر
سکیں۔ بھاٹان میں یقیناً کافرستان کے لوگ موجود ہوں گے۔ وہ یہ
تمام کارروائی کر سکتے ہیں"...... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ وہاں ہمارا سیٹ اپ موجود ہے"...... شاگل نے
مسکراتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اس کی بات کو اہمیت دی گئی تھی۔

"جناب۔ اگر ٹھاکر داس نے اسے ڈی کوڈ کرنے سے انکار کر دیا
تو پھر واقعی مسئلہ بن جائے گا"...... کرنل چوپڑا نے کہا۔

"اسے ہم مجبور کر دیں گے لیکن اسے پہلے بچائیں تو سہی"۔ شاگل
نے کہا۔

"آپ کال کریں اپنی ایجنٹ کو اور اسے احکامات دیں"۔ صدر
نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی لیکن لانگ رینج ٹرانسمیٹر کی
ضرورت ہو گی سر"...... کرنل چوپڑا نے کہا۔

"وہاں فون نہیں ہے کیا۔ ٹرانسمیٹر کال تو کچھ بھی ہو سکتی
ہے"...... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ میں باہر جا کر فون کر دیتا ہوں"...... کرنل چوپڑا نے
اٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ ہمارے سامنے فون موجود ہے۔ اس پر کال کریں اور لاؤڈر

بٹن پریس کر دیں"۔ صدر نے کہا تو کرنل چوپڑا آگے بڑھا۔ اس نے
صدر کے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے
شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"یس۔ اجیت سپیکنگ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز
سنائی دی۔

"سپر سیکشن کی چیف امرتا بھاٹان میں موجود ہے۔ اس کا رابطہ
نمبر معلوم کر کے مجھے بتاؤ۔ میں ہولڈ کر رہا ہوں"...... کرنل چوپڑا
نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی
چند لمحوں بعد اس نے ایک نمبر بتا دیا۔

"جناب۔ یہ نمبر نیشنل ہوٹل کا ہے اور چیف امرتا کمرہ نمبر اٹھارہ
میں رہائش پذیر ہے"...... اجیت نے جواب دیا اور ساتھ ہی اس نے
بھاٹان کا رابطہ نمبر بتا دیا۔ کرنل چوپڑا نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون
آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے
آخر میں اس نے ایک بار پھر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"نیشنل ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز
سنائی دی۔

"روم نمبر اٹھارہ میں مس امرتا سے بات کرائیں۔ میں کرنل
چوپڑا بول رہا ہوں"...... کرنل چوپڑا نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ۔ امرتا بول رہی ہوں چیف"...... چند لمحوں بعد امرتا کی آواز سنائی دی۔

"مس امرتا ۔ میں پریذیڈنٹ ہاؤس کے سپیشل میٹنگ ہال سے بول رہا ہوں ۔یہاں اس کیس پر ڈسکشن ہو رہی ہے جس سلسلے میں تم وہاں موجود ہو ۔ جناب صدر نے حکم دیا ہے کہ تم فوراً ٹھاکر داس کو ریڈ باکس کی کاپی سمیت اغوا کر کے اسے کسی ایسی جگہ پر لے جا جہاں اس کے بارے میں پاکیشیائی ایجنٹوں کو معلوم نہ ہو سکے ور پاکیشیائی ایجنٹ کسی بھی لمحے تمہیں اور ٹھاکر داس دونوں کو ہلاک کر سکتے ہیں اور چونکہ ریڈ باکس وہ حاصل کر چکے ہیں اس لئے اب کاپی بھی انہوں نے حاصل کر لی یا ٹھاکر داس کو اسے ڈی کوڈ کر سے پہلے ہلاک کر دیا تو ہمارا مشن مکمل طور پر فیل ہو جائے گا ۔ اس لئے فوراً حکم کی تعمیل کرو"...... کرنل چوپڑا نے تیز لہجے میں کہا۔

"چیف ۔ مگر" ۔ دوسری طرف سے امرتا نے احتجاجاً کچھ کہنا چاہا۔

"مس امرتا ۔ یہ صدر صاحب کا حکم ہے ۔ اس کی فوری تعمیل پر فرض ہے ۔ اگر تم کہو تو وہاں کے کسی گروپ کو تمہاری مدد کے لئے ہائر کیا جا سکتا ہے"...... کرنل چوپڑا نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"یس سر ۔ حکم کی فوری تعمیل ہو گی سر ۔ مجھے کسی گروپ کی ضرورت نہیں ہے ۔ میں اکیلی یہ کام زیادہ آسانی سے کر سکتی ہوں ٹھاکر داس کو کیا کافرستان لایا جائے یا یہیں رکھا جائے ۔ جیسے آپ حکم دیں"...... امرتا نے کہا۔

"اسے وہیں رکھو اور اسے مجبور کرو کہ وہ اسے ڈی کوڈ کرے ۔ اس کے بعد بے شک اسے ہلاک کر دینا یا بے ہوش کر دینا لیکن اس ڈی کوڈ کاپی کو انتہائی حفاظت سے واپس لے آؤ"...... کرنل چوپڑا نے کہا۔

"یس سر ۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"...... دوسری طرف سے امرتا نے کہا تو کرنل چوپڑا نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"کیا یہ لڑکی امرتا اکیلے یہ سارا کام کر لے گی"...... صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس سر ۔ وہ انتہائی تربیت یافتہ ہے ۔ وہ یہ کام انتہائی آسانی سے کر لے گی اور کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہو گی کہ وہ اسے کہاں لے گئی ہے"...... کرنل چوپڑا نے کہا۔

"میرا خیال ہے چیف شاگل کہ آپ اپنے آدمیوں سمیت بھاٹان کے دارالحکومت پہنچیں اور وہاں ٹھاکر داس کی رہائش گاہ کو گھیر لیں یہ پاکیشیائی ایجنٹ لازماً وہاں پہنچیں گے اور جیسے ہی یہ وہاں پہنچیں آپ نے ان کا خاتمہ کر دینا ہے"...... صدر نے شاگل سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"یس سر ۔ میں ابھی اور اسی وقت روانہ ہو جاتا ہوں سر" ۔ شاگل نے کہا تو صدر صاحب نے میٹنگ برخواست کی اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتے دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ناٹران کی طرف سے دی گئی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں موجود تھا۔ عمران نے ناٹران کے ایک آدمی کے ذریعے ریڈ باکس فوری طور پر پاکیشیا بھجوا دیا تھا اور پاکیشیا میں اس کے پہنچنے کی اطلاع بھی اسے مل چکی تھی اس لئے وہ ریڈ باکس کی طرف سے مطمئن ہو گیا تھا۔

"عمران صاحب۔ اب کیسے معلوم ہو گا کہ اس ریڈ باکس کی کتنی کاپیاں کی گئی ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"فی الحال دو کاپیاں تو سامنے ہیں۔ ایک تو میرے پاس ہے اس شنکر چند کے آفس سے ملی تھی اور دوسری بقول جوشی، امرتا پاس ہے جسے لے کر وہ ڈی کوڈ کرانے گریٹ لینڈ گئی ہے"۔ عمرا نے کہا۔

"اگر اسے ڈی کوڈ کر لیا گیا تو پھر وادی مشکبار کے حریت پسند

پر واقعی قیامت ٹوٹ پڑے گی۔ ہمیں فوری طور پر اس سپیشل سروسز کے ہیڈ کوارٹر اور اس کے چیف کرنل چوپڑا کا خاتمہ کرنا چاہئے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ میرا خیال ہے کہ پہلے اس امرتا کا خاتمہ کرنا چاہئے۔ اس کے بعد آگے کام بڑھایا جائے"...... جولیا نے کہا۔

"جولیا کی رائے درست ہے صفدر۔ اصل مسئلہ اس کاپی کے ڈی کوڈ ہونے کا ہے۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ لارڈ تھامسن اسے کسی صورت بھی ڈی کوڈ نہیں کر سکے گا کیونکہ میں نے بھی اس پر بے حد مغز ماری کی ہے لیکن یہ کوئی ایسا مقامی کوڈ ہے جس کی کسی صورت سمجھ نہیں آ رہی۔ میں نے پاکیشیا میں کوڈ کے ماہرین سے بھی فون پر تفصیلی بات کی ہے لیکن وہ بھی اس کوڈ کے بارے میں کچھ بتانے سے قاصر ہیں اس لئے امرتا لازماً ناکام ہو کر واپس آئے گی اور ہم نے اس سے یہ کاپی حاصل کرنی ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا کسی طرح یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ کتنی کاپیاں تیار کی گئی ہیں تاکہ ہم مختلف گروپس میں تقسیم ہو کر تمام کاپیاں یا تو حاصل کر لیں یا انہیں کسی طرح ختم کر دیں ورنہ اگر ایک کاپی بھی رہ گئی اور بعد میں اسے ڈی کوڈ کر لیا گیا تو معاملات پھر بھی پاکیشیا کے خلاف ہی جائیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں نے ناٹران کے ذمے لگایا ہوا ہے کہ وہ یہ معلوم کرائے کہ جو کاپی امرتا لے گئی ہے وہ کس نے کی ہے۔ وہ لازماً ریڈ باکس کے

کسی ماہر نے کی ہو گی اور اس سے معلوم کیا جا سکے گا کہ کتنی کاپیاں کی گئی ہیں "...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید بات چیت ہوتی سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سب سمجھ گئے کہ ناٹران کی کال ہو گی کیونکہ اس فون کے بارے میں سوائے ناٹران کے اور کسی کو معلوم نہیں تھا۔

"یس "...... عمران نے رسیور اٹھا کر کہا۔

"ناٹران بول رہا ہوں "...... دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"کیا یہ فون محفوظ ہے "...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہر لحاظ سے محفوظ ہے۔ آپ کھل کر بات کر سکتے ہیں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ کیا رپورٹ ہے "...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ میں نے نہ صرف اس ماہر کا سراغ لگا لیا ہے جس نے ریڈ باکس کی فیڈنگ کو فائل پر ٹرانسفر کیا ہے بلکہ اس یہ بھی معلوم کر لیا گیا ہے کہ اس کی صرف ایک کاپی تیار کی گئی ہے "...... ناٹران نے کہا۔

"یہ انتہائی اہم معاملہ ہے۔ اس لئے تفصیل بتاؤ "...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ اس ماہر کا نام ڈاکٹر سریش ہے۔ یہ سوبر لیبارٹری کا انچارج ہے۔ صدر صاحب خود اپنے ملٹری سیکرٹری کے ساتھ سوبر لیبارٹری گئے اور وہاں انہوں نے ڈاکٹر سریش کو اس ریڈ باکس میں موجود فیڈنگ کو تحریر میں ٹرانسفر کرنے کا حکم دیا۔ ڈاکٹر سریش نے صدر صاحب سے پوچھا کہ کتنی کاپیاں کرنی ہیں تو صدر صاحب نے کہا کہ ایک کاپی کی جائے کیونکہ ریڈ باکس ان کے پاس موجود رہے گا۔ وہ زیادہ کاپیاں تیار کروا کر معاملات کو الجھانا نہیں چاہتے جس پر ڈاکٹر سریش نے ان کے سامنے ایک کاپی تیار کی اور پھر اس کاپی کی فائل اور ریڈ باکس دونوں صدر صاحب کے حوالے کر دیئے اور صدر صاحب خاموشی سے واپس پریذیڈنٹ ہاؤس آئے جہاں سے ریڈ باکس تو وزارت دفاع کے سپیشل سٹور میں پہنچا دیا گیا جبکہ یہ کاپی کرنل چوپڑا کو پہنچا دی گئی تاکہ اس پر وادی مشکبار میں مزید کام کیا جائے۔ جہاں سے یہ کاپی امرتا کے پاس پہنچی جو اسے لے کر ریٹ لینڈ گئی ہوئی ہے اور جو کاپی آپ کے پاس ہے وہ اس کی فوٹو سٹیٹ کاپی ہے "...... ناٹران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم نے ڈاکٹر سریش سے یہ بات کیسے معلوم کی ہے "۔ عمران نے پوچھا۔

"مجھے جب اس بارے میں اطلاع ملی تو میں نے ڈاکٹر سریش کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو مجھے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر سریش چھٹی پر اپنے آبائی گاؤں گیا ہوا ہے۔ وہاں اس کے بھتیجے کا کوئی فنکشن

تھا جس پر میں خود وہاں گیا اور ڈاکٹر سریش سے مل کر اسے کہا کہ مجھے صدر صاحب نے بھیجا ہے کہ اگر کوئی دوسرا آدمی اس کاپی کے بارے میں اس سے معلومات کرنے آئے تو انہوں نے صاف انکار کر دینا ہے اس طرح باتوں باتوں میں میں نے اس سے ساری بات معلوم کر لی جو میں نے آپ کو بتائی ہے"...... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ تم نے واقعی انتہائی اہم معلومات مہیا کی ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے گریٹ لینڈ کا رابطہ نمبر دے دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... ایک بار پھر نسوانی آواز سنائی دی لیکن لہجہ اور زبان سن کر عمران کے ساتھی فوراً سمجھ گئے کہ یہ گریٹ لینڈ کی انکوائری آپریٹر ہے۔

"لارڈ تھامسن کا فون نمبر چاہیئے جو کوڈ کے ماہر ہیں"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے فون نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبا

اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لارڈ تھامسن ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں کافرستان سے بول رہا ہوں کرنل چوپڑا۔ یہاں میری ایک کارکن مس امرتا آئی ہوئی ہیں۔ ان سے بات کرا دیں"...... عمران نے کہا۔

"سوری۔ یہاں کوئی ایسی خاتون نہیں ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لارڈ تھامسن ہاؤس"...... وہی مردانہ آواز سنائی دی جس نے پہلے بات کی تھی۔

"لارڈ تھامسن سے بات کراؤ۔ میں لارڈ برٹن بول رہا ہوں چیف سیکرٹری"...... عمران نے انتہائی رعب دار لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر"...... دوسری طرف سے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ میں لارڈ تھامسن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"لارڈ برٹن بول رہا ہوں چیف سیکرٹری"...... عمران نے پہلے

والے رعب دار لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم فرمائیں سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لارڈ تھامسن۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ کافرستان سے ایک خاتون امرتا آپ کے پاس کسی خاص کوڈ کو ڈی کوڈ کرانے کے لئے پہنچی ہوئی ہے۔ وہ اب کہاں ہے اور کیا ان کا کام ہو گیا ہے یا نہیں"۔ عمران نے لارڈ برٹن کے لہجے میں کہا جو واقعی گریٹ لینڈ کے چیف سیکرٹری تھے۔ چونکہ عمران کے ان سے انتہائی گہرے تعلقات تھے اس لئے عمران کے لئے ان کے لہجے اور آواز کی نقل کرنا کوئی مشکل کام نہیں تھا۔

"جناب۔ وہ میرے پاس ایک فائل لے کر آئی تھیں۔ یہ کوڈ کوئی مقامی کوڈ تھا۔ ایسا کوڈ جو کافرستان سے ملحقہ وادی مشکبار میں استعمال کیا جاتا ہے اس لئے میرے لئے اس کوڈ کو ڈی کوڈ کرنا ممکن ہی نہ تھا۔ البتہ میں نے اسے بھاٹان کے معروف ماہر کوڈ ٹھاکر داس کا ریفرنس دے دیا تھا کیونکہ ٹھاکر داس صاحب مقامی کوڈز کے ماہر سمجھے جاتے ہیں۔ پھر میں نے فون پر ٹھاکر داس سے رابطہ کیا تو انہوں نے حامی بھر لی جس پر میں نے ان کا ایڈریس دے کر امرتا کو وہاں بھجوا دیا ہے"....... لارڈ تھامسن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ان کا کیا ایڈریس ہے"....... عمران نے چونک کر پوچھا تو دوسری طرف سے ایڈریس بتا دیا گیا۔

"ان کا فون نمبر آپ کو معلوم ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"جناب۔ میں نے وہاں کی انکوائری سے معلوم کیا تھا لیکن نوٹ نہیں کیا تھا۔ آپ حکم دیں تو میں وہاں کی انکوائری سے معلوم کر کے بتا سکتا ہوں"....... لارڈ تھامسن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ تھینک یو۔ ہم خود ہی معلوم کر لیں گے"....... عمران نے کہا اور ایک بار پھر کریڈل دبا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"....... رابطہ قائم ہوتے ہی کافرستان کی انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے بھاٹان کا رابطہ نمبر اور اس کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر دیں"....... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ نمبر بتا دیئے گئے۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن یہ آواز پہلی آواز سے یکسر مختلف تھی۔

"ٹھاکر داس صاحب ماہر کوڈ کا فون نمبر دیجئے"....... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کون بول رہا ہے"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"ٹھاکر داس صاحب سے بات کرائیں۔ میں کافرستان کے پریذیڈنٹ ہاؤس سے بول رہا ہوں"...... عمران نے رعب دار لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ٹھاکر داس بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک لرزتی ہوئی سی آواز سنائی دی۔ بولنے والے کے لہجے اور آواز سے ہی ظاہر ہوتا تھا کہ وہ خاصا بوڑھا آدمی ہے۔

"ٹھاکر داس صاحب۔ میں ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ آف کافرستان بول رہا ہوں۔ صدر صاحب آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ فون ہولڈ رکھیں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہیلو۔ میں پریذیڈنٹ آف کافرستان بول رہا ہوں"...... عمران نے بڑے رعب دار اور دبدبے بھری آواز اور لہجے میں کہا۔

"جی جناب۔ میں ٹھاکر داس بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"جناب ٹھاکر داس صاحب۔ ہمارے ملک کی ایک خاتون امرتا آپ کے پاس آئی ہوئی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ وہ میرے پاس ایک ٹاسک لے کر آئی ہیں۔ میں نے ان کا ٹاسک لے لیا ہے اور ان سے معاوضہ بھی پیشگی لے لیا ہے

لیکن چونکہ ٹاسک مکمل ہونے میں چار پانچ روز لگ جائیں گے اس لئے وہ یہاں نیشنل ہوٹل کے کمرہ نمبر اٹھارہ میں رہائش پذیر ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا یہ ٹاسک آپ مکمل کر لیں گے کیونکہ بتایا گیا ہے کہ یہ کسی قدیم مشکباری کوڈ میں ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ میری ساری زندگی انہی مقامی کوڈ پر ریسرچ کرتے گزر گئی ہے اور سر۔ یہ بھی سچ ہے کہ پوری دنیا میں میرے علاوہ اور کوئی اس مقامی کوڈ کو حل نہیں کر سکتا"...... ٹھاکر داس نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"کب تک یہ ٹاسک حتمی طور پر مکمل ہو جائے گا"...... عمران نے پوچھا۔

"آج سے چار روز بعد جناب۔ میں نے کام تو شروع کر دیا ہے لیکن میں بوڑھا اور کمزور آدمی ہوں اور یہ انتہائی محنت طلب کام ہے اس لئے دو تین گھنٹوں سے زیادہ میں کام نہیں کر سکتا اس لئے اتنے روز تو لگ ہی جائیں گے جناب"...... ٹھاکر داس نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ ٹاسک مکمل کریں۔ آپ کو ہم سرکاری طور پر ایوارڈ دیں گے"...... عمران نے کہا۔

"شکریہ سر۔ آپ واقعی قدر دان ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے گڈ بائی کہہ کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس ۔ انکوائری پلیز"...... بھاٹان انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی ۔

"نیشنل ہوٹل کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کر دیئے ۔

"نیشنل ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

"روم نمبر اٹھارہ میں مس امرتا رہائش پذیر ہیں ۔ ان سے بات کرائیں ۔ میں کافرستان سے ان کا دوست امریش بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"سر۔ مس امرتا ابھی تھوڑی دیر پہلے کمرہ لاک کر کے کہیں گئی ہیں ۔ کوئی پیغام ہو تو دے دیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے ۔ میں خود ہی فون کر لوں گا۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ ہمیں فوری طور پر بھاٹان پہنچ کر ٹھاکر داس کو کور کرنا ہے ورنہ اس نے اگر ڈی کوڈ کر کے

فائل کافرستان بھجوا دی تو وادی مشکبار میں مسلمانوں پر قیامت ٹوٹ پڑے گی"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں ۔ ہمیں ابھی اور اسی وقت روانہ ہونا ہے"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

"ناٹران بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"ناٹران ۔ ہمیں فوری طور پر بھاٹان کے دارالحکومت پہنچنا ہے ۔ یہاں سے کوئی طیارہ چارٹرڈ کرا دو اور ہمارے کاغذات بھی تیار کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ۔ کیوں ۔ کیا ہوا ہے عمران صاحب"...... ناٹران نے چونک کر پوچھا تو عمران نے اسے ساری تفصیل بتا دی ۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے ۔ میرا آدمی آپ کے پاس پہنچ رہا ہے ۔ اسے کاغذات دے دیں ۔ وہ سارا کام کرا دے گا اور اس کا نام عاصم ہے"...... ناٹران نے کہا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

ٹیکسی تیزی سے سڑک پر آگے بڑھی چلی جا رہی تھی ۔ ٹیکسی کی عقبی سیٹ پر امرتا بیٹھی ہوئی تھی اور ٹیکسی بھاٹان کے دارالحکومت کے مضافات کی ایک سڑک پر دوڑ رہی تھی ۔ پھر وہ ایک بائی روڈ پر مڑ گئی اور کچھ دور جانے کے بعد وہ سڑک کے کنارے ایک کافی بڑی عمارت کے سامنے جا کر رک گئی ۔ اس عمارت پر رین بو ہوٹل کا جہازی سائز کا نیون سائن جل بجھ رہا تھا۔

" تم یہیں رہو گے ۔ میں دس پندرہ منٹ بعد آ رہی ہوں" ۔ امرتا نے ٹیکسی سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

" یس میڈم " ...... ٹیکسی ڈرائیور نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو امرتا کاندھے سے اپنا مخصوص بیگ لٹکائے تیز تیز قدم اٹھاتی مین گیٹ میں داخل ہوئی ۔ ہال میں کافی لوگ تھے جن میں مرد بھی تھے اور عورتیں بھی ۔ البتہ ماحول اعلیٰ طبقے کا تھا ۔ ایک طرف بڑا سا کاؤنٹر تھا جس پر دو لڑکیاں اور ایک مرد موجود تھا ۔ امرتا

کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی۔

" یس مس " ...... کاؤنٹر پر کھڑے ہوئے مرد نے امرتا کے قریب پہنچنے پر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اولڈ گراش اس ہوٹل میں رہتے ہیں ۔ میں نے ان سے ملنا ہے" ...... امرتا نے کہا۔

" کیا آپ کی ملاقات ان سے طے ہے" ...... نوجوان نے چونک کر پوچھا۔

" نہیں ۔ میں کافرستان سے آئی ہوں اور میں پہلی بار ان سے ملوں گی" ...... امرتا نے کہا۔

" آپ کے بارے میں کیا کہوں میڈم " ...... نوجوان نے سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

" امرتا فرام کافرستان " ...... امرتا نے کہا تو نوجوان نے رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" کاؤنٹر سے بول رہا ہوں جناب ۔ کافرستان سے ایک خاتون امرتا آپ سے ملاقات کے لئے تشریف لائی ہیں" ...... کاؤنٹر مین نے کہا۔

" یس سر" ...... دوسری طرف سے بات سن کر اس نوجوان نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" کمرہ نمبر دو سو دو میں تشریف لے جائیں ۔ وہ آپ کے منتظر ہیں" ...... کاؤنٹر مین نے کہا۔

" شکریہ " ...... امرتا نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک طرف

موجود لفٹ کی طرف بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد وہ دوسری منزل پر موجود تھی کیونکہ کمرہ نمبر سے ہی وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ کمرہ دوسری منزل پر ہے۔ کمرہ نمبر دو سو دو کا دروازہ بند تھا اور سائیڈ بورڈ پر کارڈ موجود تھا جس پر مسٹر گراش کا نام لکھا ہوا تھا۔ امرتا نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... ڈور فون سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"امرتا فرام کافرستان"...... امرتا نے کہا۔

"تشریف لے آئیں۔ دروازہ کھلا ہے"...... ڈور فون سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی کٹک کی آواز کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ امرتا دروازے کی طرف بڑھی اور اس نے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھل گیا اور وہ اندر داخل ہوئی تو سامنے ایک کرسی پر ایک بوڑھا آدمی جو سر سے گنجا تھا بیٹھا ہوا تھا اور اس کی ٹانگوں پر کمبل پڑا ہوا تھا۔

"میں ٹانگوں سے معذور ہوں مس اس لئے معاف کیجئے آپ کے استقبال کے لئے اٹھ نہیں سکتا"...... بوڑھے نے بیٹھے بیٹھے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"آپ نے مجھے ملاقات کا وقت دے کر مہربانی کی ہے مسٹر گراش"...... امرتا نے بڑے پرجوش انداز میں مصافحہ کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گئی۔

"آپ کیا پینا پسند فرمائیں گی"...... اولڈ گراش نے کہا۔

"کچھ نہیں۔ میں ایک ضروری کام سے آپ کے پاس آئی ہوں۔ میرا تعلق کافرستان کی ایک ایجنسی سے ہے۔ میں نے آپ کا نام سنا ہوا ہے کہ بھاٹان میں آپ کا ہولڈ ہے"...... امرتا نے کہا۔

"آپ بتائیں۔ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں"۔ اولڈ گراش نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہاں کوڈ کے ماہر ہیں ٹھاکر داس۔ کیا آپ انہیں جانتے ہیں"...... امرتا نے کہا۔

"انہیں کون نہیں جانتا مس۔ وہ تو بین الاقوامی شہرت کے حامل ہیں"...... اولڈ گراش نے کہا۔

"میں نے انہیں ایک ٹاسک دیا ہے۔ یہ کوڈ ایک مقامی کوڈ ہے۔ انہوں نے اسے حل کرنے کا وعدہ کیا ہے لیکن وہ بوڑھے آدمی ہیں اس لئے انہوں نے چار پانچ روز میں ٹاسک مکمل کرنے کا کہا ہے ان کا معاوضہ انہیں پیشگی ادا کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے مجھے کہا کہ میں کسی ہوٹل میں رہائش رکھ لوں کیونکہ وہ اکیلے رہتے ہیں اور تنہائی پسند ہیں اس لئے میں نیشنل ہوٹل میں رہائش پذیر ہوں۔ میرا خیال تھا کہ چار پانچ روز بعد جب ٹاسک مکمل ہو جائے گا تو میں ٹاسک لے کر ہی کافرستان واپس چلی جاؤں گی لیکن ایک اہم اور خطرناک مسئلہ سامنے آ گیا ہے۔ پاکیشیائی ایجنٹ اس ٹاسک کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور انہیں معلوم ہو چکا ہے کہ میں نے یہ ٹاسک ٹھاکر داس کو دیا ہوا ہے۔ وہ لوگ کسی بھی وقت یہاں پہنچ سکتے ہیں

اور انہوں نے سب سے پہلے ٹھاکر داس صاحب کو ہلاک کر کے ان سے ٹاسک لے کر واپس چلے جانا ہے۔ میں ٹھاکر داس صاحب اور اس ٹاسک کو ان لوگوں سے بچانا چاہتی ہوں تاکہ ان کی جان بھی بچ جائے اور میرا ٹاسک بھی مکمل ہو جائے۔ اگر میں ان سے ٹاسک لے لیتی ہوں تو پھر بھی وہ لوگ ٹھاکر داس صاحب کو لامحالہ ہلاک کر دیں گے کیونکہ پوری دنیا میں صرف ٹھاکر داس صاحب ہی ہیں جو اس ٹاسک کو مکمل کر سکتے ہیں۔ اس کا مکمل ہونا پاکیشیائیوں کے حق میں نہیں جبکہ کافرستان کے حق میں ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ اگر چاہیں تو ایسے انتظامات ہو سکتے ہیں کہ ٹھاکر داس صاحب کو کسی ایسی جگہ پہنچا دیا جائے جس کے بارے میں کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہو سکے گی اور وہاں ان کی جان بھی محفوظ رہے گی اور وہ ٹاسک بھی مکمل کر لیں گے۔ ٹاسک مکمل ہونے کے بعد ان کی زندگی کو لاحق خطرہ ختم ہو جائے گا"۔۔۔۔۔۔ امرتا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ کا تعلق کافرستان کی کس ایجنسی سے ہے"۔۔۔۔۔۔ بوڑھے گراش نے پوچھا۔

"میں سپیشل سروسز کے سپر سیکشن کی انچارج ہوں"۔۔۔۔۔۔ امرتا نے کہا۔

"آپ کا چیف کرنل چوپڑا ہے"۔۔۔۔۔۔ بوڑھے گراش نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ کیا آپ انہیں جانتے ہیں"۔۔۔۔۔۔ امرتا نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ بہت اچھی طرح۔ بہرحال اب مجھے یقین آگیا ہے کہ آپ جو کچھ کہہ رہی ہیں وہ درست ہے اور میں ایسا بندوبست واقعی کر سکتا ہوں لیکن اس کا معاوضہ کون دے گا"۔۔۔۔۔۔ اولڈ گراش نے کہا۔

"میں دوں گی اور وہ بھی پیشگی"۔۔۔۔۔۔ امرتا نے کہا۔

"تو دس لاکھ روپے دے دیں۔ آپ کا کام ہو جائے گا"۔ اولڈ گراش نے کہا تو امرتا نے جیکٹ کی اندرونی جیب سے چیک بک نکالی اور اس نے چیک پر دستخط کئے اور چیک پھاڑ کر اس نے اولڈ گراش کی طرف بڑھا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ"۔۔۔۔۔۔ اولڈ گراش نے چیک کو غور سے دیکھنے کے بعد اسے تہہ کر کے جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"اب کیا ہوگا۔ مجھے تفصیل بتا دیں"۔۔۔۔۔۔ امرتا نے کہا۔

"ٹھاکر داس اپنی رہائش گاہ سے غائب ہو جائے گا اور سوائے میرے کسی کو بھی معلوم نہیں ہوگا کہ وہ کہاں ہے۔ اس کے ملازم بھی پوچھنے والے کو یہی جواب دیں گے کہ ٹھاکر داس صاحب ایکریمیا گئے ہوئے ہیں اور ان کی واپسی کا کسی کو بھی علم نہیں ہے اور نہ ہی ان کا کوئی رابطہ نمبر ہے۔ البتہ ٹھاکر داس صاحب اس دوران آپ کا ٹاسک مکمل کر لیں گے اور یہ ٹاسک آپ کو میرے ذریعے مل جائے گا اور آپ کا کام ہو جائے گا بشرطیکہ ٹھاکر داس نے یہ تسلیم کیا کہ ان کے پاس آپ کا ٹاسک ہے"۔ اولڈ گراش نے کہا۔

"آپ بے شک پوچھ لیں"۔۔۔۔۔۔ امرتا نے کہا۔

" وہ میں معلوم کر لوں گا ۔ میرے اپنے مخصوص ذرائع ہیں ۔ بہرحال آپ اب مطمئن ہو کر جائیں ۔ آپ کا کام انتہائی محفوظ طریقے سے ہو جائے گا "...... اولڈ گراش نے کہا۔

" میں خود بھی ان دنوں میں کسی ایسی جگہ چھپنا چاہتی ہوں کہ پاکیشیائی ایجنٹ مجھ تک نہ پہنچ سکیں ۔ اس کا کوئی بندوبست ہو سکتا ہے "...... امرتا نے کہا۔

" ہاں ۔ کیوں نہیں ۔ صرف دس ہزار روپے دے دیں ۔ آپ کو انتہائی محفوظ جگہ پر پہنچا دیا جائے گا اور آپ کا رابطہ صرف فون پر مجھ سے رہے گا "...... اولڈ گراش نے کہا تو امرتا نے جیب سے ایک بار پھر چیک بک نکالی اور اس میں سے ایک چیک پر دستخط کر کے اس نے چیک بک سے علیحدہ کیا اور اولڈ گراش کی طرف بڑھا دیا۔

" اوکے "...... گراش نے چیک جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ یہ فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر تھا ۔ اس نے اس کا بٹن پریس کر دیا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ اولڈ گراش کالنگ ۔ اوور "...... گراش نے کہا۔

" یس ۔ اوشام اٹنڈنگ یو ۔ اوور "...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

" اوشام ۔ ایک خوبصورت خاتون مس امرتا کو بھیج رہا ہوں ۔ ان کی حفاظت کرنی ہے ہر لحاظ سے ۔ انہیں وہاں کوئی تکلیف نہیں ہونی چاہئے ۔ اوور "...... گراش نے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں جناب ۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ اوشام ان معاملات میں کس طرح کام کرتا ہے ۔ اوور "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے ۔ اوور اینڈ آل "...... گراش نے کہا اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جیب میں ڈال لیا۔

" ایک ایڈریس نوٹ کر لیں اور اس ایڈریس پر پہنچ جائیں ۔ اوشام انتہائی محتاط آدمی ہے ۔ آپ کو وہاں کوئی تکلیف نہیں ہو گی اور نہ ہی پاکیشیائی ایجنٹ آپ تک پہنچ سکیں گے ۔ جب آپ کا ٹاسک مکمل ہو جائے گا تو میں آپ کو فون پر اطلاع دے دوں گا "۔ گراش نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک ایڈریس بتا دیا۔

" اوکے ۔ یہ ٹھاکر داس والا کام کب تک مکمل ہو جائے گا "۔ امرتا نے کہا۔

" ایک گھنٹے بعد وہ محفوظ جگہ پر پہنچ جائیں گے "۔ گراش نے کہا۔

" لیکن وہ انتہائی غصیلے آدمی ہیں ۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ٹاسک پر کام ہی نہ کریں "...... امرتا نے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں ۔ وہ مجھے بہت اچھی طرح جانتے ہیں اس لئے وہ ہم سے مکمل تعاون کریں گے "...... گراش نے مسکراتے ہوئے کہا تو امرتا مسکراتی ہوئی اٹھی اور گراش کو سلام کر کے کمرے سے باہر آ گئی ۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

ایک خاصے بڑے کمرے میں شاگل بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ یہ کمرہ اس رہائش گاہ کا تھا جو شاگل نے بھاٹان کے دارالحکومت کھانڈو میں اپنے لئے حاصل کی تھی۔ وہ اپنے خصوصی گروپ کے ساتھ چارٹرڈ طیارے کے ذریعے یہاں پہنچا تھا اور یہاں اس کے پہلے سے موجود ایجنٹ کے ذریعے اس نے یہ رہائش گاہ حاصل کی تھی اور یہاں پہنچتے ہی اس نے اپنے گروپ کو حکم دے دیا تھا کہ وہ اس ٹھاکر داس کو بھی اغوا کر کے یہاں لے آئیں اور نیشنل ہوٹل میں رہائش پذیر اس امرتا کو بھی کیونکہ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اس امرتا کو ہلاک کرا کر تمام الزام پاکیشیائی ایجنٹوں پر ڈال دے گا اور صدر صاحب کو اپنا کریڈٹ پیش کرے گا کہ اس نے از پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کر کے ان کے ہاتھ سے وہ ٹاسک بچایا ہے وہ اس کا کریڈٹ اس نئی تنظیم سپیشل سروسز کو کسی صورت بھی

دینے کے لئے تیار نہیں تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے ٹھاکر داس اور امرتا دونوں کو اس رہائش گاہ میں لے آنے کا حکم دیا تھا تاکہ ٹھاکر داس اس کی نظروں کے سامنے رہ کر کام کرے جبکہ ٹھاکر داس کی رہائش گاہ کی نگرانی اس کے آدمی کرتے رہیں گے۔ اگر پاکیشیائی ایجنٹ وہاں پہنچے تو ان کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ اس کے آدمیوں کو گئے ہوئے کافی وقت ہو گیا تھا لیکن ابھی تک ان کی طرف سے کوئی اطلاع نہ تھی اس لئے بے چینی کی وجہ سے وہ کمرے میں ٹہل رہا تھا کہ اچانک میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"سریش بول رہا ہوں چیف۔ نیشنل ہوٹل سے مس امرتا تو آج دو روز ہوئے ہوٹل کا کمرہ لاک کر کے گئی ہیں اور پھر واپس نہیں آئیں اور نہ ہی ہوٹل والوں کو کچھ معلوم ہے کہ وہ کہاں گئی ہیں اور نہ ہی ان کا کوئی پیغام آیا ہے"...... سریش نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ کہاں گئی ہے وہ۔ کہاں جا سکتی ہے۔ کیا تم نے کمرے کی تلاشی لی ہے"...... شاگل نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"نو سر۔ اب لیتا ہوں"...... سریش نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نانسنس۔ جلدی تلاشی لو اور سنو۔ ہوٹل سے باہر ٹیکسی ڈرائیوروں سے معلوم کرو کہ وہ کہاں گئی ہے۔ کوئی نہ کوئی اسے

لے گیا ہوگا۔ نانسنس"...... شاگل نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"نانسنس۔ نجانے کون ان احمقوں کو سیکرٹ سروس میں بھرتی کر دیتا ہے۔ نانسنس۔ عقل نام کی کوئی چیز تو ہے ہی نہیں ان کے پاس۔ نانسنس"...... شاگل نے انتہائی غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا کہ ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو شاگل نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... شاگل نے پہلے سے زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"روشن بول رہا ہوں جناب۔ ٹھاکر داس صاحب اپنی حویلی میں موجود نہیں ہیں اور نہ ہی ان کے ملازم کو علم ہے کہ وہ کہاں گئے ہیں۔ ان کے مطابق کل صبح ایک کار میں دو آدمی آئے اور وہ ٹھاکر داس سے ملے اور پھر ٹھاکر داس ان کے ساتھ ہی کار میں بیٹھ کر چلے گئے اور ملازم کو صرف اتنا کہا کہ وہ چند روز بعد آئیں گے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اسے لے جانے والے کون لوگ تھے۔ کار کا نمبر کیا تھا اور کیا تفصیلات تھیں کار کی۔ یہ آخر کیا عذاب ہے کہ سب غائب ہو گئے ہیں"...... شاگل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"وہ ملازم ان پڑھ ہے جناب اس لئے سوائے اس کے کہ کار کا رنگ کالا تھا وہ ہمیں کچھ نہیں بتا سکتا"...... روشن نے جواب دیا۔

"ان آدمیوں کے حلیئے تو بتا سکتا ہے یا وہ بھی نہیں بتا سکتا"۔ شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ میں پوچھتا ہوں باس"...... اس بار روشن نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پوچھو جلدی۔ نانسنس"...... شاگل نے ایک بار پھر غصیلے لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"یہ سب غائب ہو گئے ہیں۔ اس کا کیا مطلب ہوا۔ اوہ۔ کہیں انہیں پہلے ہی اس کرنل چوپڑا نے اطلاع دے کر تو غائب نہیں کرا دیا۔ اوہ۔ واقعی ایسا ہی ہو گا"...... شاگل نے ٹہلتے ٹہلتے چونک کر کہا اور پھر وہ آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اب کیا کیا جائے۔ کیا واپس چلا جاؤں"...... شاگل نے خودکلامی کے سے انداز میں کہا لیکن پھر ایک خیال کے تحت وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ وہ عمران اور اس کے ساتھی بھی تو یہاں آئیں گے اس ٹھاکر داس کے پیچھے۔ اوہ۔ ان کا خاتمہ ہو جائے تو یہ میرے لئے دنیا کا سب سے بڑا کریڈٹ ہو گا"...... شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ شاگل کالنگ۔ اوور"...... شاگل نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس ۔ کیپٹن مہیش اٹنڈنگ یو ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"کیپٹن مہیش ۔ کیا تم نے ٹھاکر داس کی حویلی کی نگرانی شروع کر دی ہے یا نہیں ۔ اوور"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر ۔ ہم چاروں طرف سے اس کی باقاعدہ نگرانی کر رہے ہیں ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سنو ۔ ٹھاکر داس اس حویلی سے غائب ہے ۔ اس کا صرف ایک ملازم وہاں موجود ہے اور پاکیشیائی ایجنٹوں نے لازماً اس ملازم سے ہی ٹھاکر داس کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں اس لئے اب تم اپنی پلاننگ بدل دو ۔ تم اس ملازم کی جگہ اپنے آدمی کو دے دو اور اسے کسی کمرے میں قید کر دو اور اپنے آدمیوں کو حویلی کے اندر چھپا دو ۔ جیسے ہی پاکیشیائی ایجنٹ حویلی میں آئیں تم نے اچانک ان پر ہر طرف سے فائر کھول دینا ہے ۔ اس طرح وہ زیادہ آسانی سے اور یقینی طور پر مارے جائیں گے ۔ اوور"...... شاگل نے باقاعدہ پلاننگ بتاتے ہوئے کہا۔

"جناب ۔ ضروری نہیں کہ سارے ہی پاکیشیائی ایجنٹ اندر آئیں ۔ ان میں سے ایک آدمی اندر آسکتا ہے اور باقی باہر رہ سکتے ہیں ایسی صورت میں جناب وہ سب فرار ہو جائیں گے ۔ اوور"۔ کیپٹن مہیش نے کہا۔

"ہاں ۔ تم نے درست کہا ہے ۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو ۔ ویری

گڈ ۔ تو پھر ایسا ہے کہ باہر سے ہی نگرانی کرو لیکن ان لوگوں کو فرار نہیں ہونا چاہئے ورنہ میں تمہیں اور تمہارے تمام آدمیوں کو زندہ زمین میں دفن کر دوں گا ۔ سمجھے ۔ اوور"...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سر ۔ آپ بے فکر رہیں سر ۔ ہم ہر لحاظ سے چوکنا ہیں سر ۔ اوور"...... کیپٹن مہیش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔ ہر طرح سے ہوشیار رہنا ۔ اوور اینڈ آل"...... شاگل نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس جیب میں ڈال لیا ۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"روشن بول رہا ہوں باس ۔ میں نے ان لوگوں کے حلیئے ملازم سے معلوم کر لئے ہیں اور باس ان حلیوں سے پتہ چلتا ہے کہ یہ لوگ میک اپ میں تھے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ میک اپ میں ۔ کیسے معلوم ہوا ہے"۔ شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"باس ۔ جو حلیئے بتائے گئے ہیں وہ مقامی افراد کے ہیں لیکن ملازم کے مطابق یہ لوگ مقامی لہجے میں بات نہیں کر رہے تھے بلکہ ان کا لہجہ غیر ملکی تھا لیکن وہ باتیں مقامی زبان میں ہی کر رہے تھے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ پھر یہ یقیناً عمران اور اس کے ساتھی ہوں گے ۔ وہ ہم سے پہلے ہی اس ٹھاکر داس کو لے اڑے ۔ اوہ ۔ ویری بیڈ اب کیا کیا جائے" ...... شاگل نے محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً سر پیٹنے کے انداز میں کہا۔

"لیکن باس ۔ اگر یہ پاکیشیائی ہوتے تو وہ اس ٹھاکر داس کو ساتھ کیوں لے جاتے ۔ وہ اس سے سب کچھ یہاں بھی تو معلوم کر سکتے تھے" ...... روشن نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"احمق آدمی ۔ انہیں خدشہ ہو گا کہ ہم کسی بھی وقت ان کے سروں پر پہنچ سکتے ہیں اس لئے ہم سے بچنے کے لئے وہ لازماً اسے کسی اور شہر لے گئے ہوں گے تاکہ اس سے اطمینان سے سب کچھ حاصل کر سکیں ۔ ویری بیڈ ۔ اس کار کا پتہ چلا" ...... شاگل نے کہا۔

"یس سر ۔ ملازم نے کار کے بارے میں جو تفصیلات بتائی ہیں اس میں خاص بات یہ بتائی گئی ہے کہ کار کی سائیڈ پر ایک سانپ کی بڑی سی تصویر بنی ہوئی تھی جس کا سر گہرے سرخ رنگ کا تھا اور باس ۔ میں نے اس تصویر والی کار کو ایئرپورٹ کی پارکنگ میں دیکھا تھا" ...... روشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایئرپورٹ کی پارکنگ میں ۔ اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ وہ لامحالہ اسے یہاں سے نکال لے گئے ہیں ۔ ویری بیڈ ۔ اب ہم یہاں بیٹھ کر کیا کریں گے ۔ ٹھیک ہے چلو واپس ایئرپورٹ پہنچو ۔ ہم طیارہ چارٹرڈ کرا کر واپس جائیں گے ۔ جلدی پہنچو" ...... شاگل نے حلق کے بل چیختے

ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اس نے ایک بار پھر جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"سریش بول رہا ہوں باس" ...... دوسری طرف سے سریش کی آواز سنائی دی۔

"تمہاری کیا رپورٹ ہے" ...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس ۔ وہ لڑکی امرتا ایک پرائیویٹ کار میں یہاں سے گئی ہے اور پھر اس کی واپسی نہیں ہوئی" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"گولی مارو اسے ۔ وہ پاکیشیائی ایجنٹ ہم سے بھی پہلے ٹھاکر داس کو لے اڑے ہیں ۔ وہ بھاٹان سے بھی نکل گئے ہیں ۔ تم فوراً ایئرپورٹ پہنچو ۔ میں بھی وہیں پہنچ رہا ہوں" ...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخا اور پھر جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے کیپٹن مہیش کو بھی اپنے ساتھیوں سمیت ایئرپورٹ پہنچنے کا حکم دیا اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جیب میں ڈالا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ ٹیکسی میں سوار ہو کر تیزی سے ایئرپورٹ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا ۔ ایئرپورٹ پہنچ کر جب شاگل نے طیارہ چارٹرڈ کرانے کے لئے خصوصی کاؤنٹر سے رابطہ کیا تو اسے یہ معلوم کر کے بے حد غصہ آیا کہ چارٹرڈ کمپنی کے پاس ایک ہی طیارہ ہے جو چارٹرڈ ہو کر کافرستان

جا چکا ہے اس لئے جب تک اس کی واپسی نہ ہو اس وقت تک طیارہ چارٹرڈ نہیں ہو سکتا ۔ چنانچہ یہاں سے مایوس ہو کر شاگل نے ایئرپورٹ مینجر سے عام فلائٹ کے لئے بات چیت کی تو اسے بتایا گیا کہ یہاں سے کافرستان کے لئے دو فلائٹس جاتی ہیں اور وہ دونوں جا چکی ہیں اس لئے کل صبح سے پہلے فلائٹ نہیں مل سکتی۔

"یہ کیسا ملک ہے اور کیسے لوگ ہیں ۔ پتہ نہیں کس طرح زندہ رہتے ہیں"....... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا اور اب اس کے سوا اور کوئی چارہ ہی نہیں تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت واپس ہوٹل جائے اور پھر کل صبح کی فلائٹ سے کافرستان جائے کہ اچانک ایک آدمی دوڑتا ہوا ان کے قریب آیا۔

"سر ۔ سر ۔ کیا آپ طیارہ چارٹرڈ کرانا چاہتے ہیں"....... اس آدمی نے شاگل کے قریب آکر کہا۔

"ہاں ۔ کیوں"....... شاگل نے چونک کر پوچھا۔

"سر ۔ ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ کافرستان سے ایک بڑا طیارہ چارٹرڈ ہو کر کھانڈو آرہا ہے ۔ وہ دو گھنٹے بعد یہاں پہنچ جائے گا ۔ اگر آپ چاہیں تو اس طیارے کو آپ کے لئے واپس کافرستان جانے کے لئے چارٹرڈ کیا جا سکتا ہے"....... اس آدمی نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا ۔ دو تین گھنٹے تو گزارے جا سکتے ہیں"....... شاگل نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اس آدمی کے ساتھ کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے طیارہ چارٹرڈ کرایا ۔ اپنے اور اپنے ساتھیوں کے کاغذات

جمع کرائے اور پھر اس نے کاؤنٹر پر کہہ دیا کہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت ایئرپورٹ کے ریستوران میں موجود رہے گا ۔ جب طیارہ تیار ہو جائے تو اسے اطلاع دے دی جائے۔

"یس سر"....... کاؤنٹر مین نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو شاگل پلٹا اور ریستوران کی طرف بڑھ گیا ۔ ریستوران کے باہر اس کے ساتھی پہلے سے موجود تھے۔

"کہاں ہے وہ کار جس کا ذکر تم کر رہے تھے"....... شاگل نے سریش سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب ۔ اب وہ موجود نہیں ہے"....... سریش نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہونہہ ۔ تو وہ انہیں یہاں چھوڑنے آئی ہو گی ۔ بہرحال چلو ۔ ریستوران میں بیٹھتے ہیں ۔ دو گھنٹے بعد طیارہ کافرستان سے یہاں پہنچے گا ۔ ایک گھنٹہ اسے واپسی کی تیاری میں لگے گا اس لئے تین گھنٹے ہم نے یہاں گزارنے ہیں"....... شاگل نے کہا اور ریستوران کی طرف بڑھ گیا۔

"باس ۔ کیا میں کچھ عرض کر سکتا ہوں"....... اچانک ایک آدمی نے شاگل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں بولو ۔ کیا بات ہے کیپٹن مہیش"....... شاگل نے اس آدمی کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

"جناب ۔ ٹھاکر داس کو ملک سے باہر لے جانے کی کیا ضرورت

تھی۔ انہوں نے تو ٹھاکر داس کو صرف اس فائل کو ڈی کوڈ کرنے سے روکنا تھا یا اس سے یہ فائل حاصل کرنا تھی اور یہ کام وہ وہاں حویلی میں بھی کر سکتے تھے"...... کیپٹن مہیش نے کہا۔

"میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ انہیں خدشہ تھا کہ ہم ان کے سرپر پہنچ سکتے ہیں"...... شاگل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن جناب۔ ایسی صورت میں وہ اسے کہیں اور بھی تو لے جا سکتے تھے۔ کھانڈو خاصا بڑا شہر ہے۔ پھر وہ اسے لے کر ایئرپورٹ کیوں آئے"...... کیپٹن مہیش نے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ وہ اسے لے کر پاکیشیا گئے ہوں گے۔ وہ ایسا ہی کرتے ہیں"...... شاگل نے کہا۔

"سر۔ یہاں سے پتہ کرایا جا سکتا ہے کہ یہاں سے کوئی چارٹرڈ طیارہ پاکیشیا گیا ہے یا نہیں"...... اس بار اجیت نے کہا۔

"دفع کرو۔ ہم نے یہاں تین گھنٹے گزارنے ہیں اور بس"۔ شاگل نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا تو اس کے ساتھی منہ بنا کر خاموش ہو گئے کیونکہ وہ سب جانتے تھے کہ شاگل سے اس کی مرضی کے بغیر کوئی بات نہیں منوائی جا سکتی اور شاگل کو اگر غصہ آ گیا تو وہ انہیں یہیں ریستوران میں ہی گولی مار سکتا ہے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت بھاٹان کے دارالحکومت کھانڈو کے ایئرپورٹ پر چارٹرڈ طیارے سے اترا اور پھر کاغذات وغیرہ کی چیکنگ کے بعد وہ جیسے ہی پبلک لاؤنج میں آئے تو ایک طرف موجود ایک نوجوان بجلی کی سی تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔

"میرا نام وکرم ہے جناب۔ یہاں ریستوران میں کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف اپنے بارہ ساتھیوں سمیت موجود ہیں"۔ اس نوجوان نے عمران کے قریب آ کر سرگوشیانہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ وکرم کھانڈو میں ایک کلب کا مالک تھا اور اس کی ٹپ ناپال کے فارن ایجنٹ نے دی تھی اس لئے عمران نے کافرستان سے کھانڈو روانگی سے قبل اسے فون پر نہ صرف اپنی آمد کے بارے میں بتا دیا تھا بلکہ اسے اپنے حلیے کے بارے میں بھی بتا دیا تھا اس لئے وکرم نے اسے دیکھتے ہی پہچان لیا تھا جبکہ عمران اس سے

پہلی بار مل رہا تھا اس لیئے اس نے باقاعدہ اپنا تعارف کرایا تھا۔

" کیا کہہ رہے ہو۔ شاگل اور یہاں ۔ تم اسے کیسے پہچانتے ہو "...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں کافرستان آتا جاتا رہتا ہوں جناب ۔ میرے تعلقات وہاں ایسے لوگوں سے ہیں جن کا تعلق براہ راست شاگل سے ہے ۔ باہر میری اسٹیشن ویگن موجود ہے ۔ آپ میرے ساتھ آئیں "...... وکرم نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی اس کے پیچھے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے ۔

" شاگل یہاں کیا کرنے آیا ہو گا "...... جولیا نے کہا۔

" مکمل حالات کا مجھے علم نہیں ہے اس لیئے فی الحال کچھ نہیں کہا جا سکتا "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب آگے بڑھتے چلے گئے ۔ عمران نے کن انکھیوں سے ریستوران میں بیٹھے ہوئے شاگل اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ لیا ۔ شاگل اپنے مخصوص انداز میں اکڑا ہوا بیٹھا تھا ۔ تھوڑی دیر بعد وکرم نے انہیں ایک رہائشی کالونی کی ایک کوٹھی میں پہنچا دیا۔

" اب بتاؤ کہ شاگل یہاں کب اور کس لیئے آیا ہے "...... عمران نے وکرم سے پوچھا۔

" جناب ۔ میں نے بھی انہیں ایئرپورٹ پر ہی دیکھا ہے اس لئے مجھے اجازت دیں ۔ میں معلوم کر کے ایک گھنٹے کے اندر آپ کو رپورٹ دیتا ہوں "...... وکرم نے کہا۔

" اس امرتا اور ٹھاکر داس کے بارے میں بھی رپورٹ تیار کی ہے یا نہیں "...... عمران نے کہا۔

" وہ دونوں ہی اپنی اپنی جگہوں سے غائب ہیں ۔ ان کے بارے میں بھی معلومات حاصل کی جا رہی ہیں "...... وکرم نے کہا۔

" اوہ ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہاں کوئی خاص چکر چل رہا ہے ۔ ٹھیک ہے ۔ تم شاگل کے بارے میں معلومات حاصل کرو ۔ باقی کام میں خود چیک کرتا ہوں "...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو وکرم سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا ۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" جی صاحب "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔ لہجہ اور انداز بتا رہا تھا کہ بولنے والا کوئی ملازم ہے ۔

" چیف پولیس کمشنر بول رہا ہوں ۔ ٹھاکر داس صاحب سے بات کرائیں "...... عمران نے مقامی زبان میں لیکن تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" جناب ۔ وہ کہیں گئے ہوئے ہیں اور بتا کر نہیں گئے " ۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" معلوم کر کے بتاؤ کہ وہ کہاں گئے ہیں "...... عمران نے اور زیادہ سخت لہجے میں کہا۔

" جناب ۔ وہ حویلی میں میرے ساتھ اکیلے رہتے ہیں ۔ کل دو آدمی آئے تھے ۔ وہ ان کے ساتھ گئے ہیں اور مجھے کہہ گئے ہیں کہ وہ چند روز بعد آئیں گے اور جناب اس سے زیادہ مجھے معلوم نہیں ہے " ۔ دوسری

طرف سے جواب دیا گیا۔

" اوکے ۔ عمران نے کہا اور کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" نیشنل ہوٹل کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" نیشنل ہوٹل "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

" کمرہ نمبر اٹھارہ میں مس امرتا سے بات کرائیں ۔ میں وکرم بول رہا ہوں"...... عمران نے مقامی زبان اور لہجے میں کہا۔

" سوری جناب ۔ کمرہ نمبر اٹھارہ دو روز سے بند ہے اور مس امرتا بتا کر نہیں گئیں"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا تو عمران چونک پڑا۔

" کیا کسی نے پہلے بھی مس امرتا کے بارے میں معلوم کیا ہے"...... عمران نے کہا کیونکہ جس طرح فوراً فون سننے والی لڑکی نے جواب دیا تھا اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ پہلے سے اس سوال کے لئے تیار تھی۔

" یس سر ۔ دو بار پوچھا جا چکا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا

اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ ہمارے بارے میں یہاں پہلے سے اطلاع پہنچ چکی ہے اور شاید اسی لئے شاگل بھی اپنے ساتھیوں سمیت یہاں موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

" کیا مطلب "...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

" ٹھاکر داس اور امرتا دونوں غائب ہو چکے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ امرتا نے ہی ٹھاکر داس کو اس کی حویلی سے لے جا کر کہیں اور رکھا ہو گا تاکہ جب تک ٹھاکر داس ریڈ باکس کی فائل کوڈی کوڈ نہ کر لے اس وقت تک ہم اس تک پہنچ ہی نہ سکیں"...... عمران نے کہا۔

" لیکن شاگل تو واپس جا رہا ہے عمران صاحب ۔ اس کا کیا مطلب ہوا"...... صفدر نے کہا۔

" شاگل بھی یقیناً اسی لئے یہاں آیا ہو گا کہ وہ ٹھاکر داس کی نگرانی کرے تاکہ جیسے ہی ہم ٹھاکر داس کے پاس پہنچیں وہ ہم پر ریڈ کر دے لیکن جب اسے معلوم ہوا ہو گا کہ ٹھاکر داس اور امرتا دونوں غائب ہیں تو وہ فوراً سمجھ گیا کہ اب ہم بھی ٹھاکر داس کی حویلی نہیں آئیں گے اس لئے وہ واپس جا رہا ہے کیونکہ اسے معلوم ہے کہ اب ہم بھی کافرستان ایئرپورٹ پر ہی اس امرتا کو چیک کریں گے اور وہ بھی اب وہاں نگرانی کرے گا کیونکہ اب آخری صورت یہی رہ گئی ہے کہ

اس امرتا کو اس وقت گھیرا جائے جب وہ فائل ڈی کوڈ کرا کر واپس کافرستان پہنچے۔ ورنہ اتنے بڑے شہر میں اسے کہاں تلاش کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی ٹھاکر داس کو"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا مطلب۔ اب ہمیں واپس جانا ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"فوری تو نہیں۔ وکرم کو آنے دیں پھر سوچیں گے"...... عمران نے گول مول سا جواب دیا اور سب سمجھ گئے کہ عمران بذات خود ذہنی طور پر الجھا ہوا ہے اور پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد وکرم آ گیا۔

"شاگل اپنے ساتھیوں سمیت اسی طیارے سے واپس کافرستان چلا گیا ہے جس طیارے پر آپ کافرستان سے یہاں آئے ہیں"۔ وکرم نے آتے ہی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"وہ یہاں آیا کیوں تھا اور پھر واپس کیوں چلا گیا۔ اس بارے میں کچھ معلوم ہوا"...... عمران نے کہا۔

"میں یہاں سے واپس جا کر ریستوران میں شاگل اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا تھا۔ ان کے درمیان ہونے والی بات چیت سے پتہ چلا کہ شاگل اپنے ساتھیوں سمیت یہاں آپ کے خلاف کام کرنے آیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ آپ یہاں ٹھاکر داس کو کور کریں گے اس لئے وہ ٹھاکر داس کی نگرانی کرا کر آپ کو کور کرے گا لیکن یہاں آ کر اسے معلوم ہوا کہ ٹھاکر داس اور امرتا دونوں غائب ہیں اور پھر ٹھاکر داس کو جس کار میں لے جایا گیا تھا وہ کار یہاں ایئرپورٹ کی پارکنگ میں دیکھی گئی تھی۔ اس سے شاگل یہی

سمجھا کہ آپ ٹھاکر داس کو کافرستان یا پاکیشیا لے گئے ہیں۔ اس نے اپنے ساتھی کے ذریعے یہ معلوم کر لیا کہ یہاں سے پاکیشیا کے لئے کوئی طیارہ تو چارٹرڈ نہیں کرایا گیا۔ اس کا جواب جب اسے نفی میں ملا تو وہ خاموش ہو گیا"...... وکرم نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے اس کے بعد اس نے یہاں رہ کر کیا کرنا تھا۔ یقیناً اسے سپیشل سروسز کے کام میں مداخلت کرنے سے روک دیا گیا ہو گا ورنہ وہ لازماً امرتا کو یہاں تلاش کراتا۔ وہ ہمارے شکار کے لئے یہاں آیا تھا جب اسے معلوم ہوا کہ ٹھاکر داس غائب ہے تو وہ مایوس ہو کر واپس چلا گیا"...... عمران نے کہا۔

"اب اس ٹھاکر داس کو کہاں اور کیسے تلاش کیا جائے۔ ظاہر ہے ہم تو شاگل کی طرح واپس نہیں جا سکتے"...... جولیا نے کہا۔

"اس کار کے بارے میں تفصیل معلوم ہوئی ہے اس سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ٹھاکر داس کو راکی گروپ اپنے ساتھ لے گیا ہے اور راکی گروپ کھانڈو کا سب سے طاقتور اور خطرناک گروپ ہے"۔ وکرم نے کہا۔

"راکی گروپ۔ کیسے معلوم ہوا کہ وہ ٹھاکر داس کو لے گیا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جس کار میں ٹھاکر داس کو اس کے مکان سے لے جایا گیا ہے اس کار کی ایک سائیڈ پر کنڈلی مارے سانپ کی تصویر بنی ہوئی تھی

جس کا سر گہرا سرخ تھا اور یہ نشانی راکی گروپ کی ہے"...... وکرم نے کہا۔

"اس راکی گروپ کی کیا تفصیل ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے بتایا ہے عمران صاحب کہ راکی گروپ کھانڈو کا سب سے طاقتور اور خطرناک گروپ ہے۔ اس گروپ میں مقامی افراد شامل نہیں ہیں بلکہ زیادہ تر افراد دور دراز کے علاقوں کے ہیں جو مرنا بھی جانتے ہیں اور مارنا بھی اس لئے لوگ راکی گروپ سے اس طرح ڈرتے ہیں جیسے انسان موت سے ڈرتا ہے"...... وکرم نے جواب دیا۔

"اس کا کوئی اتہ پتہ۔ اس کا ہیڈ کوارٹر اور اس کا انچارج"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس گروپ کا ہیڈ کوارٹر کھانڈو کا سب سے بدنام کلب ماسٹرز کلب ہے جس کا مالک راکی نامی بدمعاش ہے لیکن وہ کسی سے نہیں ملتا اور نہ ہی اس کے بارے میں کوئی جانتا ہے۔ کلب کا انچارج مارٹن نامی ایک آدمی ہے اور وہی بطور مینجر کام کرتا ہے۔ ویسے یہ گروپ تمام بڑے جرائم کی پشت پر ہوتا ہے۔ اس کی خاص نشانی یہ تصویر ہے جس میں سانپ کنڈلی مارے بیٹھا ہوتا ہے اور اس سانپ کا سر گہرا سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ ایسی ہی نشانی راکی گروپ کے لباسوں پر بھی موجود ہوتی ہے۔ اس نشانی کی وجہ سے نہ ہی پولیس ان کے آڑے آتی ہے اور نہ ہی کوئی اور غنڈہ۔ ویسے بھی یہ لوگ حد

درجہ سفاک اور ظالم ہیں لیکن یہ عام معاملات میں مداخلت نہیں کرتے"...... وکرم نے جواب دیا۔

"اس گروپ کو کنٹرول مارٹن کرتا ہے یا راکی"...... عمران نے کہا۔

"مارٹن تو صرف کلب تک ہی محدود رہتا ہے۔ کہا یہی جاتا ہے کہ گروپ کو کنٹرول راکی خود کرتا ہے"...... وکرم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس لئے لامحالہ راکی سے رابطے کا کوئی نہ کوئی ذریعہ ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"رابطہ اس مارٹن کے ذریعے ہوتا ہے اور سنا ہے کہ کسی خاص ٹرانسمیٹر کے ذریعے رابطہ ہوتا ہے"...... وکرم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"امرتا کے بارے میں کوئی رپورٹ"...... عمران نے کہا۔

"امرتا آخری بار رین بو ہوٹل میں جاتے ہوئے دیکھی گئی ہے۔ اس کے بعد وہ غائب ہو گئی ہے اور اب تک اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا"...... وکرم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے پاس یہاں کا تفصیلی نقشہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ یہاں اس کوٹھی میں ہی موجود ہے۔ میں لے آتا ہوں"...... وکرم نے کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں رول شدہ نقشہ تھا۔

اس نے نقشہ کھول کر میز پر رکھ دیا۔

" اب پہلے جہاں ہم موجود ہیں وہاں نشانی لگاؤ"...... عمران نے کہا تو وکرم نے جیب سے بال پوائنٹ نکال کر ایک جگہ دائرہ لگا دیا۔

" اب رین بو ہوٹل پر نشان لگاؤ"...... عمران نے کہا تو وکرم نے ایک اور جگہ نشان لگا دیا۔

" یہ تو مضافاتی علاقہ ہے شاید"...... عمران نے غور سے اس نشان والی جگہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" جی ہاں۔ یہ ہوٹل مضافات میں ہے"...... وکرم نے جواب دیا۔

" اس ہوٹل کی کوئی خاص بات جس کی وجہ سے امرتا وہاں گئی ہو"...... عمران نے کہا۔

" نہیں جناب۔ عام سا ہوٹل ہے"...... وکرم نے جواب دیا۔

" ماسٹرز کلب کہاں ہے۔ اس پر نشان لگاؤ"...... عمران نے کہا تو وکرم نے ایک اور جگہ نشان لگا دیا۔

" تم نے مس امرتا کو دیکھا ہے"...... عمران نے کہا۔

" نہیں جناب۔ صرف نام سنا ہے"...... وکرم نے کہا۔

"یہاں اس کوٹھی میں اسلحہ اور کاریں تو موجود ہوں گی"۔ عمران نے کہا۔

" جی ہاں۔ یہاں اسلحہ بھی ہے اور کاریں بھی۔ میک اپ کا سامان اور تقریباً آپ سب کے ناپ کے لباس بھی یہاں موجود

ہیں"...... وکرم نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اب تم جا سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

" جناب۔ میں معذرت خواہ ہوں کہ راکی گروپ کے خلاف آپ کی کھل کر کوئی مدد نہ کر سکوں گا کیونکہ میں نے یہاں مستقل رہنا ہے اور اگر راکی گروپ میرے خلاف ہو گیا تو مجھے بھاٹان میں کہیں پناہ نہیں ملے گی"...... وکرم نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

" فکر مت کرو وکرم۔ تم نے اب بھی جو کچھ ہمارے لئے کیا ہے وہ ہماری توقع سے کہیں بڑھ کر ہے"...... عمران نے کہا تو وکرم کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

" شکریہ جناب۔ میرا فون نمبر آپ کے پاس ہے۔ وہ فون محفوظ ہے۔ آپ اس نمبر پر مجھے کسی بھی وقت کال کر سکتے ہیں۔ میں جہاں بھی ہوں گا مجھے آپ کا پیغام مل جائے گا"...... وکرم نے کہا اور عمران کے سر ہلانے پر وہ مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ صفدر خاموشی سے اٹھا اور اس کے پیچھے چلا گیا تاکہ وکرم کے جانے کے بعد بیرونی گیٹ بند کر سکے۔

"اب اس راکی کو تلاش کرنا ہے"...... جولیا نے کہا۔

" راکی کی بجائے ہمیں اس امرتا کو تلاش کرنا چاہئے کیونکہ اگر ہم راکی کے چکر میں الجھ گئے تو امرتا وہ فائل ڈی کوڈ کرا کر کافرستان پہنچ جائے گی۔ ہمارے پاس وقت بے حد کم ہے اور سب سے مختصر راستہ یہی ہے کہ ہم ٹھاکر داس کے پیچھے بھاگنے کی بجائے امرتا کو

ٹریس کریں کیونکہ ٹھاکر داس جہاں بھی ہے بہر حال فائل ڈی کوڈ ہو کر امرتا تک پہنچے گی"....... عمران نے کہا تو سب نے اس کی بات کی تائید کر دی۔

" لیکن اب اسے کیسے تلاش کیا جائے"....... صفدر نے کہا۔ وہ واپس آکر کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

" امرتا کا حلیہ نیشنل ہوٹل کے کسی ویٹر سے معلوم کیا جا سکتا اور پھر وہاں سے اس ٹیکسی یا کار کا پتہ لگایا جا سکتا ہے جس پر سوار ہو کر وہ گئی ہو گی"....... عمران نے کہا۔

" لیکن اس طرح تو طویل انکوائری کرنا پڑے گی اور اس وقت تک امرتا کافرستان پہنچ گئی تو پھر"....... جولیا نے کہا۔

" تنویر اور کیپٹن شکیل دونوں ایئرپورٹ پر ڈیوٹی دیں۔ زیر فائیو ٹرانسمیٹر تم دونوں کے پاس رہے گا۔ ہم تمہیں امرتا کا حلیہ ٹرانسمیٹر بتا دیں گے۔ اگر امرتا ایئرپورٹ پہنچی تو اسے کور کرنا تمہارا کام ہو گا"....... عمران نے کہا۔

" مجھ سے یہ بور ڈیوٹی نہیں ہو گی۔ یہ سن لو"....... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" جو کچھ ہم کرنے جا رہے ہیں وہ اس سے بھی زیادہ بور ہو گا۔ امرتا کو تلاش کریں گے اور نجانے ہمیں کہاں کہاں مارے مارے پھرنا پڑے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم میرے بجائے صفدر کو بھیج دو"....... تنویر نے کہا۔

" تنویر کو رابطہ آفیسر بنا دو۔ یہ یہاں کوٹھی میں رہے گا۔ میں ایئرپورٹ جاتا ہوں۔ آپ لوگ امرتا کو تلاش کریں"....... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ کیپٹن شکیل ایئرپورٹ جائے۔ تم لوگ امرتا کو تلاش کرو۔ میں اس ٹھاکر داس کو تلاش کروں گا"....... تنویر نے کہا تو سب اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

" اوہ۔ ویری گڈ۔ یہ واقعی بہترین تجویز ہے۔ لیکن تنویر کو اس اہم مشن پر نہیں بھیجا جا سکتا کیونکہ پھر نہ راکی گروپ ملے گا اور نہ ٹھاکر داس۔ تنویر سب کو زیر زمین دفن کر دے گا اس لئے بہتر ہے کہ جولیا اور تنویر دونوں ٹھاکر داس کو تلاش کریں جبکہ صفدر اور میں امرتا کو تلاش کرتے ہیں اور کیپٹن شکیل ایئرپورٹ پر ڈیوٹی دے"۔ عمران نے کہا۔

" نہیں۔ میں تمہیں اکیلے امرتا کے پیچھے جانے کی اجازت نہیں دے سکتی اس لئے صفدر تنویر کے ساتھ جائے گا اور میں تمہارے ساتھ"....... جولیا نے جوشیلے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے حتیٰ کہ تنویر بھی جولیا کی بات سن کر ہنس پڑا تھا اور جولیا کو شاید بعد میں احساس ہوا کہ اس نے جوش میں آکر کیا کہا ہے اس لئے وہ بے اختیار شرمندہ سے انداز میں ہنسنے لگ گئی۔

" میں تمہیں اس لئے تنویر کے ساتھ بھیج رہا تھا کہ صفدر کی بات تنویر نے ماننی نہیں جبکہ تنویر تمہاری بات ماننے پر مجبور ہو جائے گا

اور اس طرح معاملات کسی حد تک گرفت میں رہیں گے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ تم چاہے سب ہنسو یا مجھ پر طنز کرو بہرحال جو میں نے کہا ہے ویسے ہی ہو گا"...... جولیا اپنی بات پر اڑ گئی۔

" آپ بے فکر رہیں عمران صاحب۔ تنویر ایسے معاملات میں جذباتی ضرور ہے لیکن بہرحال وہ اپنے جذبات کو موقع محل کے لحاظ سے کنٹرول میں رکھنے کا فن بھی جانتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

" اوکے۔ ٹھیک ہے۔ پھر یہ طے ہو گیا۔ اب تینوں پارٹیاں زیرو فائیو ٹرانسمیٹر رکھیں گی اور اہم معاملے میں ایک دوسرے سے رابطہ کریں گی"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔

" باہر دو کاریں موجود ہیں۔ ایک کار میں اور جولیا لے جائیں گے دوسری کار صفدر اور تنویر جبکہ کیپٹن شکیل ٹیکسی پر ایئرپورٹ چلا جائے گا"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

اوشام ایک پہاڑی قبیلے سے تعلق رکھتا تھا۔ وہ لمبے قد اور مضبوط کا آدمی تھا۔ اس کی مونچھیں براؤن رنگ کی تھیں اور ان کا ایک اسٹائل تھا کہ مونچھوں کی نوکیں بچھو کے ڈنک کی طرح اوپر کو ہوئی تھیں۔ اس کی آنکھوں پر ہر وقت تیز سرخی چھائی رہتی تھی جب وہ گفتگو کرتا تھا تو محسوس ہوتا تھا کہ وہ مہذب اور خاصا یق سا آدمی ہے۔ امرتا کو پہلے پہل تو اس کی مونچھوں کا سٹائل پسند نہیں آیا تھا لیکن آہستہ آہستہ وہ اس سے مانوس ہوتی چلی ر پھر وہ اوشام کو پسند کرنے لگی تھی۔ اوشام بھی اس سے اس پیش آتا تھا جیسے امرتا کسی ملک کی ملکہ ہو اور اوشام اس کا ادنیٰ ہو۔ امرتا اوشام کی پناہ میں ضرور تھی لیکن اسے اس رہائش گاہ اہر جانے کی اجازت نہیں تھی جہاں اسے رکھا گیا تھا۔ یہ گاہ بھی ایک پہاڑی کے دامن میں چھوٹے سے گاؤں کے اندر اوشام تو یہاں نہیں رہتا تھا لیکن وہ روزانہ امرتا سے ملنے آتا تھا

اور کئی کئی گھنٹے اس کے پاس رہ کر جاتا تھا۔ وہ ہمیشہ جیپ پر آتا تھ
اس نے امرتا کو بتایا تھا کہ وہیں اس کا ایک کلب ہے جو زیر زمیں
دنیا کا گڑھ ہے اور اوشام کو زیر زمین دنیا میں موت کے فرشتے کا نا
دیا جاتا تھا کیونکہ اوشام ان معاملات میں انتہائی سفاک اور ظا
مشہور تھا۔ اس کی نظروں میں انسان کی وقعت ایک حقیر کیڑ
سے زیادہ نہیں ہوتی تھی۔ اس کا کلب کھانڈو کے سب سے خطرناک
سینڈیکیٹ جسے راکی گروپ کہا جاتا تھا کا مین اڈا تھا اور اوشام کو
اس گروپ میں نمایاں حیثیت حاصل تھی۔ اوشام کے مطابق او
گراش کے راکی گروپ کے سربراہ راکی سے انتہائی قریبی تعلقات
اور یہی وجہ تھی کہ پورے بھاٹان میں اولڈ گراش کی طرف کو
ٹیڑھی نظر اٹھا کر دیکھنے کی بھی جرأت نہ کرتا تھا اور سب لوگ ا
گراش کی بات اس طرح مانتے تھے جیسے وہ ان کا باپ ہو۔ اوشام
امرتا کو بتایا تھا کہ ٹھاکر داس کو بھی راکی گروپ نے علیحدہ جگہ پر
دیا ہے اور وہ مسلسل اس فائل پر کام کر رہا ہے جو امرتا نے لا
اسے دی تھی لیکن اس کے مطابق یہ کام خاصا پیچیدہ ثابت ہو رہا
اس لئے اسے ابھی تین چار روز مزید لگیں گے۔

"یہ ٹھاکر داس کہیں فرار نہ ہو جائے"...... امرتا نے کہا تو او
بے اختیار ہنس پڑا۔

"مادام۔ ٹھاکر داس یہاں کا رہنے والا ہے اور اسے اس ر
گروپ کے بارے میں اچھی طرح معلوم ہے۔ راکی گروپ جہاں

م کی قدر کرتا ہے وہاں وہ اہل علم سے کام لینا بھی اچھی طرح جانتا
ے۔ اولڈ گراش کے کہنے پر راکی نے خود ٹھاکر داس سے فون پر بات
اور ٹھاکر داس نے اسے یقین دلایا ہے کہ وہ اس سے مکمل طور پر
اون کرے گا اور راکی نے بھی اس سے وعدہ کیا ہے کہ اگر اس نے
اون کیا تو اس کی حویلی کے ساتھ بہت بڑا باغ جو راکی گروپ کی
یت ہے اسے بخش دیا جائے گا اس لئے آپ بے فکر رہیں۔ ٹھاکر
ں اب باس راکی کے حکم کی خلاف ورزی کا تصور بھی نہیں کر
تا"...... اوشام نے کہا۔

"پاکیشیائی گروپ لازماً ٹھاکر داس کی تلاش میں آیا ہو گا۔ اس
ے میں تمہیں معلومات ہیں یا نہیں"...... امرتا نے پوچھا۔

"مادام۔ کافرستان سیکرٹ سروس کا چیف شاگل اپنے بارہ
ھیوں سمیت آیا تھا لیکن پھر جب انہیں معلوم ہوا کہ ٹھاکر داس
ی گروپ کی پناہ میں ہے تو وہ بس اسی وقت خاموشی سے واپس
رستان چلے گئے"...... اوشام نے مسکراتے ہوئے کہا تو امرتا
نک پڑی۔

"کیا تم اور راکی گروپ کافرستان سیکرٹ سروس سے واقف ہو۔
شاگل کے بارے میں تو بتایا جاتا ہے کہ وہ انتہائی جذباتی اور
ہ ور آدمی ہے۔ وہ اپنے مقابل وزیراعظم کو بھی کوئی حیثیت نہیں
تا۔ وہ راکی گروپ سے کیسے خوفزدہ ہو سکتا ہے"...... امرتا نے
رت بھرے لہجے میں کہا۔

" مادام ۔ کافرستان اور بھاٹان دونوں ہمسایہ ملک ہیں اور ایک دوسرے کے مفادات آپس میں ٹکراتے بھی رہتے ہیں اور ایک دوسرے سے مفادات حاصل بھی کئے جاتے ہیں اس لئے کافرستان سیکرٹ سروس اور راکی گروپ کئی بار ٹکرا بھی چکے ہیں اور کئی بار دونوں ایک دوسرے سے تعاون بھی کر چکے ہیں ۔ بہرحال آپ قطعی بے فکر رہیں ۔ وہ واپس چلے گئے ہیں اور اگر نہ بھی جاتے تب بھی وہ نہ آپ کو تلاش کر سکتے تھے اور نہ ہی ٹھاکر داس کو"...... اوشام نے جواب دیا۔

" پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں خیال رکھنا اوشام ۔ وہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں اور اس وقت معاملات انتہائی نازک دور سے گزر رہے ہیں ۔ انہوں نے ریڈ باکس حاصل کر لیا ہے اس لئے اب یہی ایک کاپی ہمارے پاس ہے جس پر ٹھاکر داس کام کر رہا ہے ۔ اگر یہ کاپی ہاتھ سے نکل گئی تو کافرستان کا تمام مشن مکمل طور پر فیل ہو جائے گا"...... امرتا نے کہا۔

" مادام ۔ میں نے کہا ہے کہ آپ بے فکر رہیں ۔ جہاں تک میرا خیال ہے یہ لوگ ٹھاکر داس کے پیچھے جانے کی بجائے آپ کے پیچھے آئیں گے کیونکہ ٹھاکر داس نے صرف فائل ڈی کوڈ کرنی ہے ۔ اس فائل کو آپ نے کافرستان لے جانا ہے اس لئے یہ لوگ آپ کو کور کرنے کی کوشش کریں گے"...... اوشام نے کہا تو امرتا چونک پڑی۔

" اس کا مطلب ہے کہ مجھے بھی خطرہ لاحق ہے"...... امرتا نے کہا۔

" اوہ نہیں ۔ جب تک آپ اوشام کی پناہ میں ہیں آپ کا بال بھی بیکا نہیں ہو سکتا اور اگر آپ کہیں تو میں آپ کو فائل سمیت پہاڑی وادیوں سے اس طرح کافرستان پہنچا دوں گا کہ کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہو گی"...... اوشام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ایسی کوئی بات نہیں اوشام ۔ میری پوری زندگی انہی معاملات میں ہی گزری ہے اور یہ تو عام سے لوگ ہیں ۔ میں نے تو ایکریمیا میں انتہائی پاورفل تنظیموں اور انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹوں کا مقابلہ کیا ہے اور ہمیشہ مجھے ہی کامیابی ملی ہے ۔ اصل میں یہاں آکر میں کسی بے بس پرندے کی طرح ہو گئی ہوں ۔ مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کسی نے مجھے پنجرے میں قید کر دیا ہو اس لئے میں انتہائی پریشان رہتی ہوں"...... امرتا نے کہا۔

" آپ قطعی فکر مند نہ ہوں مادام ۔ صرف چند روز کی بات ہے ۔ ویسے اگر آپ اولڈ گراش سے بات کر لیں اور وہ حکم دے دیں تو میں آپ کو یہاں سے نکال کر ٹھاکر داس تک پہنچا سکتا ہوں لیکن بہتر یہی ہے کہ آپ وہاں سے یہاں محفوظ ہیں ۔ یہ پورا گاؤں ہمارا اپنا ہے اور یہاں کوئی اجنبی داخل ہو تو ہر طرف سے ہماری نظروں میں رہتا ہے اور آپ کی حفاظت کی موجودہ وقت میں سب سے زیادہ ضرورت ہے کیونکہ وہ لوگ لامحالہ آپ کو ہی تلاش کر رہے ہوں گے"۔ اوشام

نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ اب میں کیا کہہ سکتی ہوں "...... امرتا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اوشام اٹھ کھڑا ہوا۔

" اب مجھے اجازت دیں ۔ میں اپنے انتہائی ضروری کام چھوڑ کر صرف اس لئے یہاں آتا ہوں کہ اولڈ گراش کا حکم ہے کہ آپ کو بور نہ ہونے دیا جائے "...... اوشام نے مسکراتے ہوئے کہا تو امرتا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اوشام کے جانے کے بعد وہ اٹھی اور اندر اس کمرے کی طرف بڑھ گئی جو اس کے لئے علیحدہ مخصوص کر دیا گیا تھا۔ کمرے میں داخل ہو کر اس نے دروازہ بند کیا اور پھر میز کی دراز سے اس نے ایک مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ امرتا کالنگ ۔ اوور "...... امرتا نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" لیس ۔ اجیت اٹنڈنگ یو ۔ اوور "...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" اجیت ۔ تم کافرستان سیکرٹ سروس میں اپنے آدمیوں سے معلومات حاصل کرو کہ کافرستان سیکرٹ سروس کا چیف شاگل اپنے بارہ ساتھیوں سمیت کھانڈو آکر واپس چلا گیا ہے ۔ اس کی واپسی کے پیچھے کیا راز ہے اور پھر مجھے سپیشل الیون فریکونسی پر رپورٹ دو۔ اوور "...... امرتا نے کہا۔

" لیس مادام ۔ اوور "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو امرتا نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور اس پر ایک بار پھر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ امرتا کالنگ ۔ اوور "...... امرتا نے نئی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے ٹرانسمیٹر آن کیا اور پھر بٹن دبا کر بار بار کال دینا شروع کر دی۔

" لیس ۔ کرنل چوپڑا اٹنڈنگ یو ۔ اوور "...... چند لمحوں بعد کرنل چوپڑا کی مخصوص آواز سنائی دی۔

" باس ۔ میں نے اس لئے آپ کو کال کیا ہے کہ ابھی مجھے بتایا گیا ہے کہ ٹھاکر داس کو اس فائل کو ڈی کوڈ کرنے میں چند روز مزید لگیں گے کیونکہ بقول اس کے اسے ڈی کوڈ کرنے میں کافی پیچیدگیاں سامنے آ رہی ہیں ۔ اوور "...... امرتا نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ چاہے کتنے ہی روز کیوں نہ لگ جائیں اسے ڈی کوڈ ہونا چاہئے ۔ اوور "...... کرنل چوپڑا نے جواب دیا۔

" باس ۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ کافرستان سیکرٹ سروس کا چیف شاگل اپنے ساتھیوں سمیت یہاں پہنچا تھا ۔ اس نے ٹھاکر داس کی حویلی کی نگرانی کرائی اور میرے بارے میں بھی اس نے ہوٹل سے معلومات حاصل کیں اور پھر اچانک اپنے ساتھیوں سمیت واپس کافرستان چلا گیا ہے ۔ میں نے اپنے آدمی اجیت کو کال کر کے کہا ہے کہ وہ سیکرٹ سروس میں اپنے آدمیوں سے اس بارے میں معلومات

حاصل کر کے بتائے کہ چیف شاگل کھانڈو کیوں آیا تھا اور پھر واپس کیوں چلا گیا۔۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع دے دوں۔ اوور"۔ امرتا نے جواب دیا۔

" یہ واقعی میرے لئے بھی حیران کن اطلاع ہے۔ اس کا اس کیس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کی ڈیوٹی پاکیشیائی ایجنٹوں کو ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کرنا ہے۔ پھر وہ ٹھاکر داس اور تمہارے پیچھے کیوں بھاگا پھر رہا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ خود اس فائل پر قبضہ کرنا چاہتا ہوں تاکہ اسے اپنا کارنامہ بنا کر صدر صاحب کے سامنے پیش کر سکے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کرنل چوپڑا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ آپ کا خیال درست ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ یہاں کھانڈو آئے ہوں اور وہ ان کے پیچھے یہاں آیا ہو۔ اوور"...... امرتا نے کہا۔

" لیکن پھر وہ واپس کیوں آ گیا۔ کیا پاکیشیائی ایجنٹ بھی واپس آ گئے ہیں۔ اوور"...... کرنل چوپڑا نے کہا۔

" باس۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کو تو کسی صورت بھی معلوم نہیں ہو سکتا کہ یہاں کیا ہو رہا ہے۔ وہ تو ظاہر ہے مجھے وہاں کافرستان میں ہی تلاش کرتے رہیں گے۔ اوور"...... امرتا نے کہا۔

" اس خیال میں نہ رہنا۔ یہ بات پریذیڈنٹ صاحب کے ساتھ میٹنگ میں ہوئی تھی۔ وہاں شاگل نے کہا تھا کہ وہ لوگ بہت آسانی

سے معلوم کر لیں گے کیونکہ ہمارا آدمی جوشی ان کے ہاتھ لگ گیا تھا اور جوشی کو معلوم تھا کہ تم فائل کو ڈی کوڈ کرانے گریٹ لینڈ لارڈ تھامسن کے پاس گئی ہو اور لارڈ تھامسن مشہور آدمی ہے۔ یہاں سے یہ لوگ لازماً معلوم کر لیں گے کہ اس نے تمہیں فائل سمیت بھاٹان کے ٹھاکر داس کو ریفر کر دیا ہے۔ اس طرح انہیں کھانڈو سے معلوم ہو جائے گا۔ اوور"...... کرنل چوپڑا نے کہا تو امرتا کی آنکھیں ساتھ ساتھ پھیلتی چلی گئیں۔

" اوہ باس۔ پھر تو ہمارا یہ فیصلہ درست ہے کہ میں نے ٹھاکر داس اور اپنے آپ کو سکرین سے آف کر دیا ہے ورنہ وہ لوگ تو سیدھے ہمارے سروں پر آ پہنچتے۔ اوور"...... امرتا نے کہا۔

" ہاں۔ یہ بہت اچھا فیصلہ ہے اور اسی لئے تو میں مطمئن ہوں۔ میں نے اپنے طور پر راکی گروپ کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں اور مجھے بتایا گیا ہے کہ کھانڈو میں اس گروپ کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا اس لئے تم مطمئن رہو۔ فائل ڈی کوڈ ہونے کے بعد ہمارا مشن مکمل ہو گا اور وادی مشکبار ہمیشہ کے لئے مسلمان حریت پسندوں سے مکمل طور پر صاف ہو جائے گی۔ اوور اینڈ آل"۔ کرنل چوپڑا نے کہا تو امرتا نے بھی ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے کیونکہ اب وہ اپنے آپ کو واقعی یہاں محفوظ سمجھنے لگ گئی تھی۔

عمران اور جولیا دونوں نیشنل ہوٹل کے مین گیٹ میں داخل ہوئے تو وسیع و عریض ہال کی انتہائی خوبصورت اور کلچرل انداز میں کی گئی سجاوٹ کو دیکھ کر وہ بے حد متاثر ہوئے۔ ہال میں اعلیٰ طبقے کے افراد موجود تھے جن میں غیر ملکی خاص طور پر ایکریمین اور ہاچانی نژاد سیاحوں کی اکثریت تھی۔ باوردی اور مہذب ویٹر ادھر ادھر آ جا رہے تھے۔ عمران اور جولیا ایک خالی میز کے گرد جا کر بیٹھ گئے تو ایک ویٹر آرڈر بک اٹھائے ان کے پاس پہنچ گیا۔

"ہاٹ کافی اور پیٹیز"...... عمران نے کہا تو ویٹر یس سر کہہ کر واپس مڑ گیا۔

"اس امرتا کے بارے میں کس سے معلوم کرو گے"...... جولیا نے کہا۔

"کافی پی لیں پھر کام شروع کریں گے۔ آج بڑے عرصے بعد تو

موقع ملا ہے کہ ہم دونوں اکیلے کہیں بیٹھ سکیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ تم تو مجھے ساتھ لانے کے لئے ہی تیار نہیں تھے۔ یہ تو میں زبردستی تمہارے ساتھ نتھی ہوئی ہوں تاکہ تم اس امرتا کے چکر میں نہ پھنس جاؤ اور اب تم نے یہ باتیں شروع کر دی ہیں۔ یہ فضول باتیں آئندہ نہ کرنا"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تمہارے ساتھی سیکرٹ سروس کے ممبران ہیں اور وہ بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے۔ وہ بچے نہیں ہیں کہ ایسی باتوں سے بہل جائیں۔ انہیں معلوم ہے کہ میں نے کیوں تمہارا نام اپنے ساتھ نہیں لیا تھا اور تم نے کیوں میرے ساتھ رہنے کی ضد کی ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا کے چہرے کا رنگ یکلخت بدلنا شروع ہو گیا۔

"کیا یہ ضروری ہے کہ تم دوسروں کے جذبات سے اپنی مرضی سے کھیلتے رہو"...... جولیا نے کہا لیکن اس کے لہجے میں جذباتیت نمایاں ہو گئی تھیں اور چہرے کا بدلا ہوا رنگ بتا رہا تھا کہ اس کے دل میں عمران کی باتوں سے جذباتی لہروں کا مدوجزر شروع ہو گیا ہے لیکن اسی لمحے ویٹر ٹرالی دھکیلتا ہوا آیا اور اس نے کافی کے برتن میز پر لگانے شروع کر دیئے۔ جولیا نے کافی بنائی اور پھر وہ دونوں کافی سپ کرنے میں مصروف ہو گئے۔

"پہلی منزل پر جو ویٹر ڈیوٹی دیتا ہے اس کا کیا نام ہے"۔ عمران نے ویٹر سے مخاطب ہو کر کہا تو ویٹر چونک پڑا۔

"آپ کیوں پوچھ رہے ہیں سر"...... ویٹر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس سے ایک محترمہ کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں اسے کچھ پیمنٹ مل جائے گی اور ہمیں اس محترمہ کے بارے میں مزید تفصیلات معلوم ہو جائیں گی۔ اس طرح اس محترمہ سے ایک کاروباری سلسلے میں سوداکاری کا عمل آسان ہو جائے گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دن کے وقت تو میرا بھائی ہے راگو اور رات کو کوئی اور ڈیوٹی دیتا ہے سر"...... ویٹر نے جواب دیا۔

"راگو اس وقت ڈیوٹی پر ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یس سر"...... ویٹر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ہم کافی پی لیں پھر اس سے بات کریں گے"...... عمران نے جیب سے ایک بڑی مالیت کا نوٹ نکال کر خاموشی سے ویٹر کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ سپیشل روم نمبر فور میں آجائیں۔ راگو وہاں پہنچ جائے گا"...... ویٹر نے جلدی سے نوٹ والا ہاتھ جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹرالی دھکیلتا ہوا تیزی سے واپس چلا گیا۔ عمران اور جولیا نے کافی پی اور پیٹیز کھانے کے بعد عمران نے ویٹر کو

اشارے سے بلایا اور بل لانے کا کہا تو ویٹر واپس مڑا اور پھر پلیٹ میں بل رکھ کر وہ لے آیا تو عمران نے ایک بڑی مالیت کا نوٹ پلیٹ میں رکھ دیا۔

"باقی تمہاری ٹپ"...... عمران نے کہا۔

"تھینک یو سر۔ میں نے راگو کو کہہ دیا ہے۔ وہ سپیشل روم نمبر فور میں پہنچ جائے گا سر"...... ویٹر نے سر جھکاتے ہوئے کہا اور پھر پلیٹ لیئے وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"آؤ"...... عمران نے اٹھتے ہوئے جولیا سے کہا اور پھر وہ دونوں ایک سائیڈ پر آگے بڑھ گئے جہاں سپیشل رومز کا بورڈ لگا ہوا تھا۔ سپیشل روم نمبر فور کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ عمران جولیا سمیت اندر اخل ہوا ہی تھا کہ اس کے پیچھے ہی ایک نوجوان آدمی اندر داخل ہوا ں نے بھی ویٹر کا لباس پہنا ہوا تھا۔

"میرا نام راگو ہے جناب۔ میرے بھائی نے مجھے بتایا ہے کہ آپ ھ سے ملنا چاہتے ہیں۔ حکم فرمائیں"...... ویٹر نے قریب آکر انتہائی ؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مسٹر راگو۔ کمرہ نمبر اٹھارہ میں ہماری ایک دوست مس امرتا ائش پذیر تھیں جو اب اچانک بغیر بتائے کہیں چلی گئی ہیں جبکہ ہم ے ان سے ضروری ملنا ہے کیونکہ ان کے ذریعے ہم نے ایک بہت ی ڈیل کرنی ہے۔ ہم نے ایک آدمی سے بات کی تو اس نے ہمیں ہہ کر حیران کر دیا کہ کمرہ نمبر اٹھارہ میں جو مس امرتا رہتی ہیں ان

کی ناک لمبی اور طوطے کی طرح آگے کو مڑی ہوئی تھی اور وہ ادھیڑ عمر تھی اور ایک ٹانگ سے لنگڑا کر چلتی تھی جبکہ ہمارے والی مس امرتا تو خوبصورت اور نوجوان لڑکی تھی۔ آپ ان کا حلیہ اور قدوقامت کے بارے میں بتائیں"...... عمران نے جیب سے دو بڑی مالیت کے نوٹ نکال کر راگو کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے کہا۔

"جن صاحب نے آپ کو یہ سب بتایا ہے وہ سراسر غلط ہے۔ مس امرتا تو بے حد خوبصورت اور نوجوان ہیں"...... راگو نے نوٹ جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس طرح تفصیل سے حلیہ بتانا شروع کر دیا کہ جولیا کا غصے سے ناک پھولنا شروع ہو گیا لیکن اس نے ہونٹ بھینچ لئے تھے۔ عمران نے چند سوال کر کے معلومات کو کنفرم کیا اور پھر راگو کو باہر جانے کا کہہ دیا۔

"یس سر"...... راگو نے کہا اور تیزی سے باہر چلا گیا۔

"یہ لوگ اس قدر غور سے خواتین کو دیکھتے ہیں۔ نانسنس"۔ جولیا نے بڑبڑانے والے لہجے میں کہا۔

"یہ تو خواتین پر منحصر ہوتا ہے کہ کیا وہ دیکھنے کے قابل بھی ہیں یا نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے زیرو فائیو ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ جولیا نے اٹھ کر جلدی سے سپیشل روم کا دروازہ اندر سے بند کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ مائیکل کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس۔ راشیل اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... دوسری طرف سے کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔

"حلیہ تفصیل سے سن لو۔ اوور"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے امرتا کا حلیہ اور قدوقامت کی تفصیل بتا دی۔

"ٹھیک ہے مائیکل صاحب۔ اب اگر وہ میک اپ میں بھی ہوئی تو میں اسے پہچان لوں گا۔ اوور"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ارے یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ابھی تو جولیا کے خوف سے میں نے تمہیں اس کی وہ نشانی تو بتائی ہی نہیں جس سے تم اسے آنکھیں بند کر کے بھی پہچان سکتے ہو۔ ابھی تو ویٹر بے چارے نے مختصر سی تفصیل بتائی تھی کہ جولیا کا غصہ عروج پر پہنچ گیا اور میں نے بڑی مشکل سے اسے یہ کہہ کر ٹھنڈا کیا ہے کہ ویٹر ایسی مخلوق ہوتی ہے جو ہر معاملے کا غور سے جائزہ لیتی ہے۔ اب تم نے یہ بات کر دی۔ اوور"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم مردوں کو سوائے ان باتوں سے لطف لینے کے اور بھی کچھ آتا ہے۔ بند کرو یہ ٹرانسمیٹر"...... جولیا نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم نے سن لی غراہٹ۔ بس یہی ہوتی ہے اصل نشانی جو آنکھیں بند کر کے بھی پہچانی جا سکتی ہے۔ میرا مطلب ہے کہ آنکھیں

بند کرنے سے غزاہٹ بھری آواز تو نہیں رک سکتی۔ اوور اینڈ آل"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے جیب میں رکھ لیا۔

" تم لوگ آخر کیوں عورتوں کے بارے میں ایسی باتیں چٹخارے لے لے کر کرتے رہتے ہو۔ کیا یہ کوئی خاص نفسیاتی مسئلہ ہے"...... جولیا نے اٹھتے ہوئے منہ بنا کر کہا۔

" ہر نوجوان اس سلسلے میں اس نفسیاتی مسئلے کا شکار رہتا ہے۔ البتہ جب اس کی شادی کے بعد پانچ چھ بچے ہو جاتے ہیں اور اس کی کمر جھک جاتی ہے اور آنکھوں پر موٹے شیشے کی عینک لگ جاتی ہے اور بالوں میں خضاب لگانے کے باوجود عمر نہیں چھپتی تو وہ نفسیات وغیرہ سب بھول بھال جاتا ہے اور ابھی مجھ پر اور کیپٹن شکیل پر وہ دور نہیں آیا"...... عمران نے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" لیکن کیا خصوصی پابندیوں سے تم اس دور کو روک سکو گے"...... جولیا نے آہستہ سے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ چند لمحوں بعد وہ ہوٹل سے باہر آ گئے۔ عمران ایک ٹیکسی ڈرائیور کی طرف بڑھ گیا جو ٹیکسی کے باہر کھڑا اسے کپڑے سے صاف کر رہا تھا۔

" جی صاحب۔ کہاں جانا ہے"...... اس نے عمران اور جولیا کو ٹیکسی کی طرف آتے دیکھ کر چونک کر کہا۔

" کیا یہ نیشنل ہوٹل میں مستقل ٹیکسی ریزرو رہتی ہے یا عام ٹیکسیاں آتی جاتی رہتی ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

" کیوں۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ کوئی خاص بات ہے جناب"...... ٹیکسی ڈرائیور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے جیب سے ہاتھ باہر نکالا اور ایک چھوٹی مالیت کا نوٹ اس نے ٹیکسی ڈرائیور کے ہاتھ میں دے دیا۔

" ہمارا لاکھوں کا بزنس پرابلم ہے مسٹر۔ یہاں کمرہ نمبر اٹھارہ میں ایک کافرستانی خاتون رہائشی پذیر تھی جس کا نام مس امرتا ہے۔ ہم نے اس سے ملاقات کر کے کاروباری سودا کرنا ہے لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ وہ گزشتہ دو تین روز سے کہیں گئی ہوئی ہیں اور ان کی واپسی کا کوئی پتہ نہیں۔ البتہ اس کا سامان کمرے میں موجود ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ یہاں کھانڈو میں ہی موجود ہے اور ہم نے آج تک اس سے رابطہ نہ کیا تو ہماری مخالف بزنس پارٹی سودا کر لے گی اور ہمیں بے حد نقصان ہو گا اس لئے ہم نے اس محترمہ کو ہر صورت میں ٹریس کرنا ہے"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" کیا یہ بات یقینی ہے کہ وہ یہاں سے کسی ٹیکسی میں گئی ہیں یا پرائیویٹ کار میں"...... ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

" بتایا یہی گیا ہے کہ وہ یہاں سے اکیلی گئی ہیں تو لامحالہ ٹیکسی میں ہی گئی ہوں گی"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا آپ ان کا حلیہ بتا سکتے ہیں"...... ٹیکسی ڈرائیور نے کہا تو عمران نے حلیہ بتا دیا۔

"آپ نے جتنی رقم اب دی ہے اگر اس سے ڈبل دیں تو میں ابھی آپ کی مدد کر سکتا ہوں"...... ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

"ڈبل نہیں بلکہ ٹرپل ملے گی بشرطیکہ معلومات درست ہوں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"ٹیکسی میں بیٹھیں"...... ٹیکسی ڈرائیور نے کہا اور پھر عمران اور جولیا کے عقبی سیٹ پر بیٹھتے ہی ٹیکسی ڈرائیور نے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ٹیکسی ایک عام سی مارکیٹ کے کنارے پر بنی ہوئی پارکنگ میں موڑ کر روک دی۔

"آپ بیٹھے رہیں جناب۔ میں ماگو کو بلا لاتا ہوں"...... ڈرائیور نے ٹیکسی کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

"ماگو۔ کیا یہ بھی ٹیکسی ڈرائیور ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ اور مجھے یاد ہے کہ اس نے مجھے اور میرے چند ساتھی ٹیکسی ڈرائیوروں کو اس لڑکی کے بارے میں ایسی باتیں بتائی تھیں جو میں ان مس صاحبہ کے سامنے نہیں بتا سکتا۔ بہرحال اس نے اس کا جو حلیہ بتایا تھا وہ وہی ہے جو آپ نے بتایا ہے"...... ٹیکسی ڈرائیور نے کہا اور دروازہ کھول کر نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔

"جب آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہو تو پھر کیا کیا جا سکتا ہے"۔ جولیا

نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ٹیکسی ڈرائیور نے جس انداز میں بات کی ہے اس سلسلے میں جولیا کا خیال تھا کہ تمام مردوں کا یہی حال ہے کہ وہ عورتوں کے بارے میں ایسی ڈسکشنز کرتے رہتے ہیں۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد ڈرائیور ایک اور نوجوان کے ساتھ آتا دکھائی دیا تو عمران ٹیکسی سے باہر آگیا جبکہ جولیا ٹیکسی میں ہی بیٹھی رہی تھی۔ شاید اس کی انا تھی جس نے اسے احساس دلا دیا تھا کہ اسے مردوں کی عام نظروں سے بھی بچنا چاہئے اور اب وہ سوچ رہی تھی کہ اسلام نے کیوں پردے کا حکم دیا ہے۔ واقعی جس طرز کی پاکیزگی کا تصور اسلام میں ہے اس کو اختیار کر کے ہی ذہنی قلبی اور جسمانی پاکیزگی بدرجہ اتم حاصل کی جا سکتی ہے۔

"سلام صاحب"...... آنے والے نوجوان نے کہا۔

"جناب۔ یہ ماگو ہے ٹیکسی ڈرائیور۔ میں نے اس سے بات کی ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ اس نے مس صاحبہ کو رین بو ہوٹل پر ڈراپ کیا تھا۔ اس مس صاحبہ نے اسے رکنے کا کہا تھا لیکن پھر کافی دیر بعد واپس آکر اس نے اسے ڈبل کرایہ اور کافی بھاری ٹپ دے کر فارغ کر دیا تھا"...... پہلے ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

"جی صاحب۔ جگدیش درست کہہ رہا ہے"...... ماگو نے کہا۔

"یہ بات تو ایسی نہیں کہ تمہیں یاد رہ جائے اور تم اپنے دوست ٹیکسی ڈرائیوروں میں بیٹھ کر اس کا ذکر کرو"...... عمران نے کہا۔

"اوہ جناب ۔ وہ دوسری باتیں تھیں ۔ اس مس صاحبہ کے جسمانی خدوخال اور اس کے انداز کے بارے میں"....... ماگو نے قدرے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔

"جب مس امرتا نے تمہیں فارغ کر دیا تو تم وہاں سواری کے انتظار میں رکے رہے ہو گے"....... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ میں وہاں تقریباً ایک گھنٹہ رکا رہا تھا۔ پھر سواری مل گئی اور میں بغیر سواری کے خالی آنا نہیں چاہتا تھا کیونکہ یہ ہوٹل مضافات میں ہے"....... ماگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس دوران تمہیں مس امرتا دوبارہ نظر آئی تھی"....... عمران نے پوچھا۔

"اوہ ہاں ۔ مس امرتا دس منٹ بعد میرے سامنے ایک آدمی کے ساتھ نیلے رنگ کی کار میں بیٹھ کر گئی تھی"....... ماگو نے کہا۔

"اس کار کا نمبر یا کوئی ایسی نشانی جس سے اس بارے میں معلوم ہو سکے تاکہ ہم مس امرتا سے ملاقات کر کے بزنس ڈیل کر سکیں"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے دو نوٹ نکال کر ماگو کی طرف بڑھا دیئے۔

"ایک شرط پر بتا سکتا ہوں کہ آپ ہمارا نام درمیان میں نہ آنے دیں گے کیونکہ یہ کار جس کلب کی ہے اسے اگر معلوم ہو گیا کہ ہم نے اس کی نشاندہی کی ہے تو پھر ہمارا پورا خاندان غائب کر دیا جائے گا"....... ماگو نے کہا۔

"تم فکر مت کرو ۔ ہمارا صرف بزنس کا مسئلہ ہے اور بس"۔ مران نے کہا۔

"جناب ۔ یہ کار اوشام کلب کی تھی ۔ اس کی مخصوص نشانی اس رموجود تھی"....... ماگو نے کہا تو پہلا ٹیکسی ڈرائیور چونک پڑا۔

"اوہ ۔ کیا سرخ سروالا سانپ جس کے منہ میں عورت ہے ۔ وہ ھی یا صرف سرخ سروالا سانپ تھا"....... پہلے ٹیکسی ڈرائیور نے گدیش سے پوچھا۔

"نہیں ۔ سانپ کے منہ میں عورت ۔ میں نے خود ڈرائیونگ سائیڈ پر بنی ہوئی یہ خصوصی تصویر دیکھی تھی"....... ماگو نے کہا۔

"یہ کلب کہاں ہے"....... عمران نے کہا۔

"جناب ۔ یہ کھانڈو کا سب سے بدنام کلب ہے ۔ وہاں آپ مس صاحبہ کے ساتھ نہ جائیں ورنہ یقیناً مارے جائیں گے ۔ آپ کسی بڑے بدمعاش سے رابطہ کر لیں ۔ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کا رابطہ بیگری سے کرا سکتا ہوں ۔ وہ آپ کی پشت پر رہے گا تو پھر کوئی مسئلہ نہ ہو گا"....... جگدیش نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے عمران سے نظریں بچا کر ماگو کو مخصوص اشارہ کیا لیکن عمران نے نہ صرف اس کا اشارہ دیکھ لیا تھا بلکہ ویسے بھی وہ اس کے بولنے کے انداز سے ہی سمجھ گیا تھا کہ اب وہ اسے آسامی سمجھ کر اس سے بھاری رقم اینٹھنا چاہتا ہے۔

"ہمیں اس کلب میں جا کر کیا لینا ہے ۔ ہم وہاں فون کر کے مس

امرتا سے بات کر لیں گے ۔ بہر حال تمہارا شکریہ ۔ آؤ جگدیش ہمیں واپس چھوڑ دو"....... عمران نے خشک لہجے میں کہا تو ماگو سلام کر کے واپس چلا گیا جبکہ عمران کے عقبی سیٹ پر بیٹھتے ہی ڈرائیور بھی اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"آپ نے کہاں جانا ہے صاحب"....... جگدیش نے کہا۔

"وہیں نیشنل ہوٹل پہنچا دو ۔ ہم وہیں ٹھہرے ہوئے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر"....... جگدیش نے کہا اور ٹیکسی آگے بڑھا دی اور پھر تھوڑی دیر بعد ٹیکسی نیشنل ہوٹل کے سامنے پہنچ کر رک گئی تو عمران اور جولیا دونوں نیچے اترے ۔ عمران نے کرایہ ادا کیا اور ساتھ ہی بھاری ٹپ بھی دی اور پھر وہ دونوں مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے ۔

"کیا ہوا ۔ اب تم یہاں واپس کیوں آئے ہو"....... جولیا نے کہا۔

"اس ٹیکسی ڈرائیور سے بچنے کے لئے ۔ یہ لازماً رقم کے حصول کے لئے اوشام کلب میں اطلاع دے دیتا لیکن اب جب ہم یہاں واپس آ گئے ہیں تو اب یہ وہاں اطلاع نہیں دے گا"....... عمران نے کہا اور پھر ہال میں بیٹھ کر انہوں نے ایک بار پھر کافی منگوا کر پی ۔ ویٹر جس نے ان کی بات اپنے بھائی سے کرائی تھی اور جس سے انہوں نے مس امرتا کا حلیہ معلوم کیا تھا انہیں سرو کر رہا تھا۔

"سنو"....... عمران نے ایک نوٹ اس کی جیب میں ڈالتے ہوئے

کہا۔

"یس سر ۔ حکم سر"....... ویٹر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوشام کلب میں کسی ایسے آدمی کی ٹپ دو جو وہاں کا کرتا دھرتا ہو"....... عمران نے کہا۔

"اوشام کلب ۔ اوہ ۔ وہ تو انتہائی خطرناک اور بدنام جگہ ہے ۔ بہر حال اس کا مینجر مہیش ہے جسے سر ماسٹر مہیش کہتے ہیں ۔ وہ وہاں کا اصل کرتا دھرتا ہے ۔ انتہائی لالچی آدمی ہے ۔ اگر اسے بھاری رقم دی جائے تو وہ اپنے باس کی مخبری کرنے سے بھی باز نہیں آئے گا"....... ویٹر نے کہا تو عمران کے سر ہلانے پر ویٹر واپس مڑ گیا ۔ تھوڑی دیر بعد عمران اور جولیا ایک اور ٹیکسی میں سوار اوشام کلب کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"تمہارا پروگرام کیا ہے تنویر"...... صفدر نے ڈرائیونگ سیٹ پر موجود تنویر سے مخاطب ہو کر کہا جبکہ صفدر سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ دونوں کار میں اس رہائش گاہ سے باہر آئے تھے جو انہیں وکرم نے مہیا کی تھی۔

"پروگرام کیا ہونا ہے۔ اس لڑکی کو تلاش کر کے اس سے ٹھاکر داس کے بارے میں معلوم کرنا ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن لڑکی اگر اس کلب میں نہ مل سکی تو پھر"...... صفدر نے کہا۔

"جہاں بھی ہو گی بہرحال اسے سامنے آنا ہی پڑے گا"...... تنویر نے کہا۔

"تو تم اس کلب میں جا کر قتل و غارت کرنے کا پروگرام سوچے

ہوئے ہو"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ان بدمعاشوں اور غنڈوں کا علاج ہی یہی ہے۔ ان سے سیدھی انگلی سے گھی نکل ہی نہیں سکتا"...... تنویر نے جواب دیا۔

"تمہاری یہ بات تو ٹھیک ہے لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ عام غنڈوں سے الجھنے پر ہم اپنے مقصد سے دور ہو جائیں گے۔ ہمیں ہر صورت یا تو راکی تک پہنچنا ہے یا کم از کم اس مارٹن تک کیونکہ ان دونوں کو ہی معلوم ہو سکتا ہے کہ ٹھاکر داس کو کہاں رکھا گیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"بات تو تمہاری درست ہے لیکن وہاں تک ہمیں پہنچنے ہی نہیں دیا جائے گا۔ ان سے سیدھے منہ بات کی تو انہوں نے صاف انکار کر دینا ہے"...... تنویر نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے کہ ہم کسی بڑے سودے کی بات لے کر جائیں تو اگر راکی تک نہ پہنچ سکیں تو مارٹن تک تو بہرحال پہنچ ہی جائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کوشش کر دیکھو ورنہ پھر میرے کام میں مداخلت نہ کرنا"...... تنویر نے جواب دیا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اگر تم مجھ پر چھوڑ دو تو میں تمہیں گارنٹی دیتا ہوں کہ بغیر کسی رکاوٹ کے میں تمہیں مارٹن تک تو پہنچا ہی دوں گا"...... صفدر نے کہا تو تنویر چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"وہ کیسے۔ ہم تو پہلی بار اس کلب میں جا رہے ہیں"....... تنویر نے کہا۔

"ایسے کلب میں جہاں کسی بڑی بدمعاش تنظیم کا ہیڈ کوارٹر ہو اس کے خفیہ راستے یقیناً رکھے جاتے ہیں اور ایسے راستوں کو میں تلاش کر سکتا ہوں"....... صفدر نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ اگر ایسے کسی راستے کا پتہ چل جائے تو واقعی ہم زیادہ قتل و غارت کی بجائے دو چار غنڈوں کا خاتمہ کر کے کسی نہ کسی بڑے تک پہنچ سکتے ہیں"....... تنویر نے کہا۔

"تم بس دیکھنا کہ میں کیا کرتا ہوں"....... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر ٹھیک ہے۔ آج میں بھی دیکھتا ہوں کہ تم کیا کرتے ہو"....... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

تھوڑی دیر بعد ان کی کار راکی بار کی دو منزلہ وسیع و عریض عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہو گئی۔

"پارکنگ چونکہ بائیں طرف ہے اس لئے دائیں طرف کار لے جاؤ اور آگے لے جا کر موڑ کر روک دو"....... صفدر نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار کو پارکنگ کے الٹے ہاتھ موڑا اور آگے لے جا کر وہ عمارت کی سائیڈ پر جیسے ہی پہنچے دو مشین گنوں سے مسلح غنڈوں نے ہاتھ دے کر کار کو روک دیا۔

"ادھر کیوں آرہے ہو۔ ادھر پارکنگ میں لے جاؤ کار"....... ان

میں سے ایک آدمی نے انتہائی غصیلے لہجے میں تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہمیں ادھر بلایا گیا ہے چیف مارٹن کی طرف سے"....... تنویر کے بولنے سے پہلے صفدر نے جھٹکے دار لہجے میں کہا تو وہ دونوں صفدر کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"کون ہو تم۔ کیوں بلایا ہے تمہیں اور کب"....... اسی آدمی نے اس بار قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا جس نے پہلے تنویر سے بات کی تھی۔

"اپنی اوقات میں رہا کرو۔ سمجھے۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ چیف مارٹن کے ساتھ ہونے والے بڑے سودے کی تفصیل پہلے تمہیں بتائی جائے"....... صفدر نے غراتے ہوئے کہا تو وہ آدمی بے اختیار ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ آپ جا سکتے ہیں"....... اس آدمی نے کہا تو تنویر نے ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی۔ پھر عمارت کی سائیڈ سے مڑ کر وہ عقبی طرف آئے تو وہاں دو کاریں پہلے سے موجود تھیں اور ایک دروازے کے باہر دو مشین گن بردار کھڑے تھے۔ تنویر نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور پھر وہ دونوں نیچے اتر کر تیز تیز قدم اٹھاتے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"جی صاحب۔ ان مسلح دربانوں میں سے ایک نے صفدر اور تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے سوالیہ لہجے میں کہا۔

"چیف مارٹن سے کہو کہ کافرستان سے ریڈ ہاؤنڈز آئے ہیں سر چیف کی کال پر"...... صفدر نے پہلے کی طرح انتہائی رعب دار لہجے میں کہا۔

"ریڈ ہاؤنڈز۔ یس سر۔ آپ جا سکتے ہیں سر"...... اس مسلح آدمی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے اشارے پر اس کے دوسرے ساتھی نے دروازہ کھول دیا تو صفدر آگے بڑھا اور اس دروازے میں داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے تنویر تھا۔ یہ ایک خاصی طویل راہداری تھی جو آگے جا کر بائیں طرف مڑ گئی تھی۔

"تم تو آج مجھے واقعی حیران کر رہے ہو"...... تنویر نے آہستہ سے کہا۔

"خاموش رہو"...... صفدر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا تو تنویر نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے وہ صفدر کی بات کا مطلب سمجھ گیا ہو۔ راہداری مڑ کر وہ ایک دروازے پر پہنچ گئے۔ دروازہ بند تھا لیکن جیسے ہی وہ دونوں دروازے کے قریب پہنچے دروازہ کھل گیا۔ اندر موجود آدمی دروازہ کھول کر سائیڈ پر ہو گیا تھا۔ صفدر دروازے کے اندر داخل ہوا تو یہ ایک وسیع ہال تھا جس میں جوئے کی میزیں لگی ہوئی تھیں اور وہاں ایسے لوگ جوا کھیلنے میں مصروف تھے جن کے لباس اور انداز دیکھ کر ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ بھاٹان کے اونچے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک طرف دیوار کے ساتھ راہداری بنی ہوئی تھی جس کے آغاز میں ہی مشین گنوں سے مسلح دو پہریدار موجود تھے۔

صفدر ان کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے انداز میں بے حد اعتماد تھا۔ اس کے قریب آنے پر دونوں مسلح افراد تیزی سے سائیڈ پر ہوتے چلے گئے اور صفدر آگے بڑھتا چلا گیا۔ تنویر اس کے پیچھے تھا۔ چھوٹی سی راہداری کا اختتام ایک دروازے پر ہو رہا تھا جو بند تھا لیکن قریب پہنچ کر صفدر نے دروازے کو زور سے دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ صفدر اندر داخل ہو گیا۔ تنویر اس کے پیچھے تھا۔ اندر ایک بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک گینڈے جیسے جسم کا مالک آدمی ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جس کے سر پر لچھے دار بال تھے اور چہرہ زخموں کے مندمل نشانات سے بھرا ہوا تھا۔ اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں سانپ کی آنکھوں جیسی تیز چمک تھی اور وہ رسیور کان سے لگائے ہوئے تھا۔ صفدر اور تنویر کے اندر داخل ہوتے ہی اس کے چہرے پر یکلخت حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ البتہ اس نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ تنویر نے اندر داخل ہوتے ہی مڑ کر دروازہ نہ صرف بند کر دیا بلکہ اسے لاک بھی کر دیا کیونکہ اتنا تو وہ بھی سمجھ گیا تھا کہ یہ گینڈے جیسے جسم کا مالک یقیناً مارٹن ہے۔ دروازے کی موٹائی اور اس کا انداز بتا رہا تھا کہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔

"تمہارا نام مارٹن ہے اور تم راکی کلب کے مینجر ہو"...... صفدر نے اندر داخل ہوتے ہی رعب دار لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مگر تم دونوں کون ہو۔ یہاں تک کیسے پہنچ گئے ہو"۔ اس گینڈے نما آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا

انداز واقعی ایسا تھا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ کوئی آدمی اس طرح اچانک بھی اس کے آفس تک پہنچ سکتا ہے۔

" ڈی کوڈ کے ماہر ٹھاکر داس کو کہاں رکھا ہے تم نے"۔ صفدر نے میز کی سائیڈ پر پہنچتے ہوئے کہا۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو تم"...... مارٹن نے ریوالونگ چیئر سے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے صفدر نے ہاتھ بڑھا کر اس کی کرسی کو ایک جھٹکے سے گھما دیا تو مارٹن کے منہ سے بے اختیار چیخ سی نکل گئی کیونکہ اس کی دونوں ٹانگیں جو میز کے نیچے تھیں اٹھنے کے لئے سمٹیں ضرور تھیں لیکن ابھی وہ میز کی حدود سے باہر نہ آئی تھیں کہ صفدر نے کرسی کو ایک جھٹکے سے گھما دیا اور نتیجہ یہ کہ مارٹن کی دونوں ٹانگیں میز کی درازیں جو باہر کو نکلی ہوئی تھیں کی سائیڈ سے ٹکرا کر رک گئیں جبکہ اس کا جسم تیزی سے کافی حد تک گھوم گیا تھا اس لئے ایک لحاظ سے اس کی ٹانگیں پھنس کر رہ گئی تھیں۔ پھر اس سے پہلے کہ مارٹن سنبھلتا صفدر کا دوسرا بازو پوری قوت سے گھوما اور واپس آتی ہوئی کرسی کے ساتھ ہی مارٹن کے ایک گال پر صفدر کا تھپڑ اس قوت سے پڑا کہ مارٹن کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ اس کے ساتھ ہی صفدر کا وہ بازو جس سے اس نے کرسی گھمائی تھی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس کے ساتھ ہی اس کی بند مٹھی پوری قوت سے آدھی گھوم کر واپس آتی ہوئی کرسی کے ساتھ ہی مارٹن کی کنپٹی پر پوری قوت سے پڑی اور مارٹن جو اس عجیب و

یب پر تشدد انداز سے بری طرح بوکھلا گیا تھا ایک چیخ مار کر رہ گیا ں کا سر ضرب کی قوت سے جھٹکا کھا کر کرسی کی پشت کے مخالف نے سے ٹکرایا اور اس کے ساتھ ہی جیسے وہ گھوما صفدر کا دوسرا ہاتھ لے کی طرح اس کی دوسری کنپٹی پر پڑا اور اس بار مارٹن کے حلق سے سری چیخ نکلی اور اس کی آنکھیں بند ہو گئیں اور اکڑا ہوا جسم کرسی یکلخت ڈھیلا پڑ گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ یہ سب کچھ زیادہ سے بادہ چند سیکنڈ میں ہی ہو گیا تھا جبکہ تنویر میز کی سائیڈ پر کھڑا صرف لیں جھپکتا رہ گیا تھا۔

" یہ اکیلا مجھ سے نہیں اٹھ سکے گا اس لئے میں نے اسے بے ہوش یا ہے۔ اب سے گھسیٹ کر ادھر صوفے پر ڈالو"...... صفدر نے مڑ تنویر سے کہا تو تنویر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور پھر ان دونوں نے سی پر پڑے بے ہوش مارٹن کو گھسیٹ کر اس کرسی سے نکالا اور ز کی سائیڈ سے نکال کر انہوں نے اسے صوفے کی کرسی پر ڈال دیا۔ فدر نے اس کا کوٹ اس کی پشت پر نیچے کر دیا تھا۔

" یہاں لمبی بات کرنے کا موقع نہیں ہے صفدر"...... تنویر نے فدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" تم فکر مت کرو۔ زیادہ سے زیادہ چند منٹ لگیں گے اور یہ طے کی طرح بولنے لگ جائے گا"...... صفدر نے کہا اور اس کے اتھ ہی اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کی ناک اور منہ بند کر دیا۔ ند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار پیدا ہوئے تو

صفدر نے ہاتھ ہٹائے اور پھر اس نے کوٹ کی مخصوص جیب سے تیز دھار خنجر نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔

"تنویر۔ تم اس کے عقب میں آ جاؤ"...... صفدر نے کہا تو تنویر سر ہلاتا ہوا اس مارٹن کے عقب میں آیا اور اس نے دونوں ہاتھ مارٹن کے کاندھوں پر رکھ دیئے۔ چند لمحوں بعد ہی مارٹن نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی ہی تھی کہ تنویر نے اس کے کاندھوں پر زور دے کر اسے روک دیا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ کیا مطلب"...... مارٹن نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ڈی کوڈ کے ماہر ٹھاکر داس کو کہاں رکھا ہے تم نے"۔ صفدر نے غراتے ہوئے کہا۔

"ٹھاکر داس۔ کون ٹھاکر داس۔ میں تو کسی ٹھاکر داس کو نہیں جانتا۔ تم کون ہو"...... مارٹن نے اس بار قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا لیکن ابھی آخری الفاظ اس کے منہ سے نکلے ہی تھے کہ صفدر کا خنجر والا ہاتھ حرکت میں آیا اور کمرہ مارٹن کے حلق سے نکلنے والی کربناک اور زور دار چیخوں سے گونج اٹھا کیونکہ صفدر کے ایک ہی وار سے اس کی دائیں آنکھ نکل گئی تھی اور مارٹن کا گینڈے کی طرح پھیلا ہوا جسم کرسی پر بری طرح تڑپنے لگ گیا تھا۔

"بولو۔ کہاں ہے ٹھاکر داس۔ بولو"...... صفدر نے غراتے

ئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خنجر سے اس کا دایاں کان جڑ
کاٹ دیا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ وہ مہاروگ محل
ہے۔ مہاروگ محل میں۔ رک جاؤ۔ رک جاؤ"...... مارٹن نے
ت بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے مہاروگ محل۔ بتاؤ ورنہ"...... صفدر نے کہا اور
رے لمحے اس کا ہاتھ گھوما اور اس بار اس نے خنجر کی نوک سے
کا ایک گال آدھے سے زیادہ کاٹ دیا۔

"جاروس شہر میں سب سے بڑا محل مہاروگ محل ہے۔ جاروس
مہاروگ محل"...... مارٹن نے کہا لیکن آخر میں اس کی آواز
ا چلی گئی۔ وہ ایک بار پھر بے ہوش ہو چکا تھا۔ صفدر نے خنجر
کے لباس سے صاف کر کے اپنے کوٹ کی مخصوص جیب میں ڈالا
پھر جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس کی نال اس کے پھیلے
ئے سینے پر عین اس کے دل کے اوپر رکھ کر ٹریگر دبا دیا۔ اس کے
کو جھٹکے لگے اور اس کے ساتھ ہی مارٹن کے جسم نے بھی یکے بعد
ے کئی جھٹکے کھائے۔ اس کی بند آنکھیں یکلخت کھلیں اور پھر بے
ہوتی چلی گئیں۔

"آؤ"...... صفدر نے مشین پسٹل جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور
اے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تنویر بھی کرسی کے عقب سے
کر اس کے پیچھے آ گیا۔ باہر آ کر تنویر نے دروازہ بند کیا اور پھر وہ

دونوں پہلے کی طرح آگے بڑھتے چلے گئے۔

"چیف مارٹن نے کہا ہے کہ اس کو ڈسٹرب نہ کیا جائے"۔ صفدر نے چھوٹی راہداری کے سرے پر موجود دونوں مسلح دربانوں سے بڑے رعب دار لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... ان دونوں نے انتہائی مرعوبانہ لہجے میں جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد صفدر اور تنویر دونوں کار میں سوار تیزی سے سائیڈ سے نکل کر مین گیٹ کی طرف آئے اور چند لمحوں بعد ان کی کار تیزی سے سڑک پر آگے بڑھی چلی جارہی تھی۔

"کار آگے لے جا کر کسی بند گلی میں موڑ دو۔ ہمیں اب دوسرا ماسک میک اپ کرنا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن کار کا کیا کریں گے۔ اسے تو بہرحال شناخت کر لیا جائے گا"...... تنویر نے کہا۔

"بے فکر رہو۔ سائیڈ سیٹ کے نیچے دو تین نمبر پلیٹس موجود ہیں۔ میں نے پہلے ہی چیک کر لی تھیں"...... صفدر نے کہا تو تنویر نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑا سا آگے جا کر اس نے کار کو سائیڈ گلی میں موڑ دیا۔ گلی کے آخر میں ایک پھاٹک پر زرعی فارم کا بورڈ لگا ہوا تھا اور پھاٹک بند تھا۔

"تم پہلا ماسک اتار کر دوسرا ماسک لگا لو۔ میں پہلے نمبر پلیٹیں تبدیل کر لوں"...... صفدر نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا اور اس نے اپنے والی سیٹ اٹھائی اور نیچے سے دو پلیٹیں اٹھا کر وہ تیزی

سے کار کی فرنٹ سائیڈ پر گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس مڑا اور اس نے سڑک کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے جسم کی اوٹ کر کے کار کی عقبی طرف فریم میں لگی ہوئی نمبر پلیٹ کو سائیڈ سے پکڑ کر باہر نکالا اور دوسرے ہاتھ میں موجود دوسری نمبر پلیٹ فریم میں ڈال کر اسے دھکیلا اور جب نمبر پلیٹ فریم میں فکسڈ ہو گئی تو وہ تیزی سے دوبارہ فرنٹ سیٹ کی طرف بڑھا۔ اس نے اپنی سیٹ اٹھائی۔ دونوں پہلے والی نمبر پلیٹس نیچے رکھیں اور پھر سیٹ بند کر کے وہ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس دوران تنویر اپنا ماسک تبدیل کر چکا تھا۔ اس نے باکس صفدر کی طرف بڑھا دیا۔ صفدر نے باکس میں سے ایک ماسک منتخب کیا اور پھر گردن پر اس نے چٹکی بھر کر ایک جھٹکے سے چہرے اور سر پر موجود پہلے والا ماسک اتار کر سائیڈ پر رکھا اور نیا منتخب شدہ ماسک اس نے سر اور چہرے پر چڑھا کر اسے ایڈجسٹ کر کے دونوں ہاتھوں سے تھپتھپانا شروع کر دیا۔ سامنے موجود بیک مرر میں وہ مسلسل دیکھتا بھی جا رہا تھا۔

"چلو۔ اب ٹھیک ہے"...... صفدر نے فائنل ٹچ دے کر ہاتھ نیچے کرتے ہوئے کہا تو تنویر نے کار سٹارٹ کر کے اسے بیک کیا اور چند لمحوں بعد کار ایک بار پھر سڑک پر آگے بڑھی چلی جارہی تھی۔ لیکن اب نہ صرف کار کی نمبر پلیٹس تبدیل ہو چکی تھیں بلکہ ان دونوں کے چہرے بھی پہلے سے یکسر تبدیل ہو چکے تھے۔

"اب پوچھنا پڑے گا کہ یہ جاروس کہاں ہے"...... تنویر نے کہا۔

"میرے پاس دارالحکومت اور اس کے نواح کا نقشہ موجود ہے۔
میں نے اس میں جاروس دیکھا ہے۔ دوبارہ چیک کر لیتے ہیں"۔
صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب
سے ایک تہہ شدہ نقشہ نکال کر اسے کھول کر گھٹنوں پر رکھا اور اسے
غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔

"ہاں۔ یہ قصبہ دارالحکومت کے شمال کی طرف ہے۔ اٹھائیس
میل کے فاصلے پر۔ تم ٹھیک جا رہے ہو۔ اسی سمت آگے بڑھتے
رہو"...... تھوڑی دیر بعد صفدر نے سر اٹھاتے ہوئے کہا تو تنویر نے
اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم نے اس بار واقعی کمال کر دیا ہے صفدر۔ میں تو سوچ بھی
نہیں سکتا تھا کہ اس طرح بھی ہم مارٹن کے سر پر پہنچ سکتے ہیں"۔
تنویر نے کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

"غنڈوں اور بدمعاشوں کی علیحدہ نفسیات ہوتی ہیں۔ سخت لہجہ،
اعتماد اور جارحانہ پن انہیں پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیتا ہے اور ان کے
مقابل جو بھی ڈھیلا پڑا یہ اس پر سوار ہو جاتے ہیں"...... صفدر نے
کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اوشام کلب ایک منزلہ عمارت تھی لیکن وہ خاصے وسیع رقبے میں
بنی ہوئی تھی۔ ایک طرف پارکنگ تھی جس میں اس وقت کاروں
کی خاصی تعداد موجود تھی۔ عمران نے کار پارکنگ میں لے جا کر
روکی اور پھر وہ اور جولیا ابھی نیچے اترے ہی تھے کہ پارکنگ بوائے
دوڑتا ہوا ان کے پاس آیا اور اس نے پھرتی سے ایک کارڈ عمران کے
ہاتھ میں تھما دیا جبکہ دوسرا کارڈ اس نے کار کی سائیڈ پر ایک مخصوص
جگہ پر اٹکایا اور پھر تیزی سے مڑ کر ایک اور کھڑی ہونے والی کار کی
طرف بڑھ گیا۔

"آؤ چلیں۔ کیوں رک گئے"...... جولیا نے کہا کیونکہ عمران کارڈ
ہاتھ میں پکڑے اس لڑکے کو دیکھ رہا تھا جو ابھی تک کھڑی ہونے
والی کار کی سائیڈ پر کارڈ اٹکا کر مڑ رہا تھا۔

"ادھر آؤ"...... عمران نے اونچی آواز میں پارکنگ بوائے سے کہا

تو پارکنگ بوائے تیزی سے مڑ کر اس کی طرف آیا۔

" یس سر۔ حکم سر"...... پارکنگ بوائے نے قریب آکر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران نے جیب سے ایک بڑی مالیت کا نوٹ نکال کر لڑکے کے ہاتھ میں تھما دیا۔

" جج۔ جی سر۔ یہ۔ یہ تو کافی بڑی رقم ہے سر"...... لڑکے نے نوٹ کو ایک نظر دیکھ کر تیزی سے جیب میں ڈالتے ہوئے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

" اس جیسا ایک اور نوٹ بھی مل سکتا ہے۔ اوشام سے ملنے کا کوئی خاص طریقہ بتا دو"...... عمران نے کہا تو لڑکا بے اختیار اچھل پڑا۔

" وہ۔ وہ۔ مم۔ میں۔ میں غریب آدمی ہوں۔ میں کچھ نہیں بتا سکتا"...... لڑکے کا رنگ یکلخت اس طرح زرد پڑ گیا تھا جیسے کسی نے اچانک اس کے خون میں ہلدی شامل کر دی ہو۔

" گھبراؤ نہیں۔ کسی کو معلوم نہیں ہو سکے گا"...... عمران نے ایک اور نوٹ نکال کر اس کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا تو لڑکے نے گھبرائے ہوئے انداز میں ادھر ادھر دیکھا۔

" جناب۔ کلب کی عقبی طرف ایک رہائش گاہ ہے۔ سانتا ہاؤس وہاں اوشام کی عورت مادام سانتا رہتی ہے۔ وہ اگر چاہے تو اوشام آپ سے ملنے خود آپ کے گھر بھی جا سکتا ہے ورنہ وہ کسی سے نہیں ملتا۔ بس سر۔ میں غریب ہوں۔ مجھ پر رحم کریں"...... لڑکے نے

ہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑ کر ایک اور آنے والی کار کی رف بڑھ گیا۔

" آؤ جولیا۔ پہلے اس مادام سانتا سے مل لیں"...... عمران نے سکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھنے لگا۔

" تمہیں کیسے معلوم ہوا یہ لڑکا اس طرح کی ٹپ دے سکتا ہے"۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس لڑکے کی پھرتی اور انداز بتا رہا تھا کہ یہ لڑکا ذہنی طور پر بے د ہوشیار ہے اور ایسے ہوشیار لڑکے وہ کچھ بھی جانتے ہیں جو دوسرے ہیں جانتے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جولیا نے ثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ دونوں آگے بڑھتے ہوئے مین گیٹ راس کر کے آگے بڑھ گئے اور پھر عمارت کی سائیڈ سے ہو کر جب وہ وسری طرف گئے تو وہاں ایک طرف چھوٹی سی رہائش گاہ موجود تھی و رقبے کے لحاظ سے تو چھوٹی تھی لیکن اپنی جدید اور خوبصورت طرز میر کی وجہ سے وہ واقعی دیکھنے کے قابل تھی۔ یوں لگتا تھا کہ یہ مارت کسی قدیم عمارت کے ماڈل کے انداز میں بنائی گئی ہے۔ یٹ کی سائیڈ پر سانتا ہاؤس کا چھوٹا سا بورڈ موجود تھا۔ گیٹ بند تھا ور اس کے سامنے مشین گنوں سے مسلح دو آدمی بڑے چوکنا انداز یں کھڑے تھے۔ وہ عمران اور جولیا کو آتے دیکھ کر چونک پڑے۔ ان کی تیز نظریں اس طرح عمران اور جولیا کا جائزہ لے رہی تھیں جیسے ان کی نظروں میں ایکسرے مشین فٹ ہو۔

" میڈم سانتا سے کہو کہ کافرستان سے لیڈی سارہ اور ان کا سیکرٹری راسم ملاقات کے لیئے آئے ہیں "...... عمران نے آگے بڑھ کر ان دنوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

" آپ واپس جائیں - مادام کسی سے نہیں ملا کرتیں چاہے وہ گریٹ لینڈ کی ملکہ ہی کیوں نہ ہو "...... ایک دربان نے قدرے مہذب لہجے میں کہا۔

" تم صرف مادام سارہ کا نام بتا دو - انہوں نے مجھے خود کال کیا ہے ورنہ ہمارے سر میں درد تھا کہ ہم اتنی دور سے یہاں ملنے آتے "...... عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" آپ جائیں یہاں سے ورنہ "...... اس آدمی نے قدرے جارحانہ لہجے میں کہا۔

" سنو - کیا نام ہے تمہارا "...... اچانک خاموش کھڑی جولیا نے کہا۔

" جی میرا نام راجو ہے "...... اس آدمی نے جواب دیا۔

" کیا مادام سانتا اندر اکیلی رہتی ہیں یا اندر بھی تمہاری طرح محافظ موجود ہیں "...... جولیا نے پوچھا۔

" جی - اندر صرف دو ملازم ہیں اور بس "...... اس آدمی نے کہا تو جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی دونوں دربان چیختے ہوئے نیچے گرے تو عمران نے بجلی کی سی تیزی سے دوڑ کر چھوٹا پھاٹک کھولا اور پھر اس

نے پلٹ کر تڑپتے ہوئے دونوں دربانوں کے بازو پکڑے اور انہیں بجلی کی سی تیزی سے گھسیٹتا ہوا اندر لے گیا اور پھر انہیں ایک طرف اچھال دیا جبکہ ان کے ہاتھ سے گرنے والی مشین گنیں جولیا نے جھپٹ کر اٹھائیں اور پھر وہ بھی دوڑ کر چھوٹے گیٹ سے اندر آ گئی۔ اندر ایک چھوٹا سا باغ تھا جس کی سائیڈ سے چوڑا راستہ اندر برآمدے تک جا رہا تھا۔ راستے پر سرخ رنگ کی بجری بچھی ہوئی تھی۔ عمران نے مڑ کر چھوٹے پھاٹک کو بند کر کے اندر سے کنڈی لگا دی جبکہ جولیا نے دونوں مشین گنیں ایک سائیڈ پر جھاڑیوں میں پھینک دی تھیں۔ دونوں دربانوں کے جسم جو اب لاشوں میں تبدیل ہو چکے تھے اسی سائیڈ پر جھاڑیوں میں پڑے ہوئے تھے۔ عمران اور جولیا تیز تیز قدم اٹھاتے برآمدے تک پہنچے ہی تھے کہ برآمدے میں موجود دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی جس کے جسم پر سوٹ تھا باہر آیا۔

" آپ - کیا مطلب - آپ یہاں کیسے آ گئے "...... اس نے عمران اور جولیا کو دیکھ کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا عمران اس پر جھپٹ پڑا اور دوسرے لمحے وہ آدمی بھی اپنی گردن تڑوا کر ایک طرف اونچی باڑ کے پیچھے پہنچ چکا تھا جبکہ جولیا اس دوران وہی دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئی تھی۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور پھر وہ بھی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا ہی تھا کہ اسے دور سے کسی مرد کے چیخنے کی آواز سنائی دی۔ یہ چیخ بتا رہی تھی کہ چیخنے والا چیختے ہوئے نیچے گر رہا ہے۔ اسی لمحے ایک

دروازہ دھماکے سے کھلا اور ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی تیزی
سے باہر آئی لیکن دوسرے لمحے اپنے سامنے موجود عمران کو دیکھ کر
اس طرح اچھلی جیسے اس کے پیروں تلے اچانک کوئی خوفناک
پھٹ پڑا ہو۔

" تمہارا نام مادام سانتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے
انتہائی مہذب لہجے میں کہا تو اس لڑکی کی پھیلی ہوئی آنکھیں عمران
نرم اور مہذب لہجہ سن کر مزید پھیلتی چلی گئیں۔

" تم ۔ تم کون ہو اور یہاں کیسے آئے ہو ۔ وہ مارٹن اور ہیری
کہاں ہیں۔ کیا مطلب"...... اس لڑکی کے منہ سے اس انداز میں
الفاظ نکلے جیسے وہ بولنا نہ چاہتی ہو لیکن بولنے پر مجبور ہو کر بول رہی
ہو ۔ اسی لمحے عقب سے جولیا دوڑتی ہوئی آئی تو لڑکی اپنے عقب میں
دوڑنے کی آواز سن کر تیزی سے مڑی اور ایک بار پھر اچھل پڑی۔

" تم ۔ تم کون ہو ۔ تم ہیری کے کمرے سے آ رہی ہو ۔ کیا
مطلب"...... لڑکی نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم بتاؤ۔ تم کون ہو ورنہ ہیری کی طرح تمہاری لاش بھی یہاں
پڑی ہو گی"...... جولیا نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا رخ
اس عورت کی طرف کر کے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ وہ اب اس کے
قریب پہنچ کر رک گئی تھی۔

" یہ مادام سانتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" کیا واقعی ۔ بولو"...... جولیا نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

" ہاں ۔ مگر تم دونوں کون ہو اور یہاں اس انداز میں کیسے
گھومتے پھر رہے ہو ۔ باہر موجود دربانوں اور اندر موجود مارٹن اور
ہیری کے ہوتے ہوئے تم یہاں کیسے آ گئے ہو"...... مادام سانتا کی
ذہنی حالت ابھی پوری طرح نہ سنبھل رہی تھی۔

" ادھر کمرے میں لے جاؤ اسے ۔ میں راؤنڈ لگا کر آ رہا ہوں ۔ لیکن
خیال رکھنا یہ مادام سانتا ہے"...... عمران نے جولیا سے کہا اور اس
کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑ گیا۔ پھر پوری کوٹھی کا راؤنڈ لگانے کے
ساتھ ساتھ اس نے پھاٹک کے قریب پڑی ہوئی دونوں دربانوں کی
لاشیں وہاں سے گھسیٹ کر انہیں اور آگے لے جا کر جھاڑیوں کے
اندر اس طرح چھپا دیا کہ پھاٹک سے گزرتے ہوئے ان پر نظر نہ پڑ
سکے جبکہ برآمدے کی سائیڈ پر باڑ کے پیچھے مارٹن کی لاش بھی اس نے
اسی طرح گھسیٹ کر ایک بڑی جھاڑی کے پیچھے چھپا دی ۔ مارٹن کو
اس نے گردن سے پکڑ کر اس طرح باہر باڑ کی طرف اچھالا تھا کہ اس
کی گردن میں بل آ گیا اور وہ نیچے گر کر چند لمحوں بعد ہی سانس رک
جانے کی وجہ سے ختم ہو گیا تھا۔ اس کے بعد عمران راہداری میں سے
گزر کر اس کمرے میں آیا جہاں سے جولیا باہر آئی تھی ۔ اندر کمرے
میں قالین پر ایک لمبے قد اور بھاری جسم کے آدمی کی لاش پڑی ہوئی
تھی ۔ اس کے سینے پر گولیاں ماری گئی تھیں اور عمران سمجھ گیا کہ یہ
آدمی ہیری ہو گا ۔ اس کی جسمانی حالت اور اس کا لباس بتا رہا تھا کہ یہ
اس مادام سانتا کا باڈی گارڈ ہے ۔ عمران واپس مڑا اور اس نے باہر آ

کر دروازہ بند کیا اور پھر اس کمرے کی طرف مڑ گیا جہاں سے مادام سانتا باہر آئی تھی۔ دروازہ کھلا ہوا تھا اور ہیری کے کمرے میں جاتے ہوئے اس نے دیکھا تھا کہ مادام سانتا ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی جبکہ جولیا ہاتھ میں مشین پسٹل اٹھائے دروازے کی طرف پشت کئے اس کے سامنے کھڑی تھی۔ عمران صرف چیکنگ کی غرض سے ہیری کے کمرے میں گیا تھا اور پھر وہ مڑ کر وہیں آ گیا۔

" تم اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ مادام سانتا بے حد سمجھ دار خاتون ہے اس لئے یہ ہمارے ساتھ مکمل تعاون کرے گی"...... عمران نے کمرے میں داخل ہو کر جولیا سے مخاطب ہو کر کہا جو بڑے چوکنا انداز میں کھڑی تھی۔

" نہ کرے گی تو اس کا یہ خوبصورت جسم گٹر کے کیڑے کھائیں گے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک طرف ہٹ کر پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی جبکہ عمران نے دوسری طرف پڑی ہوئی کرسی گھسیٹ کر مادام سانتا کے سامنے کی اور پھر اس پر اطمینان بھرے انداز میں بیٹھ گیا۔

" تم دونوں کون ہو۔ کیوں یہاں آئے ہو اور کیا چاہتے ہو"۔ خاموش بیٹھی ہوئی مادام سانتا نے اچانک پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا لیکن اس کا انداز بتا رہا تھا کہ اب وہ ذہنی طور پر پوری طرح سنبھل گئی ہے۔

" مادام سانتا۔ تمہارا باڈی گارڈ ہیری، تمہارا ہاؤس کیپر مارٹن اور

تمہارے دونوں دربان جو گیٹ سے باہر موجود تھے وہ سب لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہیں اور ہمارے لئے تمہیں لاش میں تبدیل کرنا بھی کوئی مشکل نہیں ہے۔ لیکن ہمیں تم سے براہ راست کوئی دشمنی نہیں ہے۔ ہم تم سے صرف ایک کام میں تعاون چاہتے ہیں۔ اگر تم تعاون کرو گی تو زندہ رہ کر اس دنیا کی خوشیاں حاصل کرتی رہو گی ورنہ لاش میں تبدیل ہو کر ہمیشہ کے لئے اس دنیا سے تمہارا تعلق ختم ہو جائے گا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" تم۔ تم کیسا تعاون چاہتے ہو"...... سانتا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

" تمہارے دوست اوشام نے ایک کافرستانی لڑکی امرتا کو پناہ دے رکھی ہے۔ ہم نے اس لڑکی تک پہنچنا ہے۔ اب تم ویسے ہی اس کا پتہ معلوم کر کے بتا دو۔ چاہو تو اوشام کو یہاں بلا لو اور اس سے معلوم کر کے بتا دو۔ بس اتنا کام ہے"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو کیا"...... سانتا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" پاکیشیائی ایجنٹ۔ نہیں۔ ہمارا تعلق تو گریٹ لینڈ سے ہے۔ ہم مقامی میک اپ میں ہیں۔ امرتا گریٹ لینڈ میں کافرستان کے لئے کام کرتی تھی۔ وہ وہاں سے ایک فائل لے کر فرار ہوئی ہے اور یہاں اوشام کی پناہ میں ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن میرا تو کوئی تعلق اوشام سے نہیں ہے اور نہ ہی امرتا

ہے"...... سانتا نے کہا۔

"پھر تمہیں پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں کس نے بتایا ہے"...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"وہ۔ وہ میں نے سنا تھا"...... سانتا نے بری طرح گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں صرف پانچ تک گنوں گا۔ اس کے بعد گولی چلا دوں گا اور تمہارے اوشام کو ہم خود ہی تلاش کر لیں گے"...... عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا رخ سانتا کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتی ہوں۔ سب کچھ بتاتی ہوں۔ پلیز مجھے مت مارو"...... سانتا نے انتہائی خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

عمران شروع سے ہی سمجھ گیا تھا کہ سانتا عام سی عورت ہے اس کا کوئی تعلق اس قسم کی سرگرمیوں سے نہیں ہے لیکن اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ سانتا کو ان کے بارے میں بھی معلوم ہو گا۔ یہ بات تو ظاہر تھی کہ اس بارے میں اسے اوشام نے بتایا ہو گا۔

"بتاؤ۔ سب کچھ بتاؤ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوشام نے اس کافرستانی لڑکی امرتا کو اپنے خاص پہاڑی گاؤں روشاکا میں رکھا ہوا ہے"...... سانتا نے کہا۔

"کہاں ہے یہ روشاکا گاؤں"...... عمران نے کہا تو سانتا نے جو تفصیل بتائی اس کے مطابق دارالحکومت کھانڈو سے ڈیڑھ سو کلو میٹر

شمال مغرب میں ایک پرانا سا پہاڑی گاؤں ہے لیکن یہ تمام کا تمام پہاڑی گاؤں اوشام کے آدمیوں سے آباد ہے۔ وہاں باہر کا کوئی آدمی نہیں رہتا۔ یہاں اوشام نے بڑے بڑے گودام بنائے ہوئے ہیں جہاں اسلحہ اور منشیات جو کافرستان اسمگل کی جاتی ہے رکھی ہوئی ہے اور سانتا کے مطابق وہاں کا ہر آدمی بدمعاش، غنڈہ اور جرائم پیشہ ہے۔

"تم خود کبھی وہاں گئی ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں ایک بار گئی تھی"...... سانتا نے جواب دیا اور پھر خود ہی اس نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔ عمران نے اس سے مسلسل سوالات کر کے پوری تفصیل پوچھی تو اسے معلوم ہو گیا کہ روشاکا گاؤں واقعی غنڈوں، بدمعاشوں اور جرائم پیشہ افراد کا گڑھ ہے اور وہاں غیر متعلق آدمی کا جانا خودکشی کرنے کے مترادف ہے۔ البتہ سانتا سے عمران نے اس مکان کا محل وقوع معلوم کر لیا تھا جہاں اس کے خیال کے مطابق امرتا موجود تھی۔

"اوشام تمہارے پاس کب آتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ رات کو میرے پاس رہتا ہے"...... سانتا نے جواب دیا۔

"تمہیں پاکیشیائی ایجنٹوں اور امرتا کے بارے میں اس نے بتایا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ اپنے اہم کاموں کے بارے میں مجھے بتاتا ہے۔ اس نے بتایا کہ اولڈ گراش نے اسے اس لڑکی کی حفاظت کا کام دیا ہے کیونکہ

پاکیشیائی ایجنٹ اس لڑکی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ یہ لڑکی کافرستان کی ایجنٹ ہے اور اس نے یہاں کے ایک ڈی کوڈ کے ماہر ٹھاکر داس کو کوڈ کے سلسلے میں کوئی کام دیا ہے لیکن پاکیشیائی ایجنٹ اس کام کو روکنا چاہتے ہیں اس لئے امرتا رین بو ہوٹل میں رہنے والے اولڈ گراش تک پہنچی اور اولڈ گراش نے ٹھاکر داس کی حفاظت کا کام راکی کلب کو دے دیا اور راکی کلب کے آدمیوں نے ٹھاکر داس کو اس کی رہائش گاہ سے اغوا کر کے کسی خفیہ جگہ پہنچا دیا ہے اور اولڈ گراش نے اس دوران امرتا کی حفاظت اوشام کے ذمے لگا دی اور اوشام نے امرتا کو روشا کا گاؤں میں رکھا ہوا ہے"...... سانتا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اولڈ گراش کون ہے اور اس کی کیا اہمیت ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" وہ راکی کلب کے راکی کا چچا ہے اور سب اس کو ماسٹر کہتے ہیں اور اس کی عزت کرتے ہیں"...... سانتا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا اولڈ گراش کو معلوم ہو گا کہ ٹھاکر داس کو کہاں رکھا گیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" مجھے نہیں معلوم"...... سانتا نے جواب دیا۔

" کیا تم فون پر اولڈ گراش سے معلوم کر سکتی ہو"...... عمران نے پوچھا۔

" نہیں۔ میرا اس سے براہ راست کوئی رابطہ نہیں ہے۔ صرف

اوشام کا رابطہ ہے"...... سانتا نے جواب دیا۔

" اوشام کو فون کر کے اس سے معلوم کرو کہ وہ اس وقت کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

" میں نے اسے کبھی فون نہیں کیا۔ وہ خود ہی فارغ ہو کر آتا ہے اگر میں نے اسے فون کیا تو وہ مجھ سے ہی مشکوک ہو جائے گا۔ وہ انتہائی شکی، وہمی اور محتاط آدمی ہے"...... سانتا نے جواب دیا تو عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ درست کہہ رہی ہے۔

" جولیا۔ اسے آف کر دو"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد اٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ سانتا کچھ کہتی یا سمجھتی جولیا نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا ٹریگر دبایا اور سانتا چیختی ہوئی کرسی سمیت الٹ کر پیچھے جا گری اور پھر فرش پر چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئی۔

" آؤ۔ اب ہمیں رین بو ہوٹل جانا ہے"...... عمران نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

" رین بو ہوٹل۔ کیوں۔ ہم نے تو اس امرتا کو کور کرنا ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" امرتا کے پیچھے تو ہم اس لئے بھاگ رہے تھے کہ کہیں وہ فائل لے کر کافرستان نہ چلی جائے لیکن اب سانتا سے جو کچھ معلوم ہوا ہے اس کے مطابق امرتا کو علیحدہ رکھا گیا ہے اور ٹھاکر داس کو علیحدہ اور اس کا مین آدمی وہ اولڈ گراش ہے جو رین بو ہوٹل میں رہتا ہے۔

اسے معلوم ہو گا یا معلوم کر لے گا کہ ٹھاکر داس کہاں موجود ہے اور چونکہ فائل ٹھاکر داس کے پاس موجود ہے اس لئے ہم نے اس ٹھاکر داس کو کور کرنا ہے"...... عمران نے بیرونی پھاٹک تک جاتے ہوئے کہا۔

"لیکن صفدر اور تنویر بھی تو اس کے پیچھے کام کر رہے ہیں"۔ جولیا نے کہا۔

"مقصد تو کام کو سرانجام دینا ہے جس انداز میں اور جس ذریعے سے بھی ہو"...... عمران نے کہا اور پھر وہ پھاٹک کو کھول کر رہائش گاہ سے باہر آ گئے۔ تھوڑی دیر بعد عمران جولیا سمیت کار میں سوار رین بو ہوٹل کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ چونکہ وہ کھانڈو کے نقشے کو غور سے دیکھ چکا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ رین بو ہوٹل کھانڈو کے مضافات میں واقع ہے اس لئے اس نے اپنی کار کا رخ اس طرف کو موڑ دیا تھا۔

"سانتا کی ہلاکت کی اطلاع جیسے ہی اوشام کو ملے گی وہ امرتا کی حفاظت کے لئے بھی پریشان ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن امرتا اب ثانوی حیثیت اختیار کر گئی ہے"۔ عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹھاکر داس نے ایک طویل سانس لیا اور پھر سامنے موجود فائل کو بند کر دیا۔ اس کے چہرے پر شدید تھکاوٹ اور بیزاری کے ساتھ ساتھ اطمینان کے تاثرات بھی نمایاں تھے۔ اس نے میز پر پڑی ہوئی ہاتھ سے بجانے والی گھنٹی پر ہاتھ رکھا تو کمرے سے باہر گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔

"کیا بات ہے"...... آنے والے نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"میں نے اپنا کام ختم کر لیا ہے۔ اب مجھے واپس میری رہائش گاہ پر پہنچا دو"...... ٹھاکر داس نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ میں باس کو کال کرتا ہوں"...... اس آدمی نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"میں بہت تھک گیا ہوں۔ کچھ دیر سونا چاہتا ہوں۔ تمہارا باس

کب تک آئے گا"...... ٹھاکر داس نے کہا۔

"وہ ابھی آجائے گا اس لئے ابھی یہیں بیٹھیں"...... اس آدمی نے جھٹکے دار لہجے میں کہا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا تو ٹھاکر داس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اسے معلوم تھا کہ وہ اس وقت راکی کلب کی قید میں ہے اور راکی کلب کے بارے میں وہ اچھی طرح جانتا تھا اس لئے اس نے جواب میں کوئی لفظ نہ بولا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ راکی کلب اسے اس طرح مار سکتا ہے کہ جیسے کسی چیونٹی کو ایڑی تلے کچل دیا جائے اور وہ ابھی مرنا نہیں چاہتا تھا اس لئے وہ خاموش رہا۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کی سنہری رنگ کی چھوٹی چھوٹی داڑھی تھی اور اس نے آنکھوں پر گہرے رنگ کے شیشوں کی عینک لگائی ہوئی تھی۔ وہ اپنے لباس، چال ڈھال اور انداز سے کوئی بڑا غنڈہ نظر آرہا تھا۔

"کیا یہ سچ ہے ٹھاکر داس کہ تم نے کام مکمل کر لیا ہے"۔ آنے والے نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے شک ہو کہ ٹھاکر داس اسے ڈاج دے رہا ہو۔

"ہاں۔ فائل میں نے ہر لحاظ سے چیک کر لی ہے۔ یہ مکمل ہے"...... ٹھاکر داس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھی طرح چیک کر لو ٹھاکر داس۔ اگر کوئی کمی رہ گئی تو تمہیں بھگتنا پڑے گا"...... غنڈے نے اور زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"جب میں کہہ رہا ہوں کہ کام مکمل ہے تو پھر تمہیں کیوں شک ہو رہا ہے"...... ٹھاکر داس نے بھی اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا تو اس غنڈے نے جیکٹ کی جیب سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کی سائیڈ پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا تو ٹرانسمیٹر سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی۔

"یس۔ کرشن اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"باس۔ میں کمار بول رہا ہوں مہاروگ محل سے۔ ٹھاکر داس نے کام مکمل کر لیا ہے۔ اب کیا حکم ہے۔ اوور"...... اس غنڈے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میری بات کراؤ اس سے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"باس سے بات کرو"...... کمار نے ٹرانسمیٹر کو ٹھاکر داس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھاکر داس بول رہا ہوں۔ اوور"...... ٹھاکر داس نے ٹرانسمیٹر کو ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

"ٹھاکر داس۔ کیا تم نے واقعی کام مکمل کر لیا ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں۔ میں نے اسے ہر لحاظ سے مکمل کر لیا ہے۔ اوور"۔ ٹھاکر داس نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم دونوں فائلیں کمار کو دے دو۔ ان فائلوں کو چیک کیا جائے گا۔ اس کے بعد تمہیں تمہاری رہائش گاہ پر واپس بھجوا دیا جائے گا۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کون چیک کرے گا۔ اوور"...... ٹھاکر داس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جس نے یہ کام ہمیں دیا ہے۔ اس کی تسلی ضروری ہے۔ اب میری بات کراؤ کمار سے۔ اوور"...... دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا تو ٹھاکر داس نے ٹرانسمیٹر کمار کے ہاتھ سے دے دیا۔

"یس باس۔ اوور"...... کمار نے کہا۔

"ٹھاکر داس سے دونوں فائلیں لے کر میرے پاس بھجوا دو۔ میں انہیں چیف کے پاس بھجوا دوں گا۔ وہاں سے گرین سگنل ملنے پر تمہیں بتا دوں گا تو تمہارے آدمی اس ٹھاکر داس کو واپس اس کی رہائش گاہ پر چھوڑ دیں گے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس باس۔ اوور"...... کمار نے کہا تو دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کے الفاظ سن کر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے جیب میں ڈال لیا۔

"کہاں ہیں فائلیں"...... کمار نے ٹھاکر داس سے کہا تو ٹھاکر داس نے میز پر پڑی ہوئی دونوں فائلیں اٹھا کر کمار کی طرف بڑھا دیں۔

"یہ اصل فائل ہے سرخ کور والی اور یہ ڈی کوڈ شدہ فائل ہے

نیلے کور والی"...... ٹھاکر داس نے دونوں فائلیں کمار کے حوالے کرتے ہوئے کہا۔

"اب تم آرام کر سکتے ہو"...... کمار نے فائلیں لے کر واپس دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"کب تک مجھے یہاں رہنا ہو گا"...... ٹھاکر داس نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"جب تک باس کی طرف سے گرین سگنل نہیں مل جاتا"۔ کمار نے کہا اور کمرے سے باہر نکل گیا تو ٹھاکر داس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر اٹھ کر آہستہ آہستہ قدموں سے چلتا ہوا اندرونی دیوار میں موجود ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ مسلسل کام کرنے کی وجہ سے ذہنی طور پر بے حد تھکا ہوا تھا اس لئے دروازہ کراس کر کے وہ ایک بیڈ روم میں داخل ہوا تو بستر پر اس طرح لڑکھڑا کر گر گیا جیسے اس کے جسم میں اب ہلنے جلنے کی بھی سکت نہ رہی ہو۔

جاروس قصبہ خاصا بڑا گاؤں نما قصبہ تھا لیکن وہاں کے مکانات اور وہاں رہنے والے افراد کی ظاہری حالت ایسی لگتی تھی کہ یہ قصبہ غریب لوگوں پر مشتمل ہے۔ تنویر نے جاروس قصبے کے آغاز میں ہی ایک چھوٹی سی دکان کے سامنے کار روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ دکان کی طرف بڑھ گیا۔ دکان پر ایک بوڑھا مقامی آدمی موجود تھا اور دکان بھی عام سامان کی تھی اس لئے کار کو اپنی دکان کے سامنے رکتے دیکھ کر بوڑھے دکاندار کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ خوف کے تاثرات بھی ابھر آئے تھے۔

"بڑے میاں۔ یہاں مہاردگ محل ہے۔ وہ کہاں ہے"۔ تنویر نے اس بوڑھے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ۔ وہ قصبے کے آخر میں ہے جناب۔ محل نما حویلی ہے جناب۔ مگر۔ مگر جناب"...... بوڑھا کچھ کہتے کہتے رک گیا۔

"کیا بات ہے۔ آپ کچھ کہتے کہتے رک گئے ہیں"...... تنویر نے چونک کر کہا۔

"جناب۔ آپ شاید پردیسی ہیں اور پہلی بار یہاں آئے ہیں۔ میں بے حد غریب آدمی ہوں۔ مہاردگ محل میں بڑے طاقتور لوگ رہتے ہیں۔ وہ کسی کی حیثیت اور اہمیت کو نہیں سمجھتے جناب۔ بس جناب میں مزید کچھ نہیں کہنا چاہتا"...... بوڑھے نے رک رک کر اور خوفزدہ سے انداز میں کہا۔

"وہاں اندازاً کتنے لوگ رہتے ہیں"...... تنویر نے کہا۔

"جناب۔ بیس پچیس لوگ تو رہتے ہوں گے"...... بوڑھے نے جواب دیا۔

"وہاں کیا ہوتا ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ آپ کا نام سامنے نہیں آئے گا"...... تنویر نے کہا۔

"آپ کا تعلق کس سے ہے۔ حکومت سے"...... بوڑھے نے اس بار قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہمارا تعلق حکومت کے ایسے شعبے سے ہے جو صرف معلومات حاصل کرتا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"جناب۔ اس محل میں بڑے بڑے لوگوں کو لایا جاتا ہے اور پھر تاوان لے کر انہیں رہا کر دیا جاتا ہے"...... بوڑھے نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کا شکریہ"...... تنویر نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"کیا ہوا۔ بہت دیر لگا دی تم نے"...... صفدر نے کہا تو تنویر نے بوڑھے کی بتائی ہوئی ساری باتیں بتا دیں۔

"بیس پچیس افراد۔ یقیناً وہ مسلح بھی ہوں گے اور انہیں یقیناً ہماری کار کے بارے میں اطلاعات مل جائیں گی"...... صفدر نے قدرے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"مطمئن رہو اور سنو۔ پہلے مارٹن کے سلسلے میں تم نے اپنا انداز آزما لیا ہے لیکن یہاں میرا انداز چلے گا اس لئے اب ہم کار لے کر اندر جائیں گے اور پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ تم بہرحال تیار رہنا"۔ تنویر نے کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہاں واقعی سب کچھ کرنا ہو گا لیکن پہلے مجھے بات چیت کر لینے دینا تاکہ یہ تو معلوم ہو سکے کہ کیا ٹھاکر داس واقعی یہاں موجود ہے یا نہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ یہ واقعی معلوم ہونا چاہئے"۔ تنویر نے سر ہلاتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔ اس کے مسکرانے کا انداز ایسا تھا جیسے کہہ رہا ہو کہ میں تمہیں ہینڈل کرنے کا فن جانتا ہوں۔ تھوڑی دیر بعد انہیں دور سے ہی وہ حویلی نظر آنا شروع ہو گئی۔ خاصی بڑی حویلی تھی اور واقعی اس قصبے کی دیگر عمارتوں کے لحاظ سے وہ محل ہی تھا۔ اس کا جہازی سائز کا پھاٹک بند تھا۔ حویلی کی دیواریں کسی قلعے کی طرح بہت اونچی تھیں اور فرنٹ کی دیوار کے دونوں کونوں پر باقاعدہ چھتری نما چبوترے بنے ہوئے

تھے جن میں مشین گنیں نصب نظر آ رہی تھیں۔

"یہ تو پورا فوجی قلعہ ہے"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سنو تنویر۔ ہم حکومت بھاٹان کی وزارت اطلاعات کے آفیسر ہیں اور ہم نے ایک انتہائی اہم سرکاری دستاویز کو ڈی کوڈ کرانے کے لئے ٹھاکر داس سے ملنا ہے اور ہمیں حکومتی سطح پر معلوم ہوا ہے کہ ٹھاکر داس یہاں موجود ہے۔ میرا نام سارتر اور تمہارا نام راؤ ہے"...... صفدر نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد تنویر نے کار حویلی کے جہازی سائز کے پھاٹک کے سامنے لے جا کر روک دی۔ ابھی تنویر نے کار روکی ہی تھی کہ بڑے پھاٹک کی سائیڈ میں ایک کھڑکی کھلی اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا غنڈہ باہر آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی اور چہرے پر خشونت اور سختی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کون ہو تم اور کیوں یہاں کار روکی ہے تم نے"...... اس غنڈے نے انتہائی درشت لہجے میں کہا۔

"پھاٹک کھولو۔ ہمارا تعلق حکومت سے ہے"...... تنویر نے اس سے بھی زیادہ درشت لہجے میں کہا۔

"حکومت۔ کس حکومت سے۔ جاؤ بھاگ جاؤ ورنہ ابھی گولیوں سے اڑا دیئے جاؤ گے"...... اس غنڈے نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے صفدر کار کا دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔

"سنو۔ تمہارا کیا نام ہے"...... صفدر نے کہا۔

"میرا نام راٹھور ہے۔ میں کہہ رہا ہوں کہ جاؤ ورنہ مارے جاؤ گے"...... راٹھور نے انتہائی درشت لہجے میں کہا۔

"مہاروگ محل کا بڑا کون ہے"...... صفدر نے کار کی فرنٹ سائیڈ سے ہو کر اس کی طرف آتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر کمار"...... راٹھور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو سنو۔ جا کر ماسٹر کمار سے کہو کہ حکومت کی وزارت اطلاعات کے دو افسران سے ملنے آئے ہیں سے یہاں ایک ماہر ڈی کوڈھاکر داس موجود ہیں۔ ہم نے حکومت کی طرف سے ان سے ایک دستاویز پڑھوانی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"کیا نام ہیں تمہارے"...... راٹھور نے اس طرح منہ بناتے ہوئے کہا جیسے وہ نہ چاہتے ہوئے ان کا کام کر رہا ہو۔

"میرا نام سارتر ہے اور میں ڈپٹی سیکرٹری ہوں اور یہ راؤ ہے سیکنڈ سیکرٹری"...... صفدر نے کہا تو راٹھور سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور کھڑکی میں غائب ہو گیا۔ البتہ کھڑکی اس نے اندر سے بند کر دی تھی۔

"اس کی گردن توڑ دینی تھی۔ خواہ مخواہ منتیں کرنے کا فائدہ"۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ اس ماسٹر تک پہنچ جائیں پھر کارروائی کا آغاز کریں گے ورنہ اس حویلی میں داخل ہونا بھی مسئلہ بن جائے گا"...... صفدر

نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کھڑکی دوبارہ کھلی اور وہی راٹھور باہر آ گیا۔

"میں پھاٹک کھولتا ہوں تم کار اندر لے آؤ"...... راٹھور نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ صفدر دوبارہ سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی پھاٹک کا ایک پٹ کھلا تو تنویر نے کار سٹارٹ کی اور اسے اندر لے گیا۔ وسیع و عریض حویلی کا صحن بھی وسیع و عریض تھا۔ ایک طرف برآمدہ نما گیراج بنا ہوا تھا جس میں چار بڑی جیپیں موجود تھیں، صحن کے بعد کھلا برآمدہ تھا جس کے بعد کمرے تھے۔ ہر برآمدے کی سیڑھیوں پر مشین گنوں سے مسلح چار آدمی موجود تھے۔ تنویر نے کار اس برآمدے نما گیراج میں لے جا کر روک دی اور پھر وہ دونوں نیچے اترے۔ اسی لمحے راٹھور پھاٹک بند کر کے تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا برآمدے کی طرف بڑھا۔

"آؤ میرے ساتھ"...... راٹھور نے کہا اور پھر وہ انہیں لے کر اندرونی عمارت میں داخل ہوا اور برآمدے کی سائیڈ میں ایک کمرے میں لے آیا۔ کمرہ خاصا بڑا تھا جس میں صوفے پڑے ہوئے تھے۔

"بیٹھو۔ ابھی ماسٹر آ رہا ہے"...... راٹھور نے کہا اور واپس مڑ کر چلا گیا۔

"یہاں خاصے مسلح افراد ہیں اس لئے اس ماسٹر کو کور کر کے ہمیں تیزی سے کام کرنا ہو گا"...... تنویر نے کہا۔

"پہلے اس کا رویہ دیکھ لیں پھر کارروائی کریں گے"...... صفدر

نے ٹالنے کے سے انداز میں کہا۔

" کاش ۔ میں اکیلا ہوتا تو اب تک سارا معاملہ سیٹ ہو چکا ہوتا"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا جس کی سرخ رنگ کی چھوٹی چھوٹی داڑھی تھی ۔ اس نے سیاہ شیشوں والی عینک پہن رکھی تھی اور اس کے جسم پر چست لباس تھا ۔ اس کے ماتھے پر سرخ رنگ کی پٹی بندھی ہوئی تھی ۔ اس کے پیچھے یکے بعد دیگرے چار مسلح افراد اندر داخل ہوئے ۔ صفدر سمجھ گیا کہ یہی ماسٹر کمار ہے ۔ وہ اٹھ کھڑا ہوا تو تنویر کو بھی مجبوراً اٹھنا پڑا۔

" بیٹھو "...... ماسٹر کمار نے بڑے تحقیر آمیز لہجے میں کہا اور خود بھی سامنے والے صوفے پر اس طرح ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھ گیا جیسے کوئی فاتح اپنی رعایا کے سامنے بیٹھتا ہے جبکہ اس کے پیچھے آنے والے چاروں مسلح افراد میں سے دو اس کے صوفے کے عقب میں کھڑے ہو گئے اور دو دروازے کے ساتھ ہی سائیڈوں میں دیوار سے پشت لگا کر کھڑے ہو گئے۔

" کون ہو تم اور کیوں آئے ہو یہاں ۔ کس نے بھیجا ہے تمہیں"...... ماسٹر کمار نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ تنویر کا جسم یکلخت سیدھا ہوا ہی تھا کہ صفدر نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اسے دبایا اور تنویر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے ساتھ ہی

کا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔

" تم ماسٹر کمار ہو"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں "...... ماسٹر کمار نے کہا۔

" ہمارا تعلق حکومت سے ہے اور ہم نے ٹھاکر داس سے ایک
ری دستاویز کو ڈی کوڈ کرانا ہے"...... صفدر نے سادہ سے لہجے
کہا۔

"کون ٹھاکر داس ۔ یہاں تو کوئی ٹھاکر داس نہیں ہے"۔ ماسٹر
منہ بناتے ہوئے کہا۔

کوڈ حل کرنے والا ماہر ۔ وہ یہاں موجود ہے ۔ تم ہمیں اس سے
، ورنہ ہمیں چیف منسٹر صاحب سے بات کرنا پڑے گی اور تم
ہو کہ جہاں حکومت کے معاملات ہوں وہاں صورت حال
ہو جاتی ہے"...... صفدر نے بھی اس بار سخت لہجے میں کہا اور
کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ غیر محسوس طور پر اس کے کوٹ کی جیب
ینگ گیا۔ تنویر کا ہاتھ پہلے ہی اس کی جیب میں تھا۔

مجھے دھمکی دے رہے ہو ۔ ماسٹر کمار کو ۔ چلو اٹھو اور نکلو یہاں
ور جا کر خوشیاں مناؤ کہ یہاں سے تم زندہ واپس جا رہے ہو ۔
فع ہو جاؤ"...... ماسٹر کمار نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے حلق
ل چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے
ہی اس کے عقب میں موجود دونوں غنڈے اور دروازے کی
وں پر موجود دونوں غنڈے چیختے ہوئے نیچے گرے اور بری

طرح تڑپنے لگے جبکہ اٹھ کر کھڑے ہوئے ماسٹر کمار کی آنکھیں حیرت
کی شدت سے پھیلتی چلی گئیں۔ اسی لمحے تنویر کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی
سے گھوما اور ماسٹر کمار چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا ہی تھا کہ صفدر کی
لات حرکت میں آئی اور نیچے گر کر اٹھتا ہوا ماسٹر کمار ایک بار پھر چیخ
ہوا نیچے گرا اور اسی لمحے باہر سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں
دروازے کی طرف آتی سنائی دینے لگیں۔ اس کے ساتھ ہی تنویر بجلی
کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور پھر جیسے ہی دروازہ کھلا تنویر کے ہاتھ
میں موجود مشین پسٹل سے ریٹ ریٹ کی آوازیں نکلیں او
دروازے میں موجود مسلح افراد اچھل کر سائیڈ پر گرے اور تڑپنے لگے
جبکہ تنویر انہیں پھلانگتا ہوا باہر نکل گیا جبکہ صفدر بھی اس کے پیچھے
باہر کی طرف بھاگا کیونکہ ماسٹر کمار بے ہوش ہو چکا تھا جبکہ باقی افرا
لاشوں میں تبدیل ہو چکے تھے۔ البتہ دروازے کے باہر پڑے ہو
دونوں افراد میں سے ایک ابھی تک تڑپ رہا تھا جبکہ دوسرا ساکت ہ
گیا تھا۔ صفدر نے اس تڑپتے ہوئے آدمی پر فائر کھول دیا اور پھر ا
پھلانگتا ہوا باہر آیا۔ تنویر وہاں موجود نہ تھا البتہ گیٹ کے قریب
راٹھور ہاتھ میں مشین گن پکڑے دوڑتا ہوا دروازے کی طرف آ
تھا کہ صفدر نے اس پر فائر کھول دیا اور وہ راہداری میں ہی چیختا ہ
دھم سے نیچے گرا اور ذبح ہوتی ہوئی بکری کی طرح ہاتھ پیر مارنے لگا
اسی لمحے صفدر کی نظریں ایک کونے میں موجود چبوترے پر پڑیں
جہاں دو آدمی تیزی سے ریوالونگ مشین گن کی طرف بڑھ رہے تھے

صفدر بجلی کی سی تیزی سے پیچھے ہٹا اور اس نے دروازے میں
ے ہوئے آدمی کے ہاتھوں سے نکل کر ایک طرف پڑی ہوئی مشین
اٹھائی اور پھر برآمدے کی سائیڈ سے ہو کر آگے بڑھا۔ دوسرے
اس نے مشین گن کا رخ اس چبوترے کی طرف کیا جہاں اب
ی مشین گن کا رخ اندر کی طرف موڑا جا رہا تھا کہ صفدر نے
ین گن کا فائر کھول دیا اور اس کے ساتھ ہی ہیوی مشین گن کو
ٹ کرنے والے دونوں افراد یکے بعد دیگرے اچھل کر نیچے گرے
چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے جبکہ دوسرے کونے کے
ترے پر کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ اسی لمحے تنویر ایک کمرے سے
ر آیا۔

"کیا ہوا"...... صفدر نے پوچھا۔

"چھ آدمی اندر موجود تھے۔ میں نے ان کا خاتمہ کر دیا ہے"۔ تنویر
کہا۔

"وہ ٹھاکر داس کو تو ختم نہیں کر دیا"...... صفدر نے چونک کر
چھا۔

"نہیں۔ ایسا تو کوئی آدمی مجھے نہیں ملا۔ یہ لوگ تو ایک تہہ
نے میں بیٹھے شراب پینے اور کارڈز کھیلنے میں مصروف تھے"۔ تنویر
جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ٹھاکر داس واقعی یہاں موجود نہیں ہے"۔
فدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ بہت بڑی حویلی ہے بلکہ واقعی کوئی محل ہے۔یہاں شاید
بہت سے تہہ خانے ہوں اس لئے ہمیں سب کا جائزہ لینا ہوگا۔ہو
سکتا ہے کہ ٹھاکر داس کو کسی خفیہ تہہ خانے میں رکھا گیا ہو"۔
تنویر نے کہا۔

"لیکن اس کے لئے تو کافی وقت چاہیئے۔اس لئے اب یہ ماسٹر کمار
بتائے گا کہ ٹھاکر داس کہاں ہے"...... صفدر نے کہا۔

"تو پھر تم یہاں ٹھہرو میں اس سے پوچھتا ہوں"...... تنویر نے
کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا اس بڑے کمرے میں داخل ہو گیا۔صفدر
مڑ کر دروازے میں ہی اس طرح رک گیا کہ باہر کے ساتھ ساتھ اندر
کمرے میں بھی دیکھ سکے۔ماسٹر کمار ویسے ہی کمرے کے فرش پر ٹیڑھے
میڑھے انداز میں پڑا ہوا تھا۔

"میرے خیال میں اسے باندھ دیا جائے ورنہ یہ موٹے دماغ کا
آدمی ہے خواہ مخواہ وقت ضائع کرے گا"...... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔میں لے آتا ہوں رسی۔ایک کمرے میں رسی کے
کافی بنڈل موجود ہیں"...... تنویر نے فرش پر پڑے ہوئے ماسٹر کمار
کو اٹھا کر صوفے کی ایک کرسی پر ڈالتے ہوئے کہا اور پھر وہ کمرے سے
باہر آگیا۔صفدر وہیں کھڑا رہا۔تھوڑی دیر بعد تنویر واپس آیا تو اس
کے ہاتھ میں رسی کا ایک بنڈل موجود تھا۔اس نے رسی کی مدد سے
ماسٹر کمار کو صوفے کی کرسی پر اچھی طرح باندھ دیا۔اچھی طرح
باندھنے کے بعد اس نے پوری قوت سے ماسٹر کمار کے چہرے پر تھپڑ

مارنے شروع کر دیئے۔چوتھے یا پانچویں تھپڑ پر ماسٹر کمار چیختا ہوا
ہوش میں آگیا اور ہوش میں آتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی
لیکن ظاہر ہے رسی سے بندھے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر
ہی رہ گیا۔

"کہاں ہے ٹھاکر داس۔بولو"...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا
اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوما اور کمرہ ماسٹر کمار کے گال پر
پڑنے والے زوردار تھپڑ کے ساتھ ساتھ اس کے حلق سے نکلنے والی چیخ
سے گونج اٹھا۔

"باندھ کر مارتے ہو۔بزدل"...... ماسٹر کمار نے یکلخت چیختے
ہوئے کہا۔

"مجھے بزدل کہہ رہے ہو۔تم۔تم"...... تنویر نے دھاڑتے
ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک
جھٹکے سے گانٹھ کو کھول دیا۔

"اب میں دیکھتا ہوں کہ تمہاری کتنی ہڈیاں سلامت رہتی
ہیں"...... تنویر نے دو قدم پیچھے ہٹتے ہوئے کہا جبکہ ماسٹر کمار نے
تنویوں کے انداز میں رسیاں کھولیں اور اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"اب سنبھل جاؤ"...... تنویر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس
طرح اچھلا جیسے ہائی جمپ لگایا جاتا ہے اور دوسرے لمحے اس کی ایک
لات پوری قوت سے ماسٹر کمار کی ناف پر اس انداز میں پڑی کہ ماسٹر
کمار چیختا ہوا پیچھے موجود صوفے پر جا گرا اور پھر صوفے سمیت

دھماکے سے سر کے بل نیچے فرش پر گرا اور اس کے ساتھ ہی اس نے الٹی قلابازی کھائی ہی تھی کہ تنویر نے جمپ لگایا اور پھر ماسٹر کمار کی واقعی بدقسمتی تھی۔ تنویر نے عین اس وقت اس پر چھلانگ لگائی تھی جب ماسٹر کمار اٹھنے کے لئے قلابازی کھا رہا تھا۔ اس طرح اس کا جسم کمان کی طرح دوہرا تھا۔ اس کی گردن اور کاندھے فرش پر تھے جبکہ ٹانگیں اٹھ کر اس کے سر کے پیچھے فرش پر موجود تھیں اور وہ جھٹکا کھا کر سیدھا اٹھنے ہی والا تھا کہ تنویر نے عین اس کی کمر پر چھلانگ لگائی اور اس کے دونوں پیر ایک لمحے کے لئے اس کی پشت پر پڑے اور کمرہ کھٹاک کی زوردار آواز کے ساتھ ہی ماسٹر کمار کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا اور تنویر ایک بار پھر اچھل کر سائیڈ پر کھڑا ہو گیا جبکہ ماسٹر کمار پہلو کے بل نیچے گرا اور پھر ویسے ہی گٹھڑی سا بنا پڑا رہا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

"اس کی ریڑھ کی ہڈی توڑ دی ہے تم نے"...... صفدر نے کہا۔

"میں جلد معاملہ نمٹانا چاہتا تھا"...... تنویر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر ایک ہاتھ سے ماسٹر کمار کو بازو سے پکڑ کر ایک زوردار جھٹکا دے کر اسے اٹھا کر ساتھ پڑے ہوئے صوفے پر پھینک دیا۔ ماسٹر کمار لنج منج حالت میں صوفے پر پڑا ہوا تھا۔ وہ ابھی تک بے ہوش تھا۔ تنویر نے ایک بار پھر اس کے گال پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے اور ماسٹر کمار ایک بار پھر کراہتا ہوا ہوش میں آ گیا۔ اس نے ہوش میں آتے ہی اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کا جسم حرکت کرنے

سے معذور ہو چکا تھا کیونکہ اس کی ریڑھ کی ہڈی کے کئی مہرے ٹوٹ چکے تھے۔

"یہ۔ یہ تم نے کیا کیا ہے۔ یہ مجھے کیا ہو گیا ہے"...... ماسٹر کمار نے رک رک کر کہا۔

"اب تو تم مجھے بزدل نہیں کہو گے"...... تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے راؤ"...... صفدر نے دروازے میں کھڑے کھڑے کہا۔

"ہاں۔ واقعی پہلے ہی بہت وقت ضائع ہو چکا ہے"...... تنویر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اس کی نال اس نے ماسٹر کمار کی کنپٹی پر رکھ دی۔

"کہاں ہے ٹھاکر داس۔ بولو"...... تنویر نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ مجھے چھوڑ دو۔ مجھے مت مارو"۔ ماسٹر کمار نے اس بار لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ اب ذہنی طور پر مرعوب ہو چکا تھا اور غنڈوں کی عام نفسیات کے مطابق اب وہ منتوں اور فریادوں پر اتر آیا تھا۔

"کہاں ہے ٹھاکر داس۔ سچ بتاؤ گے تو تمہیں زندہ چھوڑ دیں گے اور تمہیں ٹھیک بھی کر دیں گے۔ بولو"...... تنویر نے سرد لہجے میں کہا۔

" وہ ۔ وہ نیچے تہہ خانے میں ہے ۔ نیچے تہہ خانے میں "...... ماسٹر کمار نے کہا اور پھر تنویر نے سوالات کر کے اس سے اس تہہ خانے کے بارے میں تمام تفصیل معلوم کر لی تو دوسرے لمحے اس نے ٹریگر دبا دیا اور اس کے ساتھ ہی ماسٹر کمار کی کھوپڑی کئی حصوں میں تقسیم ہو گئی۔

" آؤ جلدی "...... صفدر نے کہا تو تنویر تیزی سے دروازے کی طرف آ گیا ۔ چونکہ تنویر نے پوری حویلی کو چیک کیا تھا اور پھر اس نے ماسٹر کمار سے سوالات کر کے سب کچھ معلوم کر لیا تھا اس لئے وہ آگے رہنمائی کر رہا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک خفیہ تہہ خانے میں داخل ہوئے تو اس تہہ خانے کو آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا جبکہ کمرے کی اندرونی دیوار میں ایک دروازہ تھا جو بند تھا اور تہہ خانہ خالی تھا ۔ وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا ۔ تنویر اس اندرونی دروازے کی طرف بڑھا ۔ اس نے دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور دروازے کی موٹائی اور اس کا انداز دیکھ کر ہی تنویر اور صفدر دونوں سمجھ گئے کہ یہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے اور کمرہ بیڈ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا اور سامنے بیڈ پر ایک ادھیڑ عمر آدمی سویا ہوا تھا ۔ اس آدمی کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ تقریباً بے ہوشی کے عالم میں سویا ہوا ہے۔

" یہ ہے ٹھاکر داس "...... تنویر نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے اس سوئے ہوئے آدمی کے چہرے پر زور سے تھپڑ مار دیا ۔ پہلا زور دار

تھپڑ پڑتے ہی وہ آدمی چیختا ہوا نہ صرف ہوش میں آ گیا بلکہ اچھل کر بیڈ پر بیٹھ گیا۔

" تمہارا نام ٹھاکر داس ہے "...... تنویر نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ہاں ۔ ہاں ۔ مگر ۔ مگر تم دونوں کون ہو ۔ تم نے مجھے تھپڑ کیوں مارا ہے "...... ٹھاکر داس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو تنویر نے آگے بڑھ کر اسے گردن سے پکڑا اور دوسرے لمحے اس نے ایک جھٹکے سے اسے اٹھا کر بیڈ سے نیچے قالین پر دے مارا ۔ ٹھاکر داس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی۔

" اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ "...... تنویر نے جھک کر اسے بازو سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھا کر کھڑا کر دیا۔

" تم ۔ تم کون ہو ۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے ۔ مم ۔ مم ۔ میں نے کیا قصور کیا ہے "...... ٹھاکر داس نے تقریباً رو دینے والے لہجے میں کہا۔

" کہاں ہے وہ فائل جو تمہیں ڈی کوڈ کرنے کے لئے دی گئی تھی ۔ وادی مشکبار کے بارے میں فائل "...... تنویر نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" فائل ۔ کون سی فائل "...... ٹھاکر داس نے چونک کر کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر بیڈ پر جا گرا ۔ تنویر کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما تھا اور ٹھاکر داس کے چہرے پر پڑنے والے زور دار تھپڑ نے اسے اچھال دیا تھا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ کیوں مجھے مار رہے ہو"...... ٹھاکر داس نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کی حالت تھپڑ کھا کر انتہائی خراب ہو گئی تھی اور وہ کسی بھیگے ہوئے چوہے کی طرح کانپ رہا تھا۔

"ایک منٹ ٹھہر جاؤ۔ میں بات کرتا ہوں"...... صفدر نے تنویر کو ہاتھ سے ایک طرف ہٹاتے ہوئے کہا کیونکہ اس نے دیکھ لیا تھا کہ اگر ٹھاکر داس پر مزید تشدد کیا گیا تو خوف سے اس کی موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔

"ادھر بیٹھ جاؤ"...... صفدر نے اسے بازو سے پکڑ کر بیڈ سے نیچے اتار کر ایک کرسی پر بٹھاتے ہوئے کہا تو ٹھاکر داس کانپتے ہوئے انداز میں کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ میں بے قصور ہوں"...... ٹھاکر داس نے رک رک کر کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھاکر داس۔ تم عالم آدمی ہو اور ہم عالم کی قدر کرتے ہیں بشرطیکہ وہ جھوٹ نہ بولے اور دھوکہ نہ دے۔ تمہارے پاس گریٹ لینڈ کے لارڈ تھامسن نے ایک کافرستانی لڑکی امرتا کو بھیجا تھا جس کے پاس ایک فائل تھی اور یہ فائل وادی مشکبار کے بارے میں کسی مقامی کوڈ میں تھی۔ اس نے تمہیں اس کوڈ کو حل کرنے کے لئے فائل دی اور پھر یہاں کا معروف غنڈہ گروپ راکی تمہیں تمہاری رہائش گاہ سے اغوا کر کے یہاں لے آیا اور تمہیں کہا کہ تم وہ فائل

ڈی کوڈ کرو۔ اب تم بتاؤ کہ وہ فائل کہاں ہے جو تم نے حل کرنی تھی"...... صفدر نے نرم لہجے میں تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"وہ فائل اور ڈی کوڈ فائل میں نے آج صبح ماسٹر کمار کو دے دی تھی۔ میں کئی راتوں سے مسلسل جاگ کر اسے ڈی کوڈ کر رہا تھا تاکہ میری جان اس عذاب سے جلد از جلد چھوٹ جائے۔ آج علی الصبح میں نے فائل کا ڈی کوڈ کا کام مکمل کر لیا تو میں نے راکی گروپ کے آدمی کو بلایا جس پر یہاں کا انچارج ماسٹر کمار یہاں آ گیا۔ میں نے اسے کہا کہ وہ فائل مجھ سے لے لو اور مجھے میری رہائش گاہ پر پہنچا دو۔ اس نے اپنے کسی باس کرشن سے ٹرانسمیٹر پر بات کی تو اس باس نے اسے کہا کہ وہ دونوں فائلیں اسے بھجوا دے۔ پہلے انہیں چیک کیا جائے گا پھر مجھے واپس رہائش گاہ پر پہنچایا جائے گا۔ میں نے اس کرشن سے پوچھا کہ کون چیک کرے گا تو اس نے کہا کہ جس نے یہ کام دیا ہے۔ پھر ماسٹر کمار مجھ سے دونوں فائلیں لے کر چلا گیا۔ میں چونکہ کئی راتوں کا جاگا ہوا تھا اور ذہنی اور جسمانی طور پر بے حد تھک گیا تھا اس لئے میں بیڈ روم میں آیا اور پھر بے خبر سو گیا۔ اب تم نے مجھے جگایا ہے۔ بس مجھے اتنا معلوم ہے"...... ٹھاکر داس نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس قسم کی فائلیں تھیں۔ کوئی نشانی"...... صفدر نے کہا۔

"ایک فائل کا کور سرخ تھا اور اس میں اصل کاغذات تھے جبکہ

دوسری فائل کے کور کا رنگ نیلا تھا اور اس میں ڈی کوڈ کاغذات تھے"...... ٹھاکر دار نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کرشن کون ہے۔ اس کے بارے میں کیا تفصیل ہے"۔ صفدر نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم اور نہ میں اسے جانتا ہوں۔ ماسٹر کمار جانتا ہو گا"...... ٹھاکر داس نے جواب دیا۔

"جس ٹرانسمیٹر پر بات ہوئی تھی وہ کس ٹائپ کا تھا"...... صفدر نے پوچھا۔

"ایک چھوٹا سا باکس نما تھا جس کے کنارے پر بٹن لگا ہوا تھا"...... ماسٹر کمار نے اسے جیب سے نکالا اور پھر اس نے کنارے والا بٹن دبایا تو پہلے اس سے سیٹی کی آواز نکلی اور پھر اس میں سے کرشن کی آواز سنائی دی جس کا جواب ماسٹر کمار نے دیا۔ بس مجھے اتنا معلوم ہے"...... ٹھاکر داس نے جواب دیا۔

"چلو اٹھو اور ہمارے ساتھ باہر چلو"...... صفدر نے کہا اور پھر اسے بازو سے پکڑ کر کھڑا کر دیا۔

"کہاں لے جا رہے ہو اسے"...... تنویر نے چونک کر پوچھا۔

"اب ہمیں یہ فائلیں اور ٹرانسمیٹر تلاش کرنا پڑے گا ورنہ ماسٹر کمار کی موت کے بعد ان فائلوں کا حصول ناممکن ہو گیا ہے۔ اس نے جس ٹائپ کے ٹرانسمیٹر کی بات کی ہے وہ فکسڈ فریکونسی ٹرانسمیٹر ہے۔ شاید اس سے اس کرشن کے بارے میں کچھ معلوم ہو جائے"...... صفدر نے فرانسیسی زبان میں جواب دیا تاکہ ٹھاکر داس اس بات کو سمجھ نہ سکے۔

"تم مجھے کیوں ساتھ لے جا رہے ہو۔ تم ماسٹر کمار سے معلوم کر لو"...... ٹھاکر داس نے کہا۔

"ماسٹر کمار اور اس کے سارے ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں"۔ صفدر نے جواب دیا تو ٹھاکر داس بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... ٹھاکر داس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن صفدر نے اس کی بات کی کوئی جواب دینے کی بجائے اسے بازو سے پکڑا اور اسے تہہ خانے سے باہر لے آیا اور جب ٹھاکر داس نے حویلی میں مسلح افراد کی اور خاص طور پر ماسٹر کمار کی لاش دیکھی تو اس کی حالت پہلے سے زیادہ خراب ہو گئی اور آنکھیں حیرت سے پھٹ سی گئیں۔

"تم۔ تم کون ہو۔ تم نے ان سب کو مار دیا۔ مگر کیوں"۔ ٹھاکر داس نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم اس کا خیال رکھنا۔ میں وہ فائلیں اور ٹرانسمیٹر تلاش کرتا ہوں"...... صفدر نے تنویر کا نام لئے بغیر اس سے کہا۔

"کیا ضرورت ہے۔ آف کر دیتے ہیں اسے بھی"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ابھی اس کی ضرورت ہے۔ پہلے ہی ماسٹر کمار کی موت کی وجہ سے معاملات خراب ہو گئے ہیں"...... صفدر نے قدرے غصیلے لہجے

میں کہا اور تیزی سے کمرے سے باہر چلا گیا۔ اس کی واپسی تقریباً آدھے گھنٹے بعد ہوئی تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا باکس تھا۔

"فائلیں تو نہیں ملیں۔ شاید اس ماسٹر کمار نے انہیں کرشن کو بھجوا دیا ہے۔ البتہ اب اس ٹرانسمیٹر سے اس کرشن کو تلاش کرنا ہو گا"...... صفدر نے تنویر سے کہا۔

"کیسے معلوم ہو گا"...... تنویر نے کہا۔

"سنو ٹھاکر داس۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو ہمارے ساتھ تعاون کرو۔ اس کرشن سے بات کرو اور اس سے پوچھو کہ فائلیں چیک ہو گئی ہیں یا نہیں۔ اس سے پوچھو کہ اب فائلیں کہاں ہیں۔ اگر تم نے عقل مندی سے کام لے کر معلومات حاصل کر لیں تو ہمارا وعدہ کہ تمہیں زندہ چھوڑ دیا جائے گا ورنہ دوسری صورت میں تمہیں بھی ہلاک کر دیں گے"...... صفدر نے کہا تو ٹھاکر داس کا چہرہ خوف سے بگڑ سا گیا۔

"مم۔ مگر میں تو نہیں جانتا کہ یہ کرشن کون ہے"...... ٹھاکر داس نے کہا۔

"تم اس طریقے سے بات کرو کہ اس کے بارے میں کچھ نہ کچھ معلوم ہو جائے۔ سمجھ گئے۔ ورنہ پھر مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"۔ صفدر نے کہا تو ٹھاکر داس نے جلدی جلدی اثبات میں سر ہلانا شروع کر دیا۔ صفدر نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے باکس کے کنارے پر موجود بٹن پریس کیا تو باکس میں سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔

"یس۔ کرشن اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔

"ٹھاکر داس بول رہا ہوں جناب۔ اوور"...... ٹھاکر داس نے باکس کو ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

"ٹھاکر داس تم۔ ماسٹر کمار کہاں ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"جناب۔ میں یہاں بہت تکلیف میں ہوں۔ میں نے ماسٹر کمار سے کہا ہے کہ وہ مجھے میری رہائش گاہ پر چھوڑ دے لیکن اس نے کہا ہے کہ میں خود جناب سے بات کر لوں۔ وہ کہیں باہر گیا ہوا ہے۔ اوور"...... ٹھاکر داس نے کہا۔

"تمہیں یہاں کیا تکلیف ہے ٹھاکر داس۔ تمہاری دونوں فائلیں میرے پاس پہنچ چکی ہیں اور میں نے انہیں اس آدمی کو بھجوا دیا ہے جس نے مجھے کام دیا تھا۔ جب وہ اسے اوکے کر دے گا تو پھر تمہیں تمہاری رہائش گاہ پر پہنچا دیا جائے گا۔ اب دوبارہ کال نہ کرنا ورنہ ہلاک کر دیئے جاؤ گے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی دوبارہ سیٹی کی آواز باکس سے نکلنے لگی تو صفدر نے اس کے ہاتھ سے باکس لے کر اس کا بٹن پریس کیا اور پھر باکس کو جیب میں ڈال لیا۔

"اسے آف کر دو تنویر"...... صفدر نے مڑتے ہوئے کہا تو تنویر نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا اور ریٹ ریٹ

کی آواز کے ساتھ ہی کمرہ ٹھاکر داس کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا لیکن صفدر مڑے بغیر کمرے سے باہر آگیا۔ چند لمحوں بعد تنویر بھی باہر آگیا۔

"اب کیا کرنا ہے۔ اب کہاں جائیں۔ نجانے کرشن کون ہے اور اس نے فائلیں کیسے بھجوائی ہیں"...... تنویر نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"اب ایک ہی صورت ہے کہ عمران صاحب کی خدمات حاصل کی جائیں۔ وہ اس فکسڈ فریکوئنسی سے اس جگہ کا تعین کریں جہاں کرشن موجود ہے اور پھر یہ کرشن ہی بتائے گا کہ اس نے فائلیں کیسے بھیجی ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ واپس رہائش گاہ پر چلیں"...... تنویر نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران نے کار رین بو ہوٹل کی پارکنگ میں روکی اور پھر وہ اور جولیا دونوں نیچے اتر آئے۔ یہ ہوٹل حالانکہ دارالحکومت کے مضافات میں تھا لیکن اس کے باوجود یہاں پارکنگ میں موجود کاروں کی تعداد بتا رہی تھی کہ ہوٹل میں آنے جانے والوں کی تعداد کافی زیادہ ہے۔ ویسے ہوٹل میں آنے جانے والے افراد سب اچھے طبقے کے لوگ تھے عمران اور جولیا ہال میں داخل ہوئے تو ہال میں بھی عورتوں اور مردوں کی خاصی تعداد موجود تھی لیکن ہال پر خاموشی طاری تھی۔ سب لوگ انتہائی آہستہ آواز میں باتیں کر رہے تھے۔ ایک طرف کافی بڑا کاؤنٹر تھا جس پر تین مرد اور ایک لڑکی موجود تھی۔ مرد ویٹرز کو سروس دینے میں مصروف تھے جبکہ لڑکی اپنے سامنے فون سیٹ رکھے سٹول پر بیٹھی ہوئی تھی۔ عمران کاؤنٹر کی طرف بڑھا تو جولیا اس کے ساتھ تھی۔

"یس سر"...... سٹول پر بیٹھی ہوئی لڑکی نے عمران اور جولیا کے قریب آنے پر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ماسٹر گراش سے ملنا ہے۔ ان کا کمرہ نمبر بتا دیں"...... عمران نے کہا۔

"ماسٹر گراش۔ مطلب ہے اولڈ گراش۔ ان کا کمرہ نمبر دو سو بارہ ہے لیکن وہ بغیر وقت طے کئے کسی سے نہیں ملتے۔ کیا آپ کی ان سے ملاقات طے ہے"...... لڑکی نے مہذبانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہماری ملاقات تو طے نہیں ہے لیکن ہمارے پاس ایک حوالہ موجود ہے مادام سانتا کا"...... عمران نے کہا۔

"آپ کا نام"...... لڑکی نے فون کا رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"مہادیو"...... عمران نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا تو لڑکی نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر دیئے۔

"کمرہ نمبر دو سو بارہ۔ اولڈ گراش سے بات کراؤ"...... لڑکی نے کہا۔

"کاؤنٹر سے بول رہی ہوں سر۔ ایک صاحب مہادیو ایک خاتون کے ساتھ تشریف لائے ہیں۔ وہ مادام سانتا کے حوالے سے آپ سے ملنا چاہتے ہیں"...... لڑکی نے کہا۔

"یس سر"...... لڑکی نے دوسری طرف سے بات سن کر کہا اور پھر رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"لیجئے آپ خود بات کر لیں"...... لڑکی نے کہا۔

"ہیلو۔ میں مہادیو بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"آپ نے مادام سانتا کا حوالہ دیا ہے۔ کون ہیں یہ مادام سانتا اور پ کس مقصد کے لئے مجھ سے ملاقات چاہتے ہیں"...... دوسری ف سے ایک آواز سنائی دی۔

"اوشام کی عورت ہے مادام سانتا۔ آپ بہت اچھی طرح انہیں نتے ہیں۔ ہم ڈرگ کے سلسلے میں آپ سے ملاقات چاہتے ہیں۔ اوضہ پیشگی دیں گے۔ مادام سانتا نے ہمیں آپ کا حوالہ دے کر بجا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ رسیور کاؤنٹر گرل کو دیں"...... دوسری ف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور واپس اس لڑکی کی طرف بڑھا ۔

"یس سر"...... لڑکی نے رسیور لے کر کہا۔

"بہتر سر"...... لڑکی نے دوسری طرف سے بات سن کر کہا اور ور رکھ دیا۔

"آپ تشریف لے جا سکتے ہیں۔ دوسری منزل کمرہ نمبر دو سو "...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے اس کا شکریہ لیا اور پھر وہ ایک سائیڈ پر موجود لفٹ کی طرف بڑھ گئے۔ چند) بعد وہ کمرہ نمبر دو سو بارہ کے دروازے پر موجود تھے۔ کمرے کا زہ بند تھا۔ البتہ دروازے پر موجود پلیٹ پر گراش کا نام موجود

تھا۔ عمران نے کال بیل پریس کر دی۔

" کون ہے "...... ڈور فون سے گراش کی آواز سنائی دی۔

" مہادیو "...... عمران نے جواب دیا تو کٹک کی آواز کے ساتھ ہی ڈور فون بند ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا تو دروازے پر ایک آدمی موونگ چیئر پر بیٹھا ہوا سامنے آگیا۔ اس کی ٹانگوں پر کمبل تھا اور وہ خاصا بوڑھا آدمی تھا لیکن اس کی صحت خاصی اچھی تھی۔

" آیئے "...... گراش نے کرسی ایک طرف کرتے ہوئے کہا۔

" شکریہ "...... عمران نے کہا اور اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے جولیا بھی اندر داخل ہو گئی تو اس بوڑھے نے دروازہ بند کر دیا اور پھر کرسی کر دھکیلتا ہوا ایک طرف کر کے کمرے کے وسط میں آگیا۔

" تشریف رکھیں۔ معافی کا خواستگار ہوں کہ میں معذور ہونے کی وجہ سے کھڑے ہو کر آپ کا استقبال نہیں کر سکا"...... بوڑھے گراش نے کہا۔

" آپ نے ملاقات کا وقت دے کر مہربانی کی ہے گراش صاحب"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ جولیا بھی خاموشی سے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔

" آپ کیا پینا پسند کریں گے "...... بوڑھے گراش نے کہا۔ ویسے وہ بڑے غور سے عمران اور جولیا کو دیکھ رہا تھا۔

" کچھ نہیں۔ ہم ایک خاص سلسلے میں آپ کے پاس آئے ہیں اور

ہمیں یقین ہے کہ آپ ہم سے تعاون کریں گے"...... عمران نے کہا۔

" آپ نے فون پر ڈرگ کی بات کی ہے لیکن اصل بات تو یہ ہے کہ میرا ڈرگ سے کوئی تعلق نہیں ہے اور دوسری بات یہ کہ میں نے یہ تو سنا ہوا ہے کہ اوشام کی عورت مادام سانتا ہے لیکن مادام سانتا کا مجھ سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے آپ پہلے تو اس سارے معاملے کی وضاحت کریں۔ پھر آگے بات ہو گی"...... اولڈ گراش نے کہا۔

" اسے چھوڑیں۔ یہ اتنی اہم بات نہیں ہے۔ آپ ہمیں یہ بتائیں کہ آپ نے کوڈ کے ماہر ٹھاکر داس کو کہاں بھجوایا ہے"۔ عمران نے کہا تو اولڈ گراش بے اختیار چونک پڑا۔

" تم۔ تم کون ہو "...... اولڈ گراش کا لہجہ یکلخت بدل گیا۔

" دیکھیں اولڈ گراش صاحب۔ آپ معذور آدمی ہیں اس لئے ہم نہیں چاہتے کہ آپ کے خلاف کوئی سخت ایکشن لیا جائے اور یہ کمرہ بھی ساؤنڈ پروف ہے اس لئے آپ کی آواز کمرے سے باہر نہیں جا سکتی ہم آپ کو آپ کا منہ مانگا معاوضہ دینے کے لئے تیار ہیں کہ آپ ہمیں بتا دیں کہ ٹھاکر داس کو کہاں رکھا گیا ہے ورنہ دوسری صورت میں بھی آپ کو بتانا پڑے گا"...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

" تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو کیا"...... اولڈ گراش نے کہا۔

" میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ یہ اہم باتیں نہیں ہیں۔ اہم بات

وہی ہے کہ ٹھاکر داس کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے کچھ معلوم نہیں اور نہ ہی میرا کسی ٹھاکر داس سے کوئی تعلق ہے اور جہاں تک تمہارا یہ خیال ہے کہ تم میرے خلاف کوئی ایکشن لو گے تو یہ خیال ذہن سے نکال دو۔ میں چاہوں تو یہاں بیٹھے بیٹھے تمہیں ہلاک کر سکتا ہوں"...... اولڈ گراش نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"میں نے دیکھ لیا ہے کہ تم نے اپنی ویل چیئر میں مارو سیم پنچ سسٹم نصب کرایا ہوا ہے لیکن یہ بتا دوں اولڈ گراش کہ یہ سسٹم بھی تمہاری طرح خاصا اولڈ ہو چکا ہے۔ اس سسٹم میں بڑی خامی یہ ہے کہ جب تم اسے آن کرو گے تو آن ہونے اور فائر ہونے میں ایک منٹ کا وقفہ آتا ہے اور آن ہوتے ہی سائیں سائیں کی ہلکی سی آواز آنا شروع ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے مقابل ہوشیار ہو جاتا ہے اور یہ وقفہ ٹارگٹ کے اپنے بچنے اور تمہیں ٹارگٹ بنانے کے لئے کافی ہے لیکن ہم تم سے لڑنے نہیں آئے اور نہ ہی ہمارا مقصد تمہیں کسی قسم کی تکلیف پہنچانا ہے بشرطیکہ تم تعاون کرو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے بھی اب اولڈ گراش کی طرح تکلف چھوڑ دیا تھا اور اسے آپ کہنے کی بجائے تم کہنا شروع کر دیا تھا۔

"کیا تم واقعی پاکیشیائی ایجنٹ ہو"...... اولڈ گراش نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم ہمارے بارے میں کسی تجسس میں نہ پڑو اولڈ گراش۔ اگر

تمہیں معاوضہ چاہیئے تو میں معاوضہ دینے کے لئے بھی تیار ہوں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"سوری۔ تم جا سکتے ہو۔ میں نہ کسی ٹھاکر داس کو جانتا ہوں اور نہ ہی مجھے اس بارے میں کوئی اطلاع ہے"...... اولڈ گراش نے کہا۔

"اوکے۔ تمہاری مرضی۔ اب کیا کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی جولیا بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔ اولڈ گراش کی نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں جبکہ اس کی انگلیاں ویل چیئر کے بازو پر موجود ایک بٹن پر ٹیڑھی میڑھی ہو کر جمی ہوئی تھیں۔ اس کے چہرے پر سختی کا عنصر نمایاں تھا۔

"آؤ میڈم چلیں"...... عمران نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑا تو جولیا بھی سر ہلاتی ہوئی اس کے پیچھے بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔ وہ چونکہ سائیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی اس لئے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے وہ اولڈ گراش کی کرسی کے قریب سے گزری اور دوسرے لمحے اولڈ گراش کے حلق سے ایک ہولناک چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی ایک دھماکہ ہوا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے مڑا تو اولڈ گراش کرسی کی بجائے سامنے فرش پر بچھے ہوئے قالین پر لوٹ پوٹ ہو رہا تھا۔ جولیا نے اسے گلے سے پکڑ کر ایک ہی زوردار جھٹکے سے اٹھا کر سامنے فرش پر بچھے ہوئے قالین پر پھینک دیا تھا۔ اولڈ گراش کی تمام تر توجہ عمران پر مرکوز تھی اور پھر

عمران کے مڑنے اور جولیا کے اس کے پیچھے جانے کی وجہ سے اس کے تنے ہوئے اعصاب ڈھیلے پڑ گئے تھے اور شاید اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ جولیا اس جیسے صحت مند آدمی کو اس طرح ایک جھٹکے سے اچھال کر پھینک دے گی۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے مڑ کر آگے بڑھا اور اس نے پیر اولڈ گراش کی گردن پر رکھ کر اسے تیزی سے موڑا تو اولڈ گراش کے دونوں بازو جو اس کے پیر کو پکڑنے کے لئے بڑھے تھے بے اختیار ایک جھٹکے سے نیچے جا گرے۔ اولڈ گراش کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو عمران نے پیر کو واپس موڑا تو اولڈ گراش کا تیزی سے انتہائی بگڑتا ہوا چہرہ دوبارہ نارمل ہونا شروع ہو گیا۔

" مم ۔ مم ۔ میں معذور ہوں ۔ مجھے مت مارو ۔ مجھ پر رحم کرو"...... اولڈ گراش نے رک رک کر انتہائی التجائیہ لہجے میں کہا۔

" سنو اولڈ گراش ۔ یہ ٹھیک ہے کہ تم معذور ہو لیکن تم جو کچھ چھپانا چاہتے ہو اس سے ہزاروں معصوم اور بے گناہ مشکباریوں کو کافرستانی فوج نے ہلاک کر دینا ہے اس لئے ہزاروں معصوم مشکباریوں کے تحفظ کی خاطر تم ایک معذور کے جسم کا اگر ریشہ ریشہ بھی علیحدہ کر دیا جائے تو یہ ظلم نہیں ہے ۔ اس کے باوجود میں تمہیں آخری چانس دے رہا ہوں کہ سب کچھ سچ سچ بتا دو ۔ میں تمہیں انگلی لگائے بغیر واپس چلا جاؤں گا ورنہ یاد رکھو تمہارے جسم کا ایک ایک عضو علیحدہ کر دیا جائے گا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں

کہا۔

" مم ۔ مم ۔ میں بتاتا ہوں ۔ مجھے مت مارو ۔ میں سب کچھ بتا د
ہوں ۔ پیر ہٹا لو ۔ یہ انتہائی خوفناک عذاب ہے"...... اولڈ گراش نے کہا۔

" چلو بتاؤ ۔ وقت مت ضائع کرو"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیر کو ذرا سا اوپر کی طرف موڑا اور پھر واپس کر دیا۔

" وہ ۔ وہ ٹھاکر داس جاروس قصبے کے مہاروگ محل میں ہے مہاروگ محل میں"...... اولڈ گراش نے رک رک کر کہا۔ اس کا لہجہ خرخراہٹ زدہ تھا۔ آنکھیں آدھی سے زیادہ اوپر کو چڑھی ہوئی تھیں اس کی حالت خاصی خراب تھی۔

" کون ہے وہاں کا انچارج "...... عمران نے کہا۔

" مجھے نہیں معلوم ۔ میرا ان سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ۔ میرا تو براہ راست تعلق راکی سے ہے ۔ راکی گروپ کے چیف سے اس نے مجھے بتایا تھا کہ ٹھاکر داس کو وہاں بھجوایا گیا ہے"...... او
گراش نے کہا تو عمران نے یکلخت پیر ہٹا لیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ جھ
اور اس نے ایک ہاتھ سے بازو پکڑ کر فرش پر سیدھے پڑے ہو
اولڈ گراش کو ایک جھٹکے سے منہ کے بل پلٹ دیا۔ اس کے سا
ہی اس نے اس کے دونوں بازو پکڑ کر اس کی پشت کی طرف مو
دیئے۔

"رسی تلاش کرو یا کھڑکی کا پردہ اتار لو"...... عمران نے کہا تو جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے ایک کھڑکی کا آدھا پردہ اتارا اور پھر اس پردے کی رسی بنائی اور اس رسی کی مدد سے اولڈ گراش کے دونوں بازو باندھ دیئے۔ اولڈ گراش ساکت اور خاموش پڑا ہوا تھا اور اس کا جسم ڈھیلا پڑ چکا تھا۔

"کیا یہ بے ہوش ہے"...... جولیا نے رسی باندھ کر سیدھا ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس آدمی نے مجھے حیران کر دیا ہے۔ یہ بیک وقت سچ بھی بول رہا ہے اور جھوٹ بھی اس لئے اب اس کے لاشعور سے سب کچھ معلوم کرنا ہو گا"...... عمران نے کہا اور پھر اس کے ساتھ ہی اس نے اولڈ گراش کو سیدھا کیا اور پھر اسے اٹھا کر صوفے کی ایک کرسی پر ڈال دیا۔ پھر اس نے ایک ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور دوسرے ہاتھ سے اس کا منہ اور ناک بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹایا اور پھر پیچھے ہٹ کر اس نے ایک کرسی گھسیٹ کر اس کے قریب کی اور پھر اس پر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال لیا۔ اسی لمحے اولڈ گراش کراہتے ہوئے ہوش میں آ گیا۔ اس کے ساتھ ہی عمران کا بازو گھوما اور کمرہ اولڈ گراش کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ خنجر کے وار سے اس کا ایک نتھنا کٹ گیا تھا۔ ابھی چیخ کی بازگشت موجود تھی کہ

عمران کا بازو ایک بار پھر گھوما اور اس بار اولڈ گراش کی ناک کا دوسرا نتھنا بھی کٹ گیا۔

"اب تم خود ہی سچ بولو گے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خنجر کے دستے کا وار اولڈ گراش کی پیشانی پر ابھر آنے والی موٹی سی رگ پر مار دیا۔ اولڈ گراش کا جسم بے اختیار اس طرح کانپنے لگ گیا جیسے اسے جاڑے کا تیز بخار چڑھ آیا ہو۔ اس کا چہرہ اذیت کی شدت سے بگڑ سا گیا تھا اور وہ اس طرح دائیں بائیں سر مار رہا تھا جیسے کوئی پنڈولم پوری رفتار سے حرکت میں آ جاتا ہے۔

"سب کچھ بتا دو اولڈ گراش۔ سب کچھ"...... عمران نے مخصوص انداز میں ایک بار پھر پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر ضرب لگاتے ہوئے کہا تو اولڈ گراش کے منہ سے عجیب سی آواز نکلی۔ اس کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں اور چہرہ پسینے سے شرابور ہو گیا۔

"جو کچھ ٹھاکر داس کے بارے میں تمہیں معلوم ہے وہ سب کچھ بتا دو"...... عمران نے اس بار انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"بب۔ بب۔ بتاتا ہوں۔ میں بتاتا ہوں۔ میں بتاتا ہوں"...... اولڈ گراش کے منہ سے اس طرح الفاظ نکلنے لگے جیسے ٹکسال میں سکے ڈھل ڈھل کر باہر آ رہے ہوں۔ اس کا شعور ختم ہو گیا تھا اور اب وہ لاشعوری انداز میں بول رہا تھا اور شاید یہی عمران چاہتا تھا۔

"بتاؤ۔ تفصیل سے بتاؤ"...... عمران کا لہجہ مزید تحکمانہ ہو گیا

تھا۔

" کافرستان کی امرتا میرے پاس ایک حوالے کے تحت آئی تھی۔ اس نے بتایا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ اس کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ اس نے کوئی فائل ٹھاکر داس کو ڈی کوڈ کرنے کے لئے دی ہے اور وہ اپنی اور ٹھاکر داس کی حفاظت چاہتی ہے۔ میں نے اس سے بھرپور معاوضہ طلب کیا جو اس نے مجھے دے دیا تو میں نے امرتا کو حفاظت کے لئے اوشام کے پاس بھجوا دیا۔ اوشام نے اسے روشا کا گاؤں میں رکھا ہوا ہے جہاں سب اس کے اپنے آدمی ہی رہتے ہیں جبکہ ٹھاکر داس کو میں نے راکی گروپ کے حوالے کر دیا۔ راکی نے میرے کہنے پر ٹھاکر داس کو جاروس گاؤں میں اپنے خاص اڈے مہاروگ محل میں رکھا ہوا ہے جس کا انچارج ماسٹر کمار ہے اور جہاں کسی ملک کی فوج بھی داخل نہیں ہو سکتی۔ تمہارے آنے سے پہلے مجھے راکی کے خاص آدمی کرشن نے فون کر کے بتایا کہ ٹھاکر داس نے فائل پر کام مکمل کر لیا ہے اور وہ یہ دونوں فائلیں مجھے بھجوا رہا ہے تاکہ میں انہیں چیک کر کے بتاؤں کہ کیا کام درست ہوا ہے یا نہیں تاکہ ٹھاکر داس کو واپس اس کی رہائش گاہ پر پہنچا دیا جائے۔ میں نے فائلیں منگوا لیں اور اوشام کو کال کر کے بلوا لیا۔ فائلیں میرے پاس پہنچیں تو اوشام بھی پہنچ گیا۔ میں نے اوشام کو دونوں فائلیں دیں کہ وہ انہیں لے جا کر امرتا کو دے تاکہ امرتا چیک کر کے بتا سکے۔ اوشام یہ فائلیں لے کر چلا گیا۔ اس کے بعد تم آ گئے۔ بس مجھے اتنا معلوم ہے"...... اولڈ

گراش نے اسی طرح رک رک کر اور ایک ایک لفظ بول کر تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" فائلوں کی کیا نشانی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" ایک فائل کا کور سرخ رنگ کا ہے۔ یہ وہ فائل ہے جو ڈی کوڈ کرنے کے لئے دی گئی تھی اور دوسری فائل کا کور نیلے رنگ کا ہے۔ اس فائل میں ٹھاکر داس نے فائل کو ڈی کوڈ کیا ہوا ہے"...... اولڈ گراش نے جواب دیا۔

" اس اوشام سے فوری طور پر تمہارا رابطہ کیسے ہو سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

" روشا کا گاؤں میں تو ٹرانسمیٹر پر رابطہ ہوتا ہے البتہ جب وہ اپنے کلب میں ہوتا ہے تو پھر رابطہ فون پر ہوتا ہے"...... اولڈ گاش نے جواب دیا اور پھر عمران کے پوچھنے پر اس نے فریکوئنسی اور فون نمبر دونوں بتا دیئے۔ عمران کے پوچھنے پر اس نے ٹرانسمیٹر کے بارے میں بھی بتا دیا کہ وہ کمرے کی الماری میں ہے۔ عمران نے جولیا کو اشارہ کیا تو جولیا نے الماری سے ٹرانسمیٹر نکال کر عمران کو دے دیا۔

" اسے آف کر دو"...... عمران نے کہا تو جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے مشین پسٹل کا فائر اولڈ گراش پر کھول دیا اور اولڈ گراش چند لمحے تڑپنے کے بعد وہیں صوفے پر ہی ختم ہو کر ڈھلک گیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ گراش کالنگ۔ اوور"...... عمران نے اولڈ گراش

کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" یس ۔ اوشام اٹنڈنگ یو ۔ اوور"....... تھوڑی دیر بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

" کیا ہوا ان فائلوں کا ۔ مجھ سے بار بار پوچھا جا رہا ہے ۔ اوور"....... عمران نے اولڈ گراش کے لہجے میں کہا۔

" امرتا انہیں خود چیک نہیں کر سکتی اس لیئے اس نے کہا ہے کہ اسے فوری طور پر کافرستان ایسے راستے سے پہنچایا جائے کہ پاکیشیائی ایجنٹ اس کا سراغ نہ لگا سکیں ۔ میں نے تو اسے کہا ہے کہ میں طیارہ چارٹرڈ کرا کر اسے کافرستان بھجوا سکتا ہوں لیکن اس کی ضد ہے کہ وہ ایئرپورٹ یا ایسے کسی راستے سے نہیں جائے گی کیونکہ اسے خطرہ ہے کہ ہر طرف پاکیشیائی ایجنٹ چیکنگ کر رہے ہوں گے اس لیئے میں نے اسے کاساما پہاڑیوں کے خفیہ راستوں سے کافرستان بھجوانے کا فیصلہ کیا ہے ۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" امرتا اور تم اس وقت کہاں موجود ہو ۔ اوور"....... عمران نے کہا۔

" روشا کا گاؤں میں ۔ کیوں ۔ اوور"....... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" تم خود ساتھ جانا چاہتے ہو یا کسی اور کو ساتھ بھیجو گے ۔ اوور"....... عمران نے کہا۔

" میرے آدمی ساتھ جائیں گے ۔ مگر آپ یہ سب کچھ کیوں پوچھ رہے ہیں ۔ اوور"....... اوشام نے کہا۔

" تم ابھی امرتا کو وہیں روک لو کیونکہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ تمہارے کلب کے گرد دیکھے گئے ہیں ۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

" میرے کلب کے گرد ۔ کس طرح معلوم ہوا ۔ اوور"۔ اوشام نے کہا۔

" میرے خاص ذرائع ہیں معلومات حاصل کرنے کے اس لیئے ایسے سوالات مت کیا کرو ۔ بہرحال پہلے ان کا خاتمہ کرو ورنہ ہو سکتا ہے کہ وہ تمہارے آدمیوں کو کور کر کے امرتا اور فائلوں کو لے اڑیں ۔ جب تک ان کا خاتمہ نہ ہو جائے اس وقت تک امرتا اور دونوں فائلیں خطرے میں رہیں گی اور تم جانتے ہو کہ میں نے امرتا اور دونوں فائلوں کی حفاظت اپنے ذمے لے رکھی ہے اس لیئے میں نہیں چاہتا کہ کوئی گڑبڑ ہو جائے ۔ اوور"....... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں امرتا کو وہیں چھوڑ کر واپس آ رہا ہوں ۔ اوور"....... دوسری طرف سے تشویش بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" اوکے ۔ اوور اینڈ آل"....... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اس پر ایک اور فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی اور پھر اسے آن کر دیا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ پرنس کالنگ ۔ اوور"....... عمران نے لہجہ بدل کر کہا۔

"یس ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد صفدر کی آواز سنائی دی ۔ گو لہجہ بدلا ہوا تھا لیکن عمران اس کے صرف ایک لفظ بولنے سے ہی پہچان گیا تھا کہ بولنے والا صفدر ہے۔

"کہاں موجود ہو تم دونوں ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"رہائش گاہ پر ۔ ہم ابھی واپس آئے ہیں ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جس کام کے لئے تم گئے تھے اس کا کیا ہوا ۔ اوور"...... عمران نے گول مول سے لہجے میں کہا۔

"ڈی کوڈ کے ماہر کو ایک قصبے کی محل نما حویلی میں رکھا گیا تھا ہم وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ اس ماہر نے اپنا کام مکمل کر لیا ہے اور اصل فائل اور ڈی کوڈ فائل دونوں کسی کرشن نامی آدمی کے پاس بھجوا دی گئی ہیں ۔ اس کرشن کی فریکونسی ہم نے معلوم کر لی ہے اور اس لئے رہائش گاہ پر آئے تھے کہ آپ کو کال کر کے آپ سے کہیں کہ اس فریکونسی سے محل وقوع معلوم کریں لیکن اس سے پہلے کہ میں کال کرتا آپ کی کال آ گئی ۔ اوور"... ... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران چونک پڑا۔

"اس ماہر کا کیا ہوا ۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ ختم ہو گیا ہے ۔ اوور"...... صفدر نے جواب دیا۔

"ہم نے معلوم کر لیا ہے کہ دونوں فائلیں اس وقت روشا کا گاؤں میں امرتا کے پاس موجود ہیں اور وہ کاسامانا پہاڑیوں کے راستے

ان جانا چاہتی ہے ۔ تم کیپٹن شکیل کو واپس کال کر لو اور پھر
تیاری کے ساتھ شمال کی طرف پہاڑی علاقے کے پہلے گاؤں
پہنچ جاؤ ۔ ہم دونوں وہاں گاؤں کے قریب موجود ہوں گے تاکہ
طور پر فائلوں پر قبضہ کیا جا سکے ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

ٹھیک ہے ۔ ہم پہنچ رہے ہیں ۔ اوور"...... صفدر نے جواب دیا
ان نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

آؤ جولیا ۔ اب فائر ڈور سے نکل چلیں ۔ اگر امرتا پہاڑیوں میں
گئی تو بڑا مسئلہ پیدا ہو جائے گا ۔ ہم نے اس پر وہیں ریڈ کرنا
...... عمران نے ٹرانسمیٹر وہیں رکھ کر دروازے کی طرف مڑتے
ے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اوشام نے ٹرانسمیٹر آف کیا تو اس کے چہرے پر حیرت اور الجھ
کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کیا ہوا اوشام۔ تم شاید اس کال سے مطمئن نہیں ہو رہے"
سامنے بیٹھی ہوئی امرتا نے کہا۔

"اولڈ گراش نے جس انداز میں باتیں کی ہیں یہ انداز اس
نہیں ہے لیکن آواز اور لہجہ اس کا ہے اس لئے مجھے شدید الجھن ہو رہ
ہے"...... اوشام نے کہا۔

"تم اسے دوبارہ کال کر کے کنفرم کر لو"...... امرتا نے کہا۔

"نہیں۔ کنفرم تو میں ہوں۔ آواز اور لہجہ اولڈ گراش کا ہی۔
لیکن بات کرنے کا انداز اس کا نہیں ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے وہ
سے دانستہ کچھ چھپا رہا ہے"...... اوشام نے کہا۔

"مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ اولڈ گراش مجھے یہاں کیوں رو

ا ہے"...... امرتا نے کہا۔

"یہی بات تو میرے لئے الجھن بنی ہوئی ہے۔ اگر پاکیشیائی
ٹ میرے کلب کے گرد دیکھے بھی گئے ہیں تو اس میں تمہیں یوں
ے اور پہلے ان کا خاتمہ کرنے کی بات اولڈ گراش نے کیوں کی ہے
کے پیچھے کیا بات ہو سکتی ہے۔ حالانکہ یہاں سے تم زیادہ
لت سے کافرستان پہنچ سکتی ہو۔ پاکیشیائی ایجنٹوں سے تو بعد میں
جا سکتا ہے۔ کم از کم ہم مطمئن تو ہو جائیں گے کہ ہمارا مشن
ا ہو گیا ہے"...... اوشام نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید
باقی ہوتی ٹرانسمیٹر پر سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو اوشام نے
میٹر اٹھایا اور اسے آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ شیام کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی
تیز اور وحشت سے پر آواز سنائی دی۔

"یس۔ اوشام اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... اوشام نے جواب دیا۔

"باس غضب ہو گیا۔ مادام سانتا کو ان کی رہائش گاہ پر ہلاک کر
یا ہے۔ باہر موجود مسلح محافظ اور اندر موجود مادام کے باڈی گارڈ
اس کیپر کی لاشیں پڑی ملی ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے
ت بھرے لہجے میں کہا گیا تو اوشام کا چہرہ یکلخت سیاہ پڑ گیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم نشے میں ہو۔ کیا کہہ رہے ہو۔
...... اوشام نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں باس۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ مادام سانتا

کی رہائش گاہ کے باہر موجود دونوں محافظ غائب ہیں اور چونکہ
انتہائی خلاف معمول بات تھی اس لیے میں نے فوری مادام سانتا
رابطہ کیا لیکن جب وہاں سے کوئی جواب نہ ملا تو میں خود وہاں
چھوٹا پھاٹک کھلا ہوا تھا اور اندر باغ میں محافظوں اور ہاؤس کیپر
لاشیں پڑی ہوئی تھیں جبکہ باڈی گارڈ کی لاش اس کے کمرے
موجود تھی اور مادام سانتا کی لاش ان کے کمرے میں تھی۔ ان
کو گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے۔ اوور"...... شیام نے جواب د
ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ کارروائی پاکیشیائی ایجنٹوں کی
ویری بیڈ۔ فوراً پتہ کراؤ کہ یہ لوگ کون تھے اور کہاں ہیں۔ میں
سے انتہائی عبرتناک انتقام لوں گا۔ میں آ رہا ہوں۔ اوور
آل"...... اوشام نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"کیا ہوا اوشام"...... امرتا نے کہا۔

"غضب ہو گیا امرتا۔ یہ کارروائی یقیناً اس پاکیشیائی ایجنٹوں
ہو سکتی ہے۔ انہوں نے میری دوست مادام سانتا پر حملہ کیا اور
اس سے انہوں نے معلوم کر لیا ہو گا کہ میں نے تمہیں یہاں رکھا
ہے کیونکہ مادام سانتا سے میری کوئی بات چھپی ہوئی نہیں ہوتی
میرے تصور میں بھی نہیں آ سکتا تھا کہ کوئی مادام سانتا کے خلا
بھی اس طرح کی کارروائی کر سکتا ہے۔ اب مجھے معلوم ہوا کہ ا
گراش مجھ سے کیا چھپا رہا تھا۔ یقیناً اسے مادام سانتا کی ہلاکت

اطلاع مل گئی ہو گی۔ میں معلوم کرتا ہوں"...... اوشام نے کہا اور
ایک بار پھر اس نے ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور کال دینا
شروع کر دی لیکن دوسری طرف سے کال اٹنڈ ہی نہ کی گئی تو اس نے
ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر ایک اور فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے
اسے آن کر دیا اور کسی راٹھور نامی آدمی کو کال کر کے اسے کہا کہ وہ
ہوٹل رین بو میں جا کر اولڈ گراش کے بارے میں معلوم کرے کہ
وہ کال کیوں اٹنڈ نہیں کر رہا ہے اور پھر اسے ٹرانسمیٹر پر اطلاع دے۔

"یہ کارروائی پاکیشیائیوں کی طرف سے کی جا رہی ہے۔ یہ
پاکیشیائی ایجنٹ عفریت بن کر میرے پیچھے لگ گئے ہیں۔ تم مجھے
فوراً کافرستان پہنچا دو"...... امرتا نے کہا۔

"تم بے فکر رہو امرتا۔ تمہاری حفاظت کی ذمہ داری میں نے
لے رکھی ہے۔ جب تک میں زندہ ہوں کوئی تم تک نہیں پہنچ سکتا
لیکن مجھے تمام حالات معلوم کرنے دو۔ اس کے بعد ان حالات کے
مطابق تمہیں کافرستان پہنچایا جائے گا"...... اوشام نے اس بار خاصے
سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔ تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر پر کال آنا شروع ہو
گئی تو اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کرشن کالنگ۔ اوور"...... ایک بھاری سی آواز
سنائی دی تو اوشام ایک بار پھر اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی
حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یس باس۔ میں اوشام بول رہا ہوں۔ اوور"...... اوشام نے

مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اوشام تم کہاں موجود ہو ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" میں روشا کا گاؤں میں ہوں باس ۔اوور"...... اوشام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" وہ فائلیں کہاں ہیں ۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" امرتا کے پاس ہیں باس ۔امرتا بھی یہاں موجود ہے ۔اوور"۔ اوشام نے جواب دیا تو امرتا بھی چونک پڑی۔

" ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ جاروس میں مہاروگ محل میں انتہائی خوفناک حملہ ہوا ہے اور وہاں نہ صرف ڈی کوڈ کے ماہر ٹھاکر داس کو ہلاک کر دیا گیا ہے بلکہ ماسٹر کمار اور اس کے تمام آدمیوں کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے ۔اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ وہاں بھی پہنچ گئے اور یقیناً انہیں یہ بھی معلوم ہو گیا ہو گا کہ فائلیں کہاں ہیں کیونکہ وہ مجھے ٹریس نہیں کر سکتے اس لئے تم امرتا اور فائلیں دونوں کو خفیہ طور پر کافرستان پہنچا دو ۔اوور"...... کرشن نے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ باس ۔ ابھی ابھی مجھے بھی اطلاع ملی ہے کہ میری دوست مادام سانتا کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے ۔یہ سب کیا ہو رہا ہے باس ۔اوور"...... اوشام نے کہا۔

" مشنز میں ایسا ہوتا رہتا ہے ۔وہ لوگ انتہائی تربیت یافتہ ہیں میں نے راکی گروپ کو حکم دے دیا ہے کہ انہیں دارالحکومت میں

تلاش کیا جائے اور ان کا خاتمہ کر دیا جائے ۔البتہ تم یہ فائلیں اور اس لڑکی کو کافرستان پہنچا دو تاکہ ہم کافرستانی حکومت سے مفادات حاصل کر سکیں ۔اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو اوشام نے بھی ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ یہ تو واقعی عفریت ہیں ۔ عفریت"۔ امرتا نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تم بے فکر رہو ۔ جہاں تم موجود ہو یہاں اول تو وہ پہنچ ہی نہیں سکتے اور اگر پہنچ بھی گئے تو یہاں چاروں طرف سے ان پر موت جھپٹ پڑے گی"...... اوشام نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ امرتا کچھ کہتی ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر کال آنا شروع ہو گئی تو اوشام نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ راٹھو کالنگ ۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" یس ۔ اوشام بول رہا ہوں ۔ کیا رپورٹ ہے ۔اوور"...... اوشام نے کہا۔

" باس ۔ اولڈ گراش کو اس کے کمرے میں ہلاک کر دیا گیا ہے اور ان پر انتہائی خوفناک تشدد کیا گیا ہے ۔ان کی ناک کے دونوں نتھنے کٹے ہوئے ہیں اور انہیں ویل چیئر سے اٹھا کر صوفے کی کرسی پر ڈالا گیا ہے ۔ ان کے سینے میں گولیاں مار کر انہیں ہلاک کیا گیا ہے ۔

اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ ٹھیک ہے۔ اوور اینڈ آل"...... اوشام نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب واقعی مجھے بھی سوچنا پڑے گا۔ یہ لوگ تو انتہائی خوفناک کارکردگی ظاہر کر رہے ہیں"...... اوشام نے کہا۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے اوشام۔ ٹھاکر واس تک یہ لوگ پہنچ گئے تمہاری عورت تک پہنچ گئے اور اولڈ گراش تک بھی۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے"...... امرتا کے لہجے میں خوف کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"ایسا ہوتا رہتا ہے امرتا۔ وہ لوگ واقعی کام کر رہے ہیں جبکہ ہم چونکہ انہیں جانتے تک نہیں اس لئے ہم ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر سکتے۔ بہرحال تم فوراً فائلوں سمیت یہاں سے نکل جاؤ۔ میں کسامو اور روپڑ کو بلاتا ہوں۔ یہ لوگ ہمارے انتہائی وفادار بھی ہیں اور اس سارے علاقے کے کیڑے بھی۔ یہ تمہیں انتہائی خفیہ راستوں سے کافرستان پہنچا دیں گے۔ ویسے میری مانو تو چارٹرڈ طیارے سے کافرستان چلی جاؤ۔ اس طرح تم جلد وہاں پہنچ جاؤ گی"...... اوشام نے کہا۔

"تم ان کی کارکردگی دیکھ بھی رہے ہو اور پھر بھی ایسی باتیں کر رہے ہو۔ لازماً انہوں نے اولڈ گراش سے میرا حلیہ وغیرہ معلوم کر لیا ہو گا اور لازماً وہ ایئرپورٹ اور دوسرے ایسے تمام راستوں پر موجود ہوں گے۔ جس طرح تیزی سے یہ کارروائی کر رہے ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مقامی گروپ ان کی مدد کر رہے ہیں ورنہ چند لوگ جو یہاں اجنبی بھی ہوں بیک وقت اس قدر تیزی سے کام نہیں کر سکتے اس لئے کاساما پہاڑیوں والا راستہ ٹھیک رہے گا۔ ویسے وہ لوگ لازماً یہاں پہنچیں گے اور پھر یہاں سے آگے جائیں گے اس لئے تم انہیں یہاں ہلاک کرنے کا بندوبست کرو"...... امرتا نے کہا۔

"تمہاری بات ٹھیک ہے۔ تم فکر مت کرو یہاں سے وہ بچ کر نہیں جا سکتے"...... اوشام نے کہا اور اٹھ کر کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ساتھ دو مقامی آدمی تھے۔

"یہ کسامو ہے اور یہ روپڑ۔ کسامو انچارج ہے۔ میں نے انہیں سمجھا دیا ہے۔ تم ان کے ساتھ مکمل حفاظت کے ساتھ کافرستان پہنچ جاؤ گی"...... اوشام نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مادام۔ ہم آپ کو ایسے راستوں سے کافرستان پہنچا دیں گے کہ کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہو گی"...... کسامو نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"کتنا عرصہ لگ جائے گا ہمیں کافرستان پہنچنے میں"...... امرتا نے کہا۔

"راستہ طویل ہے لیکن مکمل طور پر محفوظ ہے اس لئے اٹھارہ گھنٹے لازماً لگ جائیں گے"...... کسامو نے جواب دیا۔

"کیا ہمیں پیدل جانا ہو گا"...... امرتا نے کہا۔

" ہاں مادام ۔ ان پہاڑیوں میں پیدل ہی سفر کیا جا سکتا ہے "۔ کساموں نے جواب دیا جبکہ روپڑ خاموش کھڑا تھا۔

" اوشام ۔ مجھے ضروری اسلحہ دے دو اور انہیں بھی تاکہ راستے میں اگر کوئی مسئلہ ہو تو ہم اس سے آسانی سے نمٹ سکیں "...... امرتا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" میں نے اسلحہ انہیں دے دیا ہے ۔ ان کے پاس تھیلوں میں ضروری اسلحہ موجود ہوگا ۔ آپ مشین پسٹل رکھ لیں اور بے فکر رہیں آپ کو معمولی سی گزند بھی نہیں پہنچے گی "...... اوشام نے کہا تو امرتا نے اثبات میں سرہلا دیا۔

روشاکا گاؤں سے تقریباً دو کلومیٹر کے فاصلے پر درختوں کے ایک جھنڈ میں دو کاریں موجود تھیں اور وہاں عمران اور اس کے سارے ساتھی موجود تھے ۔ وہ سب پہلے روگان گاؤں کے سامنے اکٹھے ہوئے تھے اور پھر عمران کی سرکردگی میں وہ یہاں تک پہنچے تھے ۔

" ہمیں کاریں یہاں چھوڑنا پڑیں گی ورنہ ہمیں دور سے ہی چیک کر لیا جائے گا "...... عمران نے کہا۔

" لیکن عمران صاحب ۔ آپ کہہ رہے تھے کہ اوشام اس لڑکی امرتا کو فائلوں سمیت کاساما پہاڑیوں کے راستے کافرستان پہنچانے کا پروگرام بنائے ہوئے ہے ۔ اس تک لازماً اطلاعات پہنچ چکی ہوں گی ۔ ایسا نہ ہو کہ ہم روشاکا گاؤں میں ہی لجھ جائیں اور امرتا فائلوں سمیت کافرستان پہنچ جائے "...... صفدر نے کہا۔

" یہی بات سوچنے کے لئے تو میں تمہیں لے کر یہاں آیا

ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک تہہ شدہ نقشہ نکالا اور اسے کھول کر ایک کار کی ڈگی پر بچھا دیا اور سب اس کے ساتھ اس نقشے پر جھک گئے۔

"یہ ہیں کاساما کی پہاڑیاں اور یہ پہاڑیاں بھاٹان اور کافرستان کی سرحد پر ہیں۔ یہ پہاڑیاں انتہائی دشوار گزار سمجھی جاتی ہیں اور اس روشاکا گاؤں کے بعد کافرستان کی سرحد تک کوئی گاؤں بھی نہیں ہے اس لئے اگر امرتا فائلیں لے کر روشاکا گاؤں سے کافرستان پہنچے گی تو وہ لازماً ایسے راستوں سے جائے گی جو معروف معنوں میں راستے نہیں ہو سکتے اور نہ ہی ان کی نشاندہی یہاں کے رہنے والوں میں سے کوئی کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ہمیں ہر صورت میں روشاکا گاؤں جانا ہو گا تاکہ وہاں سے اس بارے میں معلومات حاصل کی جا سکیں"۔ جولیا نے کہا۔

"عمران صاحب۔ اگر کہیں سے ہیلی کاپٹر مل جائے تو ہم آسانی سے اس گروپ کو ٹریس کر سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ یہ انتہائی حساس سرحد ہے۔ یہاں ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی تباہ کیا جا سکتا ہے کیونکہ بھاٹان اور کافرستان کے درمیان انہی سرحدوں کی ملکیت کا جھگڑا بہت پرانا چلا آ رہا ہے اور کافرستان کا دعویٰ ہے کہ کاساما پہاڑیاں کافرستان کی ملکیت ہیں جبکہ بھاٹان اس سے انکاری ہے اس لئے دونوں ملکوں کی فوجیں سرحدوں پر حرکت

میں رہتی ہیں تاکہ ایک دوسرے کے علاقے پر قبضہ نہ کر لیں اور اس صورت حال میں دونوں اطراف سے ایئر فورس کے اڈے بھی بنائے گئے ہیں اس لئے ہم کھلے عام کارروائی نہیں کر سکتے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان فائلوں کو بھی تو ہر صورت میں کافرستان پہنچنے سے روکنا ہے تاکہ لاکھوں مشکباریوں کی جانیں بچائی جا سکیں"...... جولیا نے کہا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے عمران صاحب کہ ہم یہاں اس امرتا کے پیچھے بھاگنے کی بجائے کافرستان چلے جائیں اور کاساما پہاڑیوں سے نکلنے والے راستے پر پکٹنگ کر لیں"...... صفدر نے کہا۔

"امرتا تربیت یافتہ ایجنٹ ہے۔ عام عورت نہیں ہے اور اسے ان فائلوں کی اہمیت کا بھی بخوبی علم ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ فائلیں کسی اور ذریعے سے اپنے چیف کرنل چوپڑا کو بھجوا دے اور خود خالی ہاتھ جائے اور جب تک ہم کرنل چوپڑا کو تلاش کریں اس وقت تک یہ فائل وادی مشکبار میں موجود کافرستانی فوج کے پاس پہنچ جائے۔ نہیں۔ ہمیں ہر صورت میں ان فائلوں کو کافرستان پہنچنے سے پہلے روکنا ہے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم روشاکا گاؤں میں ایسا کوئی آدمی کور کر لیں جو ان راستوں کو جانتا ہو"...... عمران نے کہا۔

"تم لوگ یہاں کھڑے فضول باتیں ہی کرتے رہو گے اور

فائلیں کافرستان پہنچ بھی جائیں گی اور ہمارا یہ مشن فائل میں بند ہو کر رہ جائے گا"....... تنویر نے جو اب تک خاموش کھڑا تھا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تنویر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ ہمیں یہاں رک کر وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے"....... جولیا نے فوراً ہی تنویر کی تائید کرتے ہوئے کہا تو تنویر کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"تنویر کی بات درست ہے عمران صاحب۔ ہمیں فوری ایکشن میں آنا چاہئے"....... صفدر اور کیپٹن شکیل نے بھی تنویر کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے کیا اعتراض ہے۔ چلو چل کر اس گاؤں والوں سے لڑتے ہیں۔ جب تک ہم سارے گاؤں کا خاتمہ کریں گے تب تک فائلیں کافرستان پہنچ چکی ہوں گی"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہاں کھڑے ہو کر باتیں کرنے سے کیا فائلیں کافرستان پہنچنے سے رکی رہیں گی"....... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم چاہتے کیا ہو۔ کھل کر بتاؤ"....... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تنویر کے سامنے کھل کر کیا بات ہو سکتی ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ یہ موقع ہے مذاق کرنے کا۔ نانسنس"۔

جولیا نے حقیقتاً غصیلے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ معاملات واقعی نازک ہیں"....... صفدر نے کہا۔

"میں کب کہہ رہا ہوں کہ نازک نہیں ہیں۔ لیکن تم خود بتاؤ تنویر کی موجودگی میں کیسے میں کھل کر بات کر سکتا ہوں کہ میں کیا چاہتا ہوں"....... عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔

"چلو اسے یہیں رہنے دو۔ ہم گاؤں چلتے ہیں"....... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اسے واقعی عمران کے بے وقت مذاق پر غصہ آ گیا تھا۔

"عمران صاحب۔ آپ سوچ رہے ہیں کہ گاؤں والوں سے الجھنے کی بجائے گاؤں کے کسی آدمی کو پکڑ کر یہاں لایا جائے اور پھر اس سے تفصیلی معلومات حاصل کر کے آئندہ کا لائحہ عمل تیار کیا جائے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"اب مجھے حقیقتاً تم سے خوف آنے لگ گیا ہے۔ تم نے یقیناً کوئی پراسرار صلاحیت حاصل کر لی ہے کہ میرے ذہن کے اندر گھس کر سب کچھ نکال لاتے ہو"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تجویز تو واقعی ٹھیک ہے۔ اندھا دھند ایکشن کی بجائے یہ بہترین طریقہ ہے"....... صفدر نے کہا۔

"طریقہ تو ٹھیک ہے لیکن کیا یہ بات عمران خود نہیں بتا سکتا۔ خواہ مخواہ وقت ضائع کرنے کا شوق ہے اسے"....... تنویر نے بھی اپنی عادت کے مطابق تجویز کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"زیادہ آدمی چیک ہو جائیں گے اس لئے دو آدمی کافی ہیں۔ صفدر تم اور تنویر گاؤں کے اندر جانے کی بجائے نواحی علاقے میں جاؤ۔ کوئی نہ کوئی آدمی مل جائے گا۔ ہم بھی چکر کاٹ کر سائیڈ پر چلے جاتے ہیں۔ تم اس آدمی کو بے ہوش کر کے وہاں لے آؤ۔ پھر وہیں اس سے پوچھ گچھ کر کے معلومات حاصل کر لی جائیں گی"۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے نقشے پر باقاعدہ انگلی رکھ کر گاؤں اور اس کے نواحی علاقے کی نشاندہی کر دی۔

"آؤ تنویر"...... صفدر نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر کار میں موجود سیاہ رنگ کے دو تھیلے اٹھا کر انہوں نے اپنی پشت پر لادے اور پھر درختوں کے جھنڈ سے نکل کر آگے بڑھ گئے جبکہ تقریباً آدھے گھنٹے بعد عمران، جولیا اور کیپٹن شکیل سمیت اس جھنڈ سے نکل کر آگے بڑھنے لگا۔ صفدر اور تنویر جس طرف گئے تھے عمران اس سے مخالف سمت میں چل پڑا اور پھر ایک طویل چکر کاٹ کر وہ پہاڑیوں کے اندر پہنچ گئے۔ پہاڑیاں واقعی انتہائی دشوار گزار تھیں لیکن عمران اپنے ساتھیوں سمیت آگے بڑھتا رہا۔ روشا کا گاؤں ان سے واقعی تقریباً دو کلومیٹر کے فاصلے پر تھا۔ کافی آگے جا کر عمران ایک پہاڑی غار کے سامنے جا کر رک گیا۔

"تم دونوں یہیں رکو۔ میں اونچی چوٹی پر جا کر دوربین سے جائزہ لیتا ہوں"...... عمران نے کہا تو جولیا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے کیپٹن شکیل کے بیگ سے دوربین نکالی

اور اسے گلے میں ڈال کر وہ چٹان کو پھلانگتا ہوا اوپر چڑھنے لگا۔ کافی بلندی پر پہنچ کر اس نے ایک چٹان کی اوٹ میں لیٹ کر دوربین آنکھوں سے لگائی۔ چونکہ دوپہر کا وقت تھا اس لئے ہر چیز دور تک واضح نظر آ رہی تھی۔ عمران جائزہ لیتا رہا اور پھر اچانک اس کی نظریں ایک جگہ پر جم گئیں۔ اس نے دو دھبے سے حرکت کرتے دیکھے۔ چونکہ فاصلہ کافی تھا اس لئے یہ دھبے واضح نظر نہ آ رہے تھے۔ عمران نے دوربین نظروں سے ہٹائی اور اس کی سائیڈ پر موجود ایک بٹن پریس کر کے اس نے دوربین کو دوبارہ آنکھوں سے لگا لیا۔ اب دوربین کے شیشوں کے سامنے زوم لینز چڑھ گئے تھے اس لئے اب پہلے سے بھی زیادہ دور تک واضح نظر آنے لگ گیا تھا۔ چند لمحوں کی کوشش کے بعد عمران نے ان دھبوں کو ایک بار پھر مارک کر لیا۔ اب وہ پہلے سے کہیں زیادہ واضح نظر آ رہے تھے۔ ان میں سے ایک نے کاندھے پر ایک آدمی لادا ہوا نظر آ رہا تھا اور عمران سمجھ گیا کہ یہ صفدر اور تنویر ہیں جو کسی کو بے ہوش کر کے کاندھے پر لادے آ رہے ہیں۔ عمران خاموشی سے انہیں دیکھتا رہا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے انہیں پہچان لیا۔ اچھی طرح سچویشن کو چیک کر کے عمران نے دوربین آنکھوں سے ہٹائی اور پھر تیزی سے وہ پہاڑی سے نیچے اترنے لگا۔

"کیا ہوا"...... جولیا نے اسے نیچے اترتے دیکھ کر کہا۔

"صفدر اور تنویر ایک آدمی کو لا رہے ہیں۔ آؤ میرے پیچھے"۔

عمران نے نیچے اتر کر کہا اور پھر وہ اس طرف کو بڑھ گیا جدھر صفدر اور تنویر آ رہے تھے۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد جیسے ہی ایک چٹان کے پیچھے سے نکل کر صفدر اور تنویر انہیں آتے دکھائی دیئے تو وہ وہیں رک گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں قریب پہنچ گئے۔ صفدر نے کاندھے پر لدے ہوئے آدمی کو نیچے اتار کر لٹا دیا۔

"کون ہے یہ۔ کیا تفصیل ہے اس کے بارے میں"...... عمران نے کہا۔

"یہ گاؤں سے نکل کر شہر کی طرف جا رہا تھا کہ اچانک اس پر حملہ کر کے اسے چھاپ لیا گیا ورنہ ہمیں گاؤں میں گھس کر کسی کو لے آنا پڑتا اور پھر اس طرح خاصا مسئلہ بن جاتا"...... صفدر نے کہا۔

"میں نے تو صفدر سے کہا تھا کہ اس سے یہیں کہیں پوچھ گچھ کر لیتے ہیں تاکہ اگر یہ ہمارے مطلب کا ثابت نہ ہو تو اس کا خاتمہ کر کے کسی اور کو اٹھا لیں گے لیکن صفدر نے یہاں آنے کی جلدی کی ہے"...... تنویر نے کہا۔

"میں نے اس لئے وہاں پوچھ گچھ مناسب نہیں سمجھی تھی کہ وہ جگہ ایسی تھی کہ کسی وقت بھی کوئی ادھر آ سکتا تھا"...... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے یہاں زیادہ مناسب جگہ ہے۔ اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو صفدر اس پر جھک گیا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی کے

جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو صفدر ہاتھ ہٹا کر سیدھا ہو گیا۔

"اس کی تلاشی لی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ اس کے پاس بھاری رقم تو موجود تھی لیکن اور کچھ نہیں"...... صفدر نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔ اس کے چہرے پر انتہائی خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم۔ تم کون ہو۔ میں کہاں ہوں"...... اس آدمی نے حیرت اور خوف کے ملے جلے انداز میں کہا۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ"...... عمران نے کہا تو وہ آدمی بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔

"گھبراؤ نہیں۔ ہم تمہارے دوست ہیں"...... عمران نے کہا لیکن وہ آدمی بڑی حیرت بھری نظروں سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔

"مم۔ مم۔ میں تو شہر جا رہا تھا۔ یہ میں کہاں آ گیا ہوں۔ تم۔ تم کون ہو"...... اس آدمی نے جلدی سے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا اور پھر اس کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ شاید بھاری رقم کی جیب میں موجودگی نے اسے خاصا اطمینان دلایا تھا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

" میرا نام رساڈو ہے۔ رساڈو۔ میں یہاں روشا کا گاؤں سے بھیڑیں خرید کرتا ہوں لیکن سودا نہیں ہوا اس لئے میں واپس جا رہا تھا"۔ رساڈو نے کہا۔

" تم اس علاقے کے رہنے والے نہیں ہو"...... عمران نے کہا۔

" میں اس علاقے کا بلکہ اسی گاؤں کا ہوں لیکن اب میں شہر میں رہتا ہوں۔ میں بھیڑوں کی خرید و فروخت کا کاروبار کرتا ہوں۔ تم کون ہو اور میں یہاں کیسے پہنچ گیا ہوں"...... رساڈو نے کہا۔

" روشا کا گاؤں میں تم کس کے پاس گئے تھے۔ اوشام کے پاس"...... عمران نے کہا تو رساڈو بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ۔ اوہ۔ تم کہیں وہ پاکیشیائی ایجنٹ تو نہیں ہو جن کا ذکر مارگ کر رہا تھا۔ اوشام کا نائب مارگ"...... رساڈو نے کہا۔

"کیا باتیں ہوئی تھیں۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

" مم۔ مم۔ مجھے نہیں معلوم۔ میں تو صرف کاروباری آدمی ہوں"...... اچانک رساڈو نے قدرے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ اب ہوش میں آیا ہے۔ پہلے وہ انہیں عام آدمی سمجھتا رہا ہے۔

" تمہیں یہاں گولی مار کر تمہاری لاش بھی کسی غار میں پھینکی جا سکتی ہے اور تمہیں اتنی رقم بھی دی جا سکتی ہے کہ تم اس سے بھیڑوں کا پورا ریوڑ خرید سکو اور دوسری بات سن لو کہ کسی کو بھی معلوم نہیں ہو گا کہ تم نے ہم سے ملاقات کی ہے۔ اب یہ فیصلہ تم

نے کرنا ہے کہ تم موت چاہتے ہو یا بھاری رقم"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے بڑی مالیت کے کرنسی نوٹوں کی گڈی نکال کر ایک ہاتھ میں پکڑ لی اور رساڈو کی نظریں گڈی پر اس طرح جم گئیں جیسے لوہا مقناطیس سے چمٹتا ہے۔ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔

" کیا۔ کیا واقعی تم یہ رقم مجھے دے دو گے"...... رساڈو نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے عمران کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

" ہاں۔ تم نے چیک کر لیا ہے کہ تمہاری جیب میں بھاری رقم موجود ہے۔ اگر ہمیں رقم کا لالچ ہوتا تو ہم آسانی سے تمہاری گردن توڑ کر یہ رقم حاصل کر سکتے تھے۔ اس لئے ہم سے تعاون کر کے تم بھاری رقم بھی حاصل کر لو گے اور اپنی زندگی بھی بچا لو گے"۔ عمران نے کہا۔

" مم۔ مم۔ میں تم سے تعاون کروں گا۔ مجھے رقم دے دو۔ میرے حالات اچھے ہو جائیں گے"...... رساڈو نے کہا۔

" شرط یہی ہے کہ تم ہم سے تعاون کرو"...... عمران نے کہا۔

" میں جو کچھ جانتا ہوں سب کچھ بتا دوں گا۔ تم رقم مجھے دے دو۔ مجھے واقعی اس کی شدید ضرورت ہے"...... رساڈو نے کہا۔

" پہلے تو تم یہ بتاؤ کہ تم نے کیا باتیں سنی تھیں پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں"...... عمران نے کہا۔

" میں مارگ کے پاس بھیڑیں لینے آیا تھا لیکن سودا نہ ہو سکا۔

مارگ جتنی قیمت میں بھیڑیں فروخت کرنا چاہتا تھا وہ میرے لئے بہت زیادہ تھی ۔ میں نے سودا کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن وہ اپنی بات پر اڑا رہا ۔ جو بات میں نے تمہیں بتانی ہے یہ مارگ نے ویسے ہی بتا دی تھی کہ ان دنوں وہ سخت پریشان ہے کیونکہ ایک کافرستانی لڑکی اس کے باس اوشام نے یہاں پہنچائی ہوئی ہے ۔ اس کی حفاظت ہر قیمت پر کرنی پڑتی ہے کیونکہ پاکیشیائی ایجنٹ کسی بھی وقت اس لڑکی کا خاتمہ کر سکتے ہیں"...... رساڈو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" وہ لڑکی کہاں ہے ۔ کیا تم نے دیکھا ہے اسے"...... عمران نے کہا۔

" نہیں ۔ میں نے اسے نہیں دیکھا کیونکہ وہ اوشام کی بڑی حویلی میں ہے اور وہاں سوائے اوشام اور مارگ کے کوئی اور نہیں جا سکتا لیکن اب وہ وہاں نہیں ہے ۔ وہ وہاں سے جا چکی ہے"...... رساڈو نے کہا۔

" کیسے معلوم ہوا ہے تمہیں"...... عمران نے چونک کر کہا۔

" مارگ کو میرے سامنے اطلاع ملی کہ اوشام نے اسے طلب کیا ہے ۔ مارگ چلا گیا ۔ پھر وہ کافی دیر بعد واپس آیا تو میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ کافرستانی لڑکی کو باس اوشام کافرستان بھجوا رہا ہے اور اس نے اسے بلا کر کہا ہے کہ دو ایسے آدمی دے جو اسے انتہائی محفوظ طریقے سے کافرستان پہنچا دیں ۔ جس پر مارگ ان دو آدمیوں کا

بندوبست کر کے انہیں اوشام تک پہنچا کر آ رہا ہے ۔ اس نے ان دونوں آدمیوں کے نام بھی بتائے تھے"...... رساڈو نے جواب دیا۔

" کیا تم انہیں جانتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

" ہاں ۔ ان میں سے ایک کا نام کسامو ہے اور دوسرے کا نام روپڑ ہے ۔ وہ مارگ کے خاص آدمی ہیں اور کافرستان اسمگلنگ کے لئے کاساما پہاڑیوں میں آتے جاتے رہتے ہیں اس لئے انہیں ایسے راستوں کا علم ہے جن کے ذریعے کسی کی نظروں میں آئے بغیر کافرستان پہنچا جا سکتا ہے"...... رساڈو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ان کے حلیئے کیا ہیں"...... عمران نے کہا تو اس نے ان دونوں کے حلیئے بتا دیئے ۔

" کیا تم ان راستوں کے بارے میں جانتے ہو"...... عمران نے کہا۔

" نہیں ۔ میں کبھی کافرستان نہیں گیا"...... رساڈو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" سنو ۔ اب آخری بات ۔ کیا تم گاؤں سے کسی ایسے آدمی کو لا سکتے ہو جو ان راستوں پر ہماری رہنمائی کر سکتا ہو جہاں سے کافرستانی لڑکی گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

" مارگ کو معلوم ہو گا اور تو شاید کسی کو بھی معلوم نہ ہو اور مارگ تو یہاں نہیں آئے گا"...... رساڈو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا تم بتا سکتے ہو کہ کسامو اور روپڑ اس کافرستانی لڑکی کو لے

کر کس طرف گئے ہوں گے"....... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں کیسے بتا سکتا ہوں"....... رساڈو نے جواب دیا۔

"تو پھر ہمیں مارگ کے مکان تک اس طرح لے چلو کہ کسی کو معلوم نہ ہو سکے"....... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ مارگ کا مکان تو گاؤں کے اندر ہے۔ وہاں تک پہنچنے کے لئے پورا گاؤں پار کرنا پڑے گا اور گاؤں کے لوگ کسی اجنبی کو کسی صورت بھی گاؤں میں داخل نہیں ہونے دیتے"....... رساڈو نے کہا۔

"لیکن تم تو آزادی سے آتے جاتے ہو"....... عمران نے کہا۔

"میں نے بتایا ہے کہ میں اسی گاؤں کا رہنے والا ہوں۔ یہاں میرے رشتہ دار بھی رہتے ہیں"....... رساڈو نے جواب دیا۔

"سنو رساڈو۔ ہمیں ہر قیمت پر اس کافرستانی لڑکی تک پہنچنا ہے۔ اب تم بتاؤ کہ یہ کام کیسے ہو سکتا ہے"....... عمران نے کہا۔

"اس کا ایک ہی طریقہ ہے اور یہ کہ تم سوجاتی پہاڑی پر پہنچ جاؤ کیونکہ میں نے سب سے سن رکھا ہے کہ کافرستان جانے والے تمام اسمگلر سوجاتی پہاڑی کو ہی استعمال کرتے ہیں۔ وہاں وہ چھپ کر بیٹھے رہتے ہیں جب فوجی دستے وہاں سے ہٹ جاتے ہیں تو وہ کافرستان جانے والے کریک میں داخل ہو جاتے ہیں اور یہ کریک سوجاتی پہاڑی سے آگے ہے اور پھر یہ کریک کافرستانی حدود کے اندر جا کر نکلتا ہے۔ اس راستے کے علاوہ کافرستان جانے کا اور کوئی راستہ

نہیں ہے۔ باقی سب راستوں پر فوج کا پہرہ رہتا ہے"۔ رساڈو نے جواب دیا۔

"کیا تم نے سوجاتی پہاڑی دیکھی ہوئی ہے"....... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں جب تک اس گاؤں میں رہا تھا اکثر میں اس پہاڑی تک جاتا رہتا تھا"....... رساڈو نے جواب دیا۔

"اس کی خاص نشانی کیا ہے اور یہ پہاڑی گاؤں سے کس طرف ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"سوجاتی پہاڑی کے پتھروں کا رنگ گہرا سرخ ہے اس لئے اسے سوجاتی کہتے ہیں یعنی سرخ پہاڑی اور یہ روشا کا گاؤں سے مغرب کی طرف سے تقریباً ساٹھ کوس کے فاصلے پر ہے"....... رساڈو نے جواب دیا۔

"تنویر۔ اسے آف کر دو"....... عمران نے کہا تو اس کے ساتھ کھڑا ہوا تنویر کسی بھوکے شیر کی طرح اس پر جھپٹ پڑا اور چند لمحوں بعد اس رساڈو کی گردن ٹوٹ چکی تھی اور وہ ہلاک ہو چکا تھا۔

"اسے اٹھا کر کسی غار میں ڈال دو"....... عمران نے کہا تو اس کی ہدایت پر تنویر نے فوراً عمل کر دیا۔

"آؤ۔ اب ہمیں اس سوجاتی پہاڑی تک پہنچنا ہے"....... عمران نے کہا۔

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ پہاڑی کہاں ہے"....... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے نقشے میں اسے دیکھا ہے۔ اس کا باقاعدہ نام درج ہے اور میرا خیال ہے کہ میں وہاں تک پہنچ جاؤں گا"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ باقی ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی اور پھر وہ چٹانیں چڑھتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ گو ان کی رفتار خاصی سست تھی کیونکہ پہاڑیاں بے حد دشوار گزار تھیں اور ان میں نہ ہی کوئی پگڈنڈی تھی اور نہ ہی راستے موجود تھے اس لئے انہیں چٹانیں پھلانگتے ہوئے آگے بڑھنا پڑ رہا تھا۔ وہ مسلسل آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے کہ اچانک سرر کی آواز کے ساتھ ہی کوئی چیز ان کے قریب آکر گری اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اور اس کے ساتھی کچھ سمجھتے ان کے گرد زرد رنگ کا دھواں سا پھیل گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اسے کسی نے اچانک اونچی پہاڑی کی چوٹی سے نیچے گہرائیوں میں دھکیل دیا ہو۔ اس نے اپنے ڈوبتے ہوئے ذہن پر قابو پانے کی بے حد کوشش کی لیکن اس کا ذہن گہری تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

اوشام کا نائب مارگ اپنے مکان کے کمرے میں موجود تھا کہ دروازہ کھلا اور ایک آدمی تیزی سے اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر جوش کے آثار نمایاں تھے۔

"کیا ہوا سٹھارو"...... مارگ نے چونک کر کہا۔

"سردار۔ میں نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو دیکھا ہے"...... آنے والے نے کہا تو مارگ بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"کہاں ہیں وہ۔ جلدی بتاؤ"...... مارگ نے کہا۔

"سردار۔ میں اپنی ایک گمشدہ بھیڑ کو تلاش کرتا ہوا ذولائی پہاڑی پر گیا تو میں نے وہاں سے کچھ فاصلے پر ایک عورت اور چار مردوں کو موجود دیکھا اور سردار۔ رساڈو بھی ان کے ساتھ موجود تھا۔ میں تمہیں اطلاع دینے فوراً آ گیا ہوں"...... سٹھارو نے جوشیلے لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔ میں نے نقشے میں اسے دیکھا ہے ۔ اس کا باقاعدہ نام درج ہے اور میرا خیال ہے کہ میں وہاں تک پہنچ جاؤں گا"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا ۔ باقی ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی اور پھر وہ چٹانیں چڑھتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے ۔ گو ان کی رفتار خاصی سست تھی کیونکہ پہاڑیاں بے حد دشوار گزار تھیں اور ان میں نہ ہی کوئی پگڈنڈی تھی اور نہ ہی راستے موجود تھے اس لئے انہیں چٹانیں پھلانگتے ہوئے آگے بڑھنا پڑ رہا تھا ۔ وہ مسلسل آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے کہ اچانک سر کی آواز کے ساتھ ہی کوئی چیز ان کے قریب آکر گری اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اور اس کے ساتھی کچھ سمجھتے ان کے گرد زرد رنگ کا دھواں سا پھیل گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اسے کسی نے اچانک اونچی پہاڑی کی چوٹی سے نیچے گہرائیوں میں دھکیل دیا ہو ۔ اس نے اپنے ڈوبتے ہوئے ذہن پر قابو پانے کی بے حد کوشش کی لیکن اس کا ذہن گہری تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا ۔

اوشام کا نائب مارگ اپنے مکان کے کمرے میں موجود تھا کہ دروازہ کھلا اور ایک آدمی تیزی سے اندر داخل ہوا ۔ اس کے چہرے پر جوش کے آثار نمایاں تھے ۔

"کیا ہوا سٹھارو"...... مارگ نے چونک کر کہا ۔

"سردار ۔ میں نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو دیکھا ہے"...... آنے والے نے کہا تو مارگ بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا ۔

"کہاں ہیں وہ ۔ جلدی بتاؤ"...... مارگ نے کہا ۔

"سردار ۔ میں اپنی ایک گمشدہ بھیڑ کو تلاش کرتا ہوا ذولائی پہاڑی پر گیا تو میں نے وہاں سے کچھ فاصلے پر ایک عورت اور چار مردوں کو موجود دیکھا اور سردار ۔ رساڈو بھی ان کے ساتھ موجود تھا ۔ میں تمہیں اطلاع دینے فوراً آ گیا ہوں"...... سٹھارو نے جوشیلے لہجے میں کہا ۔

"رساڈو ان کے پاس - یہ کیسے ہو سکتا ہے - وہ تو عام سا کاروباری آدمی ہے - اس کا ان سے کیا تعلق"...... مارگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں سردار - وہ ان کے ساتھ کھڑا ان سے ایسے انداز میں باتیں کر رہا تھا جیسے وہ ان کا دوست ہو" - سٹھارو نے جواب دیا۔

"اوہ - ہو سکتا ہے کیونکہ وہ بے حد لالچی آدمی ہے - یقیناً اس نے لالچ میں ہماری مخبری کی ہو گی - آؤ میرے ساتھ - دکھاؤ مجھے کہاں ہیں وہ"...... مارگ نے کہا اور تیزی سے کمرے سے باہر آ گیا۔

"سنو - ہم نے پانچ آدمیوں کا شکار کرنا ہے - بڑا تھیلا لے آؤ - جلدی"...... کمرے سے باہر آ کر مارگ نے وہاں موجود چار آدمیوں میں سے ایک سے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

"اچھا سردار"...... ان میں سے ایک لمبے قد کے آدمی نے کہا اور تیزی سے ایک اور کمرے کی طرف دوڑ پڑا - تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں سرخ رنگ کا ایک بڑا سا تھیلا موجود تھا۔

"چلو سٹھارو - ہمیں دکھاؤ کہ وہ کہاں ہیں"...... مارگ نے سٹھارو سے کہا۔

"آؤ سردار"...... سٹھارو نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا - مارگ نے ان چاروں کو بھی اپنے ساتھ آنے کا کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب پہاڑی چٹانوں کو پھلانگتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جا

رہے تھے - تقریباً ایک گھنٹے بعد سٹھارو جو ان کی رہنمائی کر رہا تھا ایک جگہ پر رک گیا۔

"وہ تو اب موجود نہیں ہیں سردار - وہ سامنے چٹان پر کھڑے تھے میں نے یہیں سے دیکھا تھا"...... سٹھارو نے کہا۔

"وہاں چل کر کوئی نشانی دیکھو - پھر معلوم ہو گا کہ وہ لوگ کس طرف گئے ہیں"...... مارگ نے کہا اور پھر وہ سب آگے بڑھتے چلے گئے۔

"سردار - ادھر غار میں کوئی آدمی موجود ہے"...... اچانک مارگ کے ایک ساتھی نے کہا تو وہ سب اس غار کی طرف مڑے جبکہ وہ آدمی پہلے ہی غار کی طرف دوڑ پڑا تھا۔

"سردار - یہ تو بھیڑوں کا بیوپاری رساڈو ہے - اس کو ہلاک کر دیا گیا ہے"...... اس آدمی نے کہا تو وہ سب اس طرف کو دوڑ پڑے جبکہ وہ آدمی غار کے اندر جا کر لاش باہر لے آیا تھا۔

"اس کی گردن توڑی گئی ہے - اس کے پاس رقم ہو گی - اس کی تلاشی لو"...... مارگ نے کہا تو اس آدمی نے جھک کر رساڈو کی تلاشی لینا شروع کر دی - چند لمحوں بعد اس نے اس کی جیب سے بھاری رقم نکال لی جو ایک دھاگے سے باندھی گئی تھی۔

"رقم تو موجود ہے سردار"...... اس آدمی نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ واقعی ایجنٹ تھے - عام لوگ نہیں تھے ورنہ وہ اتنی بڑی رقم کبھی نہ چھوڑتے"...... مارگ نے رقم اس آدمی کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا اور پھر اس نے رقم اپنی جیب

میں ڈال لی۔

" ادھر ادھر پھیل جاؤ اور انہیں تلاش کرو۔ ہم نے انہیں لازماً پکڑنا ہے"...... مارگ نے کہا تو اس کے سارے ساتھی ادھر ادھر پھیل گئے۔

" ادھر نشانی موجود ہے۔ یہاں گرد پر قدموں کے نشانات ہیں"...... ایک آدمی نے کچھ فاصلے پر موجود چٹان پر چڑھ کر کہا تو مارگ اور اس کے ساتھی اس چٹان کی طرف بڑھ گئے۔

" ہاں ۔ یہاں کافی سارے آدمیوں کے قدموں کے نشان ہیں اور ان نشانات کا رخ بتا رہا ہے کہ یہ مغرب کی طرف گئے ہیں"۔ مارگ نے چٹان پر موجود نشانات کو جھک کر غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" سردار ۔ یہ لوگ لازماً سوجاتی کی طرف گئے ہوں گے کیونکہ مجھے کسامو نے بتایا تھا کہ وہ اس کافرستانی لڑکی کو سوجاتی پہاڑی کی طرف سے کافرستان لے جائیں گے"...... سونو نے کہا تو مارگ بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ ۔ تم درست کہہ رہے ہو۔ فوراً سوجاتی پہاڑی کی طرف جاؤ اور چیک کرو۔ وہ لازماً وہاں پہنچیں گے اور جیسے ہی وہ نظر آئیں تم نے ان پر زرد دھواں فائر کر کے بے ہوش کر دینا ہے اور پھر انہیں اٹھا کر گاؤں میں لانا ہے"...... مارگ نے کہا۔

" انہیں ہلاک نہیں کرنا سردار"...... سونو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" نہیں ۔ تم انہیں ٹریس کرو اور پھر بے ہوش کر کے لے آؤ تاکہ میں اوشام کو اطلاع دے سکوں ۔ ان ایجنٹوں نے باس اوشام کی عورت کو ہلاک کیا ہے اس لئے باس اوشام ان سے خود انتقام لیں گے اور اپنے ہاتھ سے انہیں عبرتناک موت ماریں گے"...... مارگ نے کہا۔

" ٹھیک ہے سردار ۔ ہم انہیں لے آئیں گے"...... سونو نے کہا تو مارگ واپس مڑ گیا جبکہ سونو اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ سٹھارو بھی شامل ہو گیا اور مارگ واپس گاؤں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ گاؤں میں اپنے کمرے میں پہنچ کر مارگ اپنی کرسی پر بیٹھا ہی تھا کہ میز پر موجود ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو اس نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ کسامو کالنگ ۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی تو مارگ بے اختیار اچھل پڑا۔

" مارگ اٹنڈنگ یو ۔ کیا مسئلہ ہے۔ اوور"...... مارگ نے کہا۔

" ہم سوجاتی پہاڑی کے کریک میں موجود ہیں ادھر بھاٹانی فوج نے بھی کیمپ لگایا ہوا ہے اس لئے رات کو ہم کریک تک پہنچیں گے لیکن میڈم بضد ہیں کہ ابھی اور اسی وقت کراسنگ کی جائے اور بھاٹانی فوج کو گولیوں سے اڑا دیا جائے جبکہ ہم ایسا نہیں چاہتے اس لئے آپ میڈم سے بات کر لیں ۔ پھر جیسا آپ کا حکم ہو۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کراؤ بات۔اوور"....... مارگ نے کہا۔

"ہیلو۔امرتا بول رہی ہوں۔اوور"....... چند لمحوں بعد امرتا کی آواز سنائی دی۔

"مارگ بول رہا ہوں میڈم۔ہم لوگ بھوٹانی ہیں میڈم اس لئے ہم کیسے بھوٹانی فوج پر فائر کھول سکتے ہیں اور آپ کے لئے بڑی خوشخبری بھی ہے میرے پاس۔پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔اوور"....... مارگ نے کہا۔

"کیا۔کیا کہہ رہے ہو۔پاکیشیائی ایجنٹ ہلاک ہو گئے ہیں۔کب۔کیسے۔اوور"....... دوسری طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ ایک عورت اور چار مردوں پر مشتمل گروپ تھا۔میں نے یہاں پہاڑیوں میں ہر طرف اپنے آدمی تعینات کر رکھے ہیں۔مجھے اطلاع ملی ہے کہ چار مردوں اور ایک عورت پر مشتمل گروپ جو اجنبی ہیں پہاڑیوں میں دیکھے گئے ہیں اور ان کا رخ کافرستانی سرحد کی طرف ہے جس پر میں نے اپنے آدمیوں کو مخصوص ناکوں پر پہنچا دیا۔چونکہ یہ تمام پہاڑیاں اور ان کا ایک ایک چپہ ہمارا دیکھا بھالا ہے جبکہ وہ لوگ اجنبی تھے اور ان کے تصور میں بھی نہ تھا کہ یہاں ان پر کسی طرف سے حملہ ہو سکتا ہے کیونکہ وہ گاؤں کی طرف آئے ہی نہیں تھے اس لئے وہ اطمینان بھرے انداز میں آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔پھر جیسے ہی وہ ہمارے ٹارگٹ میں آئے

میرے آدمیوں نے ان پر اچانک مشین گنوں سے فائر کھول دیا اور وہ پانچوں بغیر کسی قسم کا دفاع کئے ہلاک ہو گئے۔میں نے ان کی لاشیں دارالحکومت چیف باس کو بھجوا دی ہیں۔اوور"....... مارگ نے کہا۔

"کیا وہ واقعی ہلاک ہو چکے ہیں۔اوور"....... امرتا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے مارگ کی بات کا یقین نہ آ رہا ہو۔

"ہاں۔سو فیصد ہلاک ہو چکے ہیں۔اوور"....... مارگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے کیسے یقین کیا ہے کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں۔اوور"۔امرتا نے کہا۔

"ان کی تلاشی لی گئی تو ان کی جیبوں سے پاکیشیائی سرکاری کارڈز ملے ہیں اور ان کے پاس انتہائی مہلک اسلحہ بھی تھا۔اوور"۔مارگ نے جواب دیا۔

"ویری گڈ۔یہ تم نے عظیم خوشخبری سنائی ہے۔میں اسی لئے پریشان تھی کہ کہیں رات تک یہ لوگ ہمارے سروں پر نہ پہنچ جائیں۔اب تو میں اطمینان سے سرحد پار کر سکوں گی۔اوور"۔امرتا نے کہا۔

"میڈم۔اگر آپ چاہیں تو واپس آ جائیں۔اب جبکہ پاکیشیائی ایجنٹ ہلاک ہو چکے ہیں تو اب آپ کو پہاڑی راستوں سے گزرنے اور خطرہ مول لینے کی کیا ضرورت ہے۔آپ دارالحکومت سے ہوائی

جہاز کے ذریعے کافرستان جا سکتی ہیں۔ اوور"...... مارگ نے کہا۔

" نہیں۔ رات کو ہم آسانی سے کراس کر جائیں گے اور اب جبکہ دشمن ختم ہو گئے ہیں اب دوبارہ ان دشوار گزار پہاڑیوں کو کراس خاصا دشوار رہے گا۔ اوور"...... امرتا نے کہا تو مارگ نے اس منہ بنا لیا جیسے اسے امرتا کے اس جواب سے بے حد مایوسی ہوئی ہو۔

" ٹھیک ہے میڈم۔ جیسے آپ کی مرضی۔ اوور"...... مارگ نے کہا۔

" اوشام کہاں ہے۔ کیا اسے معلوم ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔ اوور"...... امرتا نے کہا۔

" باس اپنی عورت کے غم میں ہیں اس لئے میں نے لاشیں چیف باس کو بھجوائی ہیں اور وہ انہیں خود ہی اطلاع دے دیں گے۔ اوور"...... مارگ نے کہا۔

" اوکے۔ گڈ بائی۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مارگ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" بچ کر جا رہی ہو۔ اگر واپس آ جاتی تو پھر تمہیں کبھی واپس کافرستان جانا نصیب نہ ہوتا اور تمہاری بقیہ عمر مارگ کی کنیز بن کر گزرتی۔ اس وقت تو تم باس اوشام کی امانت تھی اس لئے میں کچھ نہیں کہہ سکتا تھا لیکن اب تو باس اوشام کے مطابق تم کافرستان جا

چکی ہو"...... مارگ نے خود کلامی کے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔
اس کے چہرے کی مخصوص بناوٹ بتا رہی تھی کہ وہ انتہائی عیاش طبع آدمی ہے اور وہ تھا بھی ایسا ہی۔ روشا کا گاؤں میں اس کے پاس لئی اغواء شدہ لڑکیاں موجود تھیں جنہیں دارالحکومت سے اس کے دمی اغوا کر کے لاتے تھے اور جب تک مارگ کا دل چاہتا انہیں اپنے اس رکھتا اور جب اس کا دل بھر جاتا تو وہ انہیں ہلاک کر کے کسی ہاڑی پر ڈلوا دیتا اور پہاڑی درندے اور پرندے انہیں کھا جاتے ھے۔ اس طرح کسی کو معلوم ہی نہ ہو سکتا تھا کہ دارالحکومت سے غوا ہونے والی لڑکی کہاں گئی ہے۔ یہاں اس گاؤں کا چونکہ وہ سردار ا اور اس کی مرضی کے بغیر یہاں سے کوئی زندہ نہ جا سکتا تھا اس ئے یہاں کے لوگ اس کے بارے میں کسی صورت زبان نہ کھولتے ے۔ وہ بیٹھا امرتا کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا کہ کافی دیر بعد وازہ کھلا اور اس کا خاص آدمی سونو اندر داخل ہوا۔

" کیا ہوا سونو"...... مارگ نے چونک کر پوچھا۔

" کامیابی سردار۔ ہم نے ان سب پر بے ہوش کر دینے والی گیس ری اور وہ پانچوں بے ہوش ہو کر گر گئے۔ ہم انہیں اٹھا کر یہاں آئے ہیں سردار۔ ان کے ساتھ ایک نوجوان عورت ہے جو بے خوبصورت ہے۔ آپ کو یقیناً وہ پسند آئے گی۔ وہ آپ کے لئے تحفہ سردار"...... سونو نے کہا تو مارگ بے اختیار اچھل پڑا۔

" اچھا۔ بہت خوب۔ وہ امرتا تو ہمارے ہاتھ سے نکل گئی لیکن

چلو یہ لڑکی تو ہاتھ آ گئی ۔ تم ایسا کرو کہ اسے اٹھا کر کاریز والے مکان
میں پہنچا دو ۔ میں وہاں جا رہا ہوں"...... مارگ نے کہا۔
" اور باقی لوگوں کا کیا کرنا ہے سردار ۔ کیا انہیں گولی مار دی
جائے"...... سونو نے کہا۔
" انہیں باندھ دو اور ابھی پڑے رہنے دو ۔ وہ خود بخود ہوش میں
نہیں آ سکتے ۔ ابھی باس اوشام اپنی عورت مادام سانتا کے غم میں
پاگل ہو رہا ہے ۔ کل میں اسے کال کر کے بتاؤں گا"...... مارگ نے
کہا۔
" ٹھیک ہے سردار ۔ آپ پہنچیں ۔ میں اس لڑکی کو لاتا ہوں ۔
آپ اسے دیکھیں گے تو خوش ہو جائیں گے"...... سونو نے شیطانی
لہجے میں کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا ۔ مارگ کے چہرے پر چمک آ
گئی تھی اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

لوڑا دیکھ رہی ہو ۔ اگر تم نے مجھ سے تعاون کرنے سے انکار کیا تو
سونو اس کوڑے سے تمہاری کھال ادھیڑ دے گا اور تمہارے اس
خوبصورت جسم کو پہاڑی درندے اور پرندے نوچ کر کھا جائیں گے
جبکہ تم اگر مجھ سے تعاون کرو تو میں تمہاری ہر خواہش پوری کر سکتا
ہوں"...... مارگ نے بڑے جذباتی سے لہجے میں کہا۔
" میرے ساتھی کہاں ہیں"...... جولیا نے کہا۔
" وہ علیحدہ مکان میں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں اور میں انہیں
کسی بھی وقت گولیوں سے اڑا سکتا ہوں"...... مارگ نے بڑے
انہ لہجے میں کہا۔
جولیا شام کہاں ہے"...... جولیا نے کہا۔
نمودار ہوا اور پھر مت چلا گیا ہے ۔ اب میں یہاں سب کچھ ہوں ۔
آنکھیں کھلیں اور اس کے ذہن ہوتا ہے اور ہوتا رہے گا"...... مارگ
مناظر کی طرح گھومتے چلے گئے جب وہ عمران
ساتھ سوجاتی پہاڑی کی طرف جا رہے تھے کہ اچانک جولیا نے کہا۔
کے ساتھ ہی کوئی چیز ان کے قریب گری اور چشم زدن میں ان کے
گرد زرد دھواں سا پھیلتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن
تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا ۔ اب ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار
اٹھنے کی کوشش کی لیکن وہ صرف کسمسا کر رہ گئی کیونکہ اس کا جسم
حرکت نہ کر رہا تھا ۔ اس نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی دیکھا کہ
وہ ایک دیہاتی مکان کے کمرے میں کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی اور اس

میں تمہیں زندہ رکھوں گا۔ البتہ تمہارے ساتھیوں کو میں باس اوشام کے پاس دارالحکومت بھجوا دوں گا۔ تم یہاں زندہ رہو گی۔ بولو۔ اب بہت باتیں ہو گئی ہیں۔ اب فیصلہ ہو جانا چاہئے"۔ مارگ نے کہا۔

"سنو۔ اگر تم حلف دو کہ تم مجھے ہلاک نہیں کرو گے تو میں تمہاری بات مان جاؤں گی کیونکہ تم مجھے پسند آ گئے ہو"...... جولیا نے بڑے میٹھے لہجے میں کہا تو مارگ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی آنکھوں میں موجود چمک تیز ہو گئی اور چہرہ مسرت کی زیادتی سے کھل اٹھا۔

"تم واقعی سمجھ دار عورت ہو۔ بے فکر رہو۔ میں تمہیں ہمیشہ خوش رکھوں گا"...... مارگ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے موت سے ڈر لگتا ہے اس لئے تم حلف دو کہ مجھے ہلاک نہیں کرو گے"...... جولیا نے کہا تو مارگ نے باقاعدہ حلف دے دیا۔

"اب ٹھیک ہے۔ اب مجھے رسیوں سے آزاد کر دو اور پھر مجھے ساتھ لے چلو جہاں تم لے جانا چاہتے ہو"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سونو۔ یہ واقعی بے حد سمجھ دار عورت ہے۔ اسے رسیوں سے آزاد کر دو"...... مارگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے سردار"...... سونو نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر

آگے بڑھ کر وہ اس کرسی کے عقب میں آیا جس کرسی پر جولیا رسیوں سے بندھی ہوئی بیٹھی تھی اور چند لمحوں بعد سونو نے رسیاں کھول دیں تو جولیا اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"اب کہاں جانا ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ میرا خاص مکان ہے۔ یہاں سے اور کہاں جانا ہے۔ سونو تم اب جاؤ اور اس کے ساتھیوں کا خیال رکھو۔ اب میں کل صبح ہی تم سے ملوں گا"...... مارگ نے سونو سے کہا تو وہ سر ہلاتا ہوا مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ مارگ آگے بڑھا اور اس نے کمرے کا دروازہ بند کر کے اس کی کنڈی لگا دی۔ اس کے ساتھ ہی وہ مڑا تو جولیا اپنی جگہ پر اطمینان سے کھڑی تھی۔

"آؤ۔ اب آرام کریں"...... مارگ نے شیطانی لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ واقعی آرام کرنا بے حد ضروری ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھی اور دوسرے لمحے اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور کمرہ مارگ کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ جولیا کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے اس کی کنپٹی پر پڑا تھا اور مارگ چیختا ہوا اچھل کر بستر پر گرا اور پھر پلٹ کر نیچے جا گرا۔ اسی لمحے جولیا کی لات حرکت میں آئی اور ایک بار پھر مارگ کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔

"واقعی۔ تمہیں آرام کی بے حد ضرورت ہے"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی لات ایک بار پھر گھومی

اور اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا مارگ ایک بار پھر چیختا ہوا نیچے گر پڑا۔ اس بار اس کے جسم نے ایک جھٹکا کھایا اور ساکت ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے اپنی جیکٹ کی جیبوں کی تلاشی لینا شروع کر دی لیکن اس کی جیبیں خالی تھیں۔ کمرے میں ایک الماری موجود تھی۔ وہ الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے الماری کھولی تو الماری میں سوائے مقامی بنی ہوئی شراب کی بوتلوں کے اور کوئی چیز نہیں تھی۔

" سردار۔ سردار "....... اچانک کمرے کے باہر سے سونو کی آواز سنائی دی تو جولیا تیزی سے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھی اور اس نے دروازے کی کنڈی ہٹائی تو دروازے پر سونو موجود تھا۔ کوڑا ابھی تک اس کے ہاتھ میں تھا۔ دروازہ کھولتے ہی جولیا بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی اور اس نے ہاتھ بڑھا کر سونو کا بازو پکڑا اور دوسرے لمحے سونو اچھل کر چیختا ہوا کمرے کے اندر فرش پر جا گرا جبکہ کوڑا اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گرا تو جولیا نے جھپٹ کر کوڑا اٹھا لیا۔ نیچے گرتے ہی سونو بجلی کی سی تیزی سے اٹھنے ہی لگا تھا کہ جولیا کا ہاتھ گھوما اور شڑاپ کی آواز کے ساتھ ہی خاردار کوڑا اٹھتے ہوئے سونو کے جسم پر پڑا اور سونو کے حلق سے اس قدر کربناک چیخ نکلی جیسے کسی کی روح کو خاردار جھاڑیوں میں سے گھسیٹا جا رہا ہو۔ کوڑے کی ایک ہی ضرب نے اس کی کھال ادھیڑ کر رکھ دی تھی۔ جولیا کا بازو ایک بار پھر گھوما اور کمرہ ایک بار پھر سونو کی چیخ سے گونج

اٹھا۔ وہ ذبح ہوتی ہوئی بکری کی طرح پھڑک رہا تھا۔ جولیا نے مڑ کر دروازہ بند کر دیا اور کنڈی لگا دی۔ سونو اب ساکت ہو چکا تھا۔ اس کے ادھڑے ہوئے زخموں سے خون تیزی سے بہہ رہا تھا۔ جولیا آگے بڑھی اور اس نے جھک کر اس سونو کی تلاشی لی تو اس کی جیب سے اسے مشین پسٹل مل گیا۔ اس نے اس کا میگزین چیک کیا اور پھر اس نے مڑ کر اس کا رخ فرش پر پڑے ہوئے مارگ کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی گولیاں بارش کی طرح مارگ کے سینے میں گھستی چلی گئیں۔

" تمہیں آرام چاہئے تھا ناں۔ اب کرو آرام "....... جولیا نے انتہائی نفرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑی اور اس نے مشین پسٹل کو جیب میں رکھا اور پھر جھک کر اس نے بے ہوش پڑے ہوئے زخمی سونو کو گھسیٹ کر اس کرسی پر ڈالا جہاں وہ پہلے خود بیٹھی ہوئی تھی اور اس نے رسی اٹھا کر اس کی مدد سے سونو کو کرسی سے اچھی طرح باندھ دیا۔ وہ اس سے تمام حالات معلوم کرنا چاہتی تھی۔ رسی باندھنے کے بعد اس نے ایک ہاتھ سے اس کے بال پکڑے اور دوسرے ہاتھ سے اس نے اس کے چہرے پر یکے بعد دیگرے تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ چوتھے تھپڑ پر سونو چیخ مار کر ہوش میں آ گیا تو جولیا پیچھے ہٹ گئی۔ سونو نے چیختے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا تھا۔

"اس شیطان کی لاش دیکھ لو سونو اور خود مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"...... جولیا نے انتہائی نفرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے وہی مشین پسٹل نکال لیا جو اس نے سونو کی جیب سے نکالا تھا۔

"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ میں بے قصور ہوں۔ میں تو مارگ کا ملازم ہوں۔ اگر میں اس کا حکم نہ مانتا تو وہ مجھے ہلاک کر دیتا"۔ سونو نے انتہائی تکلیف کے عالم میں بولتے ہوئے کہا۔

"اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو بتاؤ کہ میرے ساتھی کہاں ہے اور یہ جگہ کون سی ہے"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا تو سونو نے اسے فوراً پوری تفصیل بتانا شروع کر دی۔ جولیا اس سے سوال کرتی رہی اور جب اسے یقین ہو گیا کہ اب سونو سے مزید کچھ پوچھنے کی ضرورت نہیں رہی اس نے مشین پسٹل کا رخ اس کے سینے کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی سونو کے حلق سے ادھوری سی چیخ نکلی اور وہ اسی بندھی ہوئی حالت میں تڑپ تڑپ کر چند لمحوں بعد ہی ہلاک ہو گیا تو جولیا تیزی سے مڑی اور دروازہ کھول کر باہر آ گئی۔ اس نے سونو سے معلوم کر لیا تھا کہ وہ اس وقت گاؤں کے ایک علیحدہ مکان میں موجود ہیں جبکہ مارگ کا اصل مکان گاؤں کے اندر ہے اور اس مکان سے اس مکان تک باقاعدہ ایک خفیہ راستہ بھی جاتا ہے اور جولیا نے اس سے اس خفیہ راستہ کی تفصیل بھی پوچھ لی تھی اور پھر اس خفیہ راستے سے ہو کر وہ جلد ہی مارگ

کے اس بڑے مکان میں پہنچ گئی۔ سونو نے اسے بتایا تھا کہ اس مکان میں اس کے تین ساتھی اور بھی موجود ہیں اس لئے جولیا بڑے محتاط انداز میں مکان میں داخل ہوئی اور چند لمحوں بعد اس نے ایک کمرے میں موجود تین افراد کو چیک کر لیا۔ وہ تینوں کرسیوں پر بیٹھے باتیں کرنے اور شراب پینے میں مصروف تھے کہ جولیا اندر داخل ہوئی۔

"ارے یہ عورت"...... ان میں سے ایک نے چونک کر کہا تو جولیا نے ٹریگر دبا دیا اور چند لمحوں بعد ہی وہ تینوں گولیوں کی بارش میں چیختے ہوئے کرسیوں سمیت نیچے گرے اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے تو جولیا تیزی سے دوڑتی ہوئی اس کمرے کی طرف بڑھنے لگی جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ کمرے میں داخل ہو کر وہ تیزی سے ایک الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے ایک نیلے رنگ کی بڑی سی بوتل اٹھا کر وہ مڑی اور اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے عمران کی ناک سے بوتل کا دہانہ لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی اور آگے بڑھ کر صفدر کی ناک سے بوتل کا دہانہ لگا دیا۔ اسی طرح اس نے تنویر اور کیپٹن شکیل کے ساتھ بھی کیا اور پھر بوتل کا ڈھکن بند کر کے اس نے بوتل ایک طرف رکھ دی۔ اسی لمحے عمران نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"جولیا تم۔ یہ ہم کہاں ہیں"...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

"ہم روشنا کا گاؤں میں ہیں۔ اس گاؤں کے سردار مارگ کے مکان میں"...... جولیا نے جواب دیا تو عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"تم کیسے ہوش میں آ گئی اور وہ مارگ کہاں ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل بھی ہوش میں آ گئے۔ ان سب نے ہوش میں آتے ہی وہی سوال کیا جو عمران نے کیا تھا۔ ان سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات موجود تھے۔ جولیا نے اپنے ہوش میں آنے سے لے کر یہاں تک پہنچنے اور ان کے ہوش میں آنے تک کے تمام حالات بتا دیئے۔

"اوہ ویری بیڈ۔ ہم یہاں پھنس گئے اور وہ امرتا ڈی کو ڈ فائل لے کر کافرستان پہنچ بھی چکی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اس بار لگتا ہے کہ ناکامی ہمارے مقدر میں ہے"۔ جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ کوئی عام معاملہ نہیں ہے۔ لاکھوں معصوم مشکباریوں کی جانوں اور تحریک آزادی کا مسئلہ ہے۔ اس میں ناکامی نہیں ہو سکتی"...... عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس کمرے سے باہر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد عمران نے وہ کمرہ ٹریس کر لیا جسے دفتر کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ میز پر ٹرانسمیٹر بھی موجود تھا۔

عمران کے چہرے پر انتہائی الجھن اور کشمکش کے تاثرات موجود تھے۔

"ویری بیڈ۔ اب اس امرتا کو کیسے کور کیا جائے"...... عمران نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔ سارے ساتھیوں کے چہرے بھی لٹکے ہوئے تھے کیونکہ واقعی ناکامی سامنے نظر آ رہی تھی۔ عمران نے میز کی دراز کھولی اور اس کی تلاشی لینا شروع کر دی اور پھر ایک ڈائری اس کے ہاتھ لگ گئی۔ اس نے ڈائری کھولی اور اس کو پڑھنا شروع کر دیا۔

"کیا بتایا تھا اس مارگ نے کہ کسامو نے اسے کال کی تھی۔ کسامو اس امرتا کے ساتھ ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں"...... جولیا نے کہا تو عمران نے تیزی سے ٹرانسمیٹر پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"اوہ۔ مگر میں نے تو مارگ کی آواز اور لہجہ بھی نہیں سنا ہوا۔ ابھی تمہیں اسے ہلاک نہیں کرنا چاہیئے تھا"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں اس کے جسم کا ایک ایک ریشہ دانتوں سے علیحدہ کرنا چاہتی تھی اور تم کہہ رہے ہو کہ میں اسے ہلاک نہ کرتی"...... جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ اس الماری میں ٹیپ ریکارڈر اور چند ٹیپس موجود ہیں۔ ہو سکتا ہے اس میں مارگ کی آواز ٹیپ ہو"...... صفدر نے کہا۔

" اوہ ہاں ۔ اٹھاؤ انہیں اور انہیں ان کرو ۔ جولیا تم پہچانتی ہو اس کی آواز "....... عمران نے کہا تو صفدر نے الماری سے ٹیپ ریکارڈر نکال کر میز پر رکھا اور پھر ایک ٹیپ اس میں لگا کر اس نے اسے آن کر دیا ۔ ایک مردانہ آواز ابھری جس نے اپنا نام اوشام بتایا جس کے جواب میں دوسری آواز ابھری ۔

" یہ ۔ یہ مارگ ہے ۔ یہی مارگ ہے "....... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ اوشام اور مارگ کے درمیان کسی اسمگلر پارٹی کے بارے میں بات چیت ہو رہی تھی اور بات چیت کا انداز بتا رہا تھا کہ یہ بات چیت آمنے سامنے ہو رہی ہے ۔ شاید مارگ نے کسی خاص مقصد کے لئے اس بات چیت کو خفیہ طور پر ٹیپ کیا تھا عمران خاموشی سے ٹیپ سنتا رہا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹیپ ریکارڈر آف کر دیا ۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی اور عمران چونک پڑا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا ۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ کسامو کالنگ ۔ اوور "....... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔

" یس ۔ مارگ بول رہا ہوں ۔ اوور "....... عمران نے مارگ کی آواز اور لہجے میں کہا ۔

" سردار ۔ مادام امرتا سے بات کریں ۔ اوور "....... دوسری طرف سے کہا گیا ۔

" کراؤ بات ۔ اوور "....... عمران نے کہا ۔

" ہیلو مارگ ۔ میں امرتا بول رہی ہوں ۔ اوور "....... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

" یس مادام ۔ کیا بات ہے ۔ اوور "....... عمران نے کہا ۔

" بھاٹانی فوج یہاں مستقل کیمپ لگائے ہوئے ہے اور وہ رات کو بھی واپس جاتی دکھائی نہیں دیتی ۔ اب جبکہ پاکیشیائی ایجنٹ بھی ہلاک ہو چکے ہیں تو اب اس انداز میں رسک اٹھانا حماقت ہے ۔ میں کسامو اور اس کے ساتھی روپڑ کے ساتھ واپس آ رہی ہوں ۔ تم جیپ تیار رکھو ۔ تم نے مجھے فوری طور پر دارالحکومت کے ایئرپورٹ پر پہنچانا ہے تاکہ میں طیارہ چارٹرڈ کرا کر کافرستان پہنچ سکوں ۔ اوور "۔ دوسری طرف سے کہا گیا ۔

" یہ ٹھیک ہے مادام ۔ اب غیر ضروری رسک لینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔ اوور "....... عمران نے کہا ۔

" تم جیپ تیار رکھو ۔ میں وہاں پہنچتے ہی فوراً روانہ ہونا چاہتی ہوں ۔ اوور "....... امرتا نے کہا ۔

" ایسا ہی ہو گا مادام ۔ آپ آ جائیں ۔ اوور "....... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے اوکے اور اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا گیا تو عمران نے بھی ٹرانسمیٹر آف کر دیا ۔

" اللہ تعالیٰ کو مشتکباریوں پر رحم آ گیا ہے ورنہ اس بار واقعی ناکامی واضح نظر آنے لگ گئی تھی "....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو

سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تقریباً تین گھنٹوں بعد ایک نوجوان لڑکی دو مقامی آدمیوں کے ساتھ مکان میں داخل ہوئی ہی تھی کہ اچانک ایک ستون کے پیچھے سے مشین پسٹل کی مخصوص تڑتڑاہٹ گونجی اور دوسرے لمحے وہ لڑکی اور وہ دونوں مقامی آدمی چیختے ہوئے نیچے گرے اور بری طرح تڑپنے لگے۔

"ارے۔ ارے۔ یہ کیا کیا تم نے"...... عمران نے ایک ستون کی اوٹ سے نکلتے ہوئے چیخ کر کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ فائرنگ جولیا کی طرف سے کی گئی تھی۔

"میں ایسے دشمنوں کو ایک لمحے کے لئے بھی زندہ رکھنے کی قائل نہیں ہوں۔ یہ تربیت یافتہ ایجنٹ اگر فائلوں سمیت نکل جاتی تو پھر کیا ہوتا"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔ عمران کے دوسرے ساتھی جو ادھر ادھر چھپے ہوئے تھے وہ بھی باہر آ گئے۔

"اور اگر یہ فائلیں کہیں اور رکھ کر آئی ہوتی تو پھر"۔ عمران نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ لڑکی ابھی تک پھڑک رہی تھی جبکہ اس کے دونوں مرد ساتھی ساکت ہو چکے تھے۔

"تمہارا نام امرتا ہے"...... عمران نے اس پر جھکتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ مم۔ مجھ پر کس نے فائر کیا ہے۔ کیوں کیا ہے"...... اس لڑکی نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں اوپر کو چڑھ گئیں۔ وہ ہلاک ہو چکی تھی۔

"ہٹو۔ میں اس کی تلاشی لیتی ہوں"...... جولیا نے کہا تو عمران

ایک طرف ہٹ گیا۔ جولیا نے اس کی جیکٹ کی اندرونی جیبوں کی تلاشی لینا شروع کر دی اور چند لمحوں بعد جب دو تہہ شدہ فائلیں نظر آئیں تو عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہرے بے اختیار کھل اٹھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ خدایا تیرا شکر ہے"...... عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے دونوں فائلیں جولیا کے ہاتھ سے لے لیں۔

"عمران صاحب۔ یہ مکان گاؤں کے اندر ہے۔ یہاں فائرنگ ہوئی ہے لیکن کوئی معلوم کرنے ہی نہیں آیا"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس سونو نے بتایا تھا کہ مارگ کے مکان میں فائرنگ ہوتی ہی رہتی ہے۔ مارگ جب چاہتا ہے اور جسے چاہتا ہے گولیوں سے اڑا دیتا ہے۔ اس لئے گاؤں میں سے کوئی اس کے کام میں مداخلت نہیں کرتا۔ اسی لئے تو میں نے بھی اطمینان سے فائر کھول دیا تھا"۔ جولیا نے کہا۔

"انہیں اٹھا کر اندر لے چلو۔ مجھے ان فائلوں کو اطمینان سے چیک کرنا ہو گا"...... عمران نے کہا اور فائلیں لئے وہ واپس مڑ گیا۔

"عمران صاحب۔ یہاں سے نکل چلیں ورنہ اگر یہاں کے لوگوں کو مارگ کی ہلاکت کا علم ہو گیا تو ہم مشکل میں پھنس جائیں گے۔ درختوں کے جھنڈ میں ہماری کاریں موجود ہیں۔ وہاں جا کر اطمینان سے چیکنگ کر لیں"...... صفدر نے کہا تو سب نے اس کی تائید کر دی تو عمران نے دونوں فائلیں تہہ کر کے اپنے کوٹ کی جیب میں

ڈالیں اور پھر وہ سب اس مکان سے باہر آگئے۔ صفدر نے دروازہ بند کر دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس گاؤں کے بیرونی راستے پر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ گاؤں کے لوگ بھی اس راستے پر آجا رہے تھے لیکن کسی نے ان سے کوئی بات نہ کی۔ ظاہر ہے وہ یہی سمجھ رہے تھے کہ یہ لوگ بھی کوئی اسمگلر ہیں جو مارگ سے ملنے آئے ہوں گے اور پھر گاؤں سے باہر نکل کر عمران اور اس کے ساتھی تقریباً ایک گھنٹے بعد درختوں کے اس جھنڈ میں پہنچ گئے جہاں وہ کاریں چھوڑ گئے تھے۔ کاریں وہاں موجود تھیں۔ عمران نے وہاں پہنچتے ہی فائلیں نکالیں اور پھر انہیں کار کی ڈگی پر رکھ کر کھولا اور انہیں پڑھنا شروع کر دیا جبکہ عمران کے ساتھی ادھر ادھر بکھر کر پہرہ دینے لگ گئے۔

"یہ واقعی اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا۔ اس ٹھاکر داس نے بالکل صحیح ڈی کوڈ کیا ہے۔ یہ فائل اگر کافرستان حکومت کے ہاتھ لگ جاتی تو مشکباری تحریک کا نہ کوئی اڈا سلامت بچتا اور نہ ہی کوئی لیڈر"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اللہ واقعی بے حد رحیم و کریم ہے۔ ویسے اس مشن کی کامیابی کا سہرا مس جولیا کے سر ہے۔ اگر مس جولیا اپنے آپ پر قابو رکھ کر اس مارگ کو چکر نہ دیتیں تو مشن تو ایک طرف ہم سب کے بچ نکلنے کا بھی کوئی سکوپ نہ رہا تھا"...... صفدر نے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ دلہن کے سر پر سہرا نہیں باندھا جاتا۔ دلہا کے سر پر سہرا باندھا جاتا ہے۔ کیوں تنویر۔ تم دلہن کے بھائی ہو۔ تمہیں

تو اس بارے میں علم ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ اس بار تم مشن میں ناکام رہے ہو۔ یہ واقعی مس جولیا کا مشن ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں کب کہہ رہا ہوں کہ جولیا کا مشن نہیں ہے۔ میں تو سہرے کی بات کر رہا ہوں"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

ختم شد